ما شاء الله لا قوة الا بالله

حسب فرمائش معظم و مکرم جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵

القول الجمیل

مع شرح

شفاء العلیل

باہتمام کمترین بارگاہ ربہ الوحید محمد عبد المجید غفر ذنوبہ الخفی والجلی

مطبع مجیدی واقع کانپور مطبوعہ

فہرست فوائد فصول شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل کہ مشتمل بر یازدہ فصل است

بسم الله الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِهٖ اَجْمَعِیْنَ **امابعد** عاجز بندہ گنا ہون سی شرمندہ **خرم علی** عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین مین عرض کرتا ہی کہ بعض خلص احباب نے فرمایش کی کہ کتاب مستطاب **قول الجمیل فی بیان سواء السبیل** تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اُردو مین کرے تا زمانۂ اخیر مین کہ روز بروز جہل کی ترقی ہی اہل دین حقیقت حال سی مطلع ہون اور اصول طریقت اور شرائطاور احکام بیعت سی آگاہ ہوکر افراط اور تفریط سے بچین نہ مطلقاً بیعت کا انکار کرین نہ ہر نا اہل سے بیعت کرلین ہرچند مترجم بسبب کور باطنی اس کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذاکرین حق اور اولیای طریقت کے اشغال مین ہی لیاقت نہین رکھتا لیکن بفحوای اُس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم مین ثابت ہی کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے پھرتے ہین پھر جب ذاکرین کو پاتے ہین تو اُنکو اپنے پرون سے اول آسمان تک چھپا لیتے ہین[1] پھر جب حقتعالی

[1] یہ مختصر ہی حدیث دراز کا اسکے آگے یون ہی کہ جب فرشتے جناب باری تعالی مین جاتے ہین تو پوچھتا ہی اُن سے پروردگار عالم حالانکہ وہ بہت جانتا ہی اُن سے کیا کہتے ہین بندی میرے ملائکہ عرض کرتے ہین کہ تسبیح کی اور بڑائی کے یاد کرتے ہین تجھکو اور تعریف کرتے ہین تیری یعنی سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہین اور تمجید کرتے ہین تیری یعنی لاحول پڑھتی مین پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہی اُنھون نی مجھکو عرض کرتے ہین فرشتی کہ قسم ہی خدا کی نہین دیکھا اُنھون نے تجھکو پس فرماتا ہی اللہ تعالی کیا حال ہو اگر دیکھین وہ مجھکو کہتے ہین فرشتی اگر دیکھین وہ تجھکو تو ہووین وہ بہت کرنیوالے عبادت تیری اور بہت بیان کرین بزرگی تیری اور بہت کرین تسبیح تیری پھر فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا مانگتی ہین مجھسی کہتی ہین فرشتی کہ مانگتی ہین تجھسی بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھی ہی اُنھون نی بہشت عرض کرتی ہین فرشتی قسم ہی اللہ کی اے رب ہمارے نہین دیکھی اُنھون نی بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھین وہ بہشت عرض کرتے ہین فرشتی اگر دیکھین وہ اُسکو تو بہت ہون اُسپر حرص کرنیوالے اور بہت طلب کرین اُسکو اور بہت کرین اُسمین رغبت پھر فرماتا ہی اللہ تعالی کس چیز سے پناہ مانگتے ہین عرض کرتے ہین فرشتے پناہ مانگتے ہین وہ دوزخ سے پھر فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہی اُنھون نی دوزخ کو کہتے ہین فرشتے قسم ہی اللہ کی اے رب نہین دیکھا اُنھون نی اُسکو فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو اگر دیکھین وہ اُسکو کہتے ہین فرشتی اگر دیکھین وہ اُسکو ۔۔۔ تو بہت ہون اُس سے بھاگنے والے اور بہت اُس سے ڈرنے والے فرماتا ہی اللہ تعالی پس گواہ کرتا ہون مین تمکو تحقیق مین نے بخشدیے گناہ اُنکے پس عرض کرتا ہے ایک اُن فرشتون مین سی کہ فلانا شخص اُن مین تھا کہ نہین تھا ذکر کرنے والون مین سی سوای اسکی نہین کہ آیا تھا کسی کام کے لیے فرماتا ہے اللہ تعالے هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ یعنی ایسے بیٹھنے والے ہین کہ نہین بدبخت ہوتا ہمنشین اُنکا **انتھی** حدیث مشکوۃ کی باب ذکر اللہ عز وجل مین ۱۲ بخاری سے نقل کی ہے ۱۲

فرشتون کو شاہد کرکے فرماتا ہی کہ مین نے اُنکو بخشا تو کوئی فرشتہ کہتا ہی کہ اُن
مین تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہی جو اُنکی راہ پر نہین کسی کام کو آیا تھا سو وہان بیٹھ گیا تو
حق تعالی فرماتا ہی کہ ہم نے اُسکو بھی بخشا وہ ایسے لوگ ہین جسکے پاس کا بیٹھ جانے والا
شقی یعنے بے نصیب نہین رہتا ترجمہ اس کتاب کو وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیون نہو
کہ حدیث مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ دستاویز قوی ہی انشاء اللہ تعالی **نظم**

سیہ دل تبہ کار گو مین ہون لیکن	فدائی ہون مین اللہ کے عاشقون کا
یہ امید رکھتا ہون لطفِ ازل سے	کہ اس دل مین پرتو پڑی صادقون کا

اور کیا عجب ہی رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندۂ خدا اہل دل اس ترجمے کو دیکھکر
خوش ہو جاوی اور مترجم کی افلاس باطنی پر رحم کری اور توجہ فرماوی یا بعد موت مترجم کی دعای مغفرت
کرے **مصرع** وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ ✻ بالجملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر
مشتمل ہی **فصل پہلی اور دوسری** اقسام بیعت اور اُسکے احکام اور شرائط مین
فصل تیسری سالکین کی تربیت کی ترتیب مین **فصل چوتھی** مشائخ قادریہ کی
اشغال مین **فصل پانچوین** مشائخ چشتیہ کے اشغال مین **فصل چھٹی** مشائخ
نقشبندیہ کے اشغال مین **فصل ساتوین** مآل کار اشغال یعنی تحصیل
نسبت مین **فصل آٹھوین** عزائم اور اعمال مین **فصل نوین** عالم ربانی
کی شرائط اور چند نصائح مین **فصل دسوین** وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور
آداب وغیرہ مین **فصل گیارھوین** سلاسل طریقت کی اسناد مین آب معلوم کرنا چاہی
کہ ترجمہ اس کتاب مین محاورہ مقدم رکھا گو اصل کی تراجم الفاظ مین تقدیم اور تاخیر واقع
ہو اسواسطی کہ ترجمہ کرنی سی سہولت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ مین حاصل نہین

ف ا
یعنی زمین
کر لیوے بزرگون
کر پیار سے
حصہ ہی
کہ شربت
وغیرہ بیٹھ
کر دقت
کچھ بیا رہین
سوزمین پہ
ڈر الدیتے ہین
نظر کے
دفع کرلیو
یہ سبب
عزت کی
کہتا حاصل
سنیکر کیا عجیب
ہی مجھکو بھی
اُنکی برکتین سے
کچھ ملجاوے ۱۲

اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور انکے خلف الرشید علامۂ عصر مسند دہر مولانا شاہ عبد العزیزؒ
کی اس کتاب پر صحیح پائی مزید توضیح اور تکثیر فوائد کے واسطے انکا ترجمہ بھی ذیل فوائد مین
مندرج کردیا جہان کہین مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبد العزیزؒ مراد ہونگے اور اسکا
شفاء العلیل ترجمۂ قول الجمیل نام رکھا حقتعالی اس ترجمہ کو اپنی مزید کرم سے مقبول
فرماوے اور مترجم اور صاحب فرمایش اور مصحح اور سائر اہل دین کو اس کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے آمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ قُلُوۡبَ بَنِیۡ اٰدَمَ مُسۡتَعِدَّۃً لِفَیۡضَانِ الۡاَنۡوَارِ مُتَہَیِّئَۃً
لِاِیۡدَاعِ الۡمَعَارِفِ وَالۡاَسۡرَارِ سب تعریف اللہ کو جس نے بنی آدم کے دلوں کو واسطے
فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تفویض معارف اور اسرار کے واسطے
لائق ٹھہرایا وَبَعَثَ الۡاَنۡبِیَاءَ الۡمُصۡطَفِیۡنَ الۡاَخۡیَارَ دَاعِیۡنَ وَھَادِیۡنَ اِلٰی
طُرُقِ اِکۡتِسَابِھَا بِالطَّاعَاتِ وَالۡاَذۡکَارِ اور بھیجا انبیائے برگزیدۂ اخیار
کو داعی اور ہادی بنا کر کہ معارف اور اسرار الٰہی کی تحصیل کی راہین
بتادین عبادات اور اذکار سے ثُمَّ جَعَلَ لَھُمۡ وَرَثَۃً یَّقُوۡمُوۡنَ بِعِلۡمِھِمۡ
وَرُشۡدِھِمۡ مِنَ الۡعُلَمَاءِ الرَّاسِخِیۡنَ الۡاَبۡرَارِ پھر حقتعالی نے انبیا کی وارث
ٹھہرائی یعنی علمائے مضبوط نیک کار جو انکے علم اور ارشاد کو بعد
زمانۂ انبیا کے قرناً بعد قرن قائم رکھین وَلَا تَزَالُ مِنۡھُمۡ طَائِفَۃٌ
قَائِمِیۡنَ عَلَی الۡحَقِّ لَا یَضُرُّھُمۡ مَنۡ خَذَلَھُمۡ مِنَ الۡاَشۡرَارِ اور ہمیشہ
تا قیامت اُن مین سے چند لوگ حق پر قائم رہین گے انکو ضرر نہ پہونچا سکین گے

جو شریر اُن کی معاند اور منکر ہونگی وَجَعَلَهُمْ سُرُجًا يَهْدِي النَّاسَ بِهَا فِي
ظُلُمَاتِ الطَّبِيْعَةِ اِلٰى قُرْبِ الْجَبَّارِ اور حق تعالیٰ نی وارثین انبیا کو چراغ ہدایت
بنایا جن سی طبیعت اور بشریت کی تاریکیون مین لوگ راہ پاتی ہین خدا کی قرب کی
طرف فَمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ فَقَدْ رَشَدَ وَلَهُ النَّعِيْمُ الْمُقِيْمُ
وَالْجَنَّاتُ وَالْاَنْهَارُ سو جسکا کہ دل بیدار ہی یا اُسنی کلام حق کو سُنا دھیان
کرکی سو وہ تو راہ پا گیا اور اُسکی واسطی نعمت دائمی اور جنات اور انہار ہین وَمَنْ
اَعْرَضَ وَتَوَلّٰى فَقَدْ غَوٰى وَهَوٰى وَلَهُ الْجَحِيْمُ وَالْحَمِيْمُ وَمَا لَهُ مِنْ اَنْصَارٍ
اور جسنی اس ہدایت سی روگردانی اور سرکشی کی سو راہ کو بھولا اور نیچی گر پڑا اور
اُسی کی لیی دوزخ اور پانی گرم ہی اور کوئی اسکا مددگار نہین نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ
وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ
فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ
بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا
ہم ستائش کرتی ہین اللہ کی اور اُس سی مدد چاہتی ہین اور اُس سی مغفرت مانگتی ہین
اور اللہ کی پناہ طلب کرتی ہین اپنی نفسون کی بُرائیون سی اور اپنی اعمال کی
بدیون سی جسکو اللہ نی ہدایت کی اُسکا کوئی گمراہ کرنی والا نہین اور جسکو اُسنی
بھٹکایا اُسکا کوئی راہ بتانی والا نہین اور ہم گواہی دیتی ہین کہ کوئی معبود برحق
نہین سوای اللہ کی جو اکیلا ہی اُسکا کوئی ساجھی نہین اور ہم گواہی دیتی ہین کہ ہماری
پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفیٰؐ اُسکی بندی اور رسول ہین جنکو اللہ نی

بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کرکے حق تعالی اُنپر اپنی عمدہ رحمت نازل کرے اور اُنکی آل اور اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا اَمَّا بَعْدُ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْفَقِیْرُ اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ وَلِیُّ اللّٰہِ بْنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ تَغَمَّدَھُمَا اللّٰہُ بِفَضْلِہِ الْجَسِیْمِ وَجَعَلَ مَا لَھُمَا اِلَی النَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ ھٰذِہٖ فُصُوْلٌ مُشْتَمِلَۃٌ عَلٰی اُصُوْلِ الطَّرِیْقَۃِ وَمَا یَتَّصِلُ بِھَا مِمَّا اُسْتَفَدْنَاہُ مِنْ مَشَایِخِنَا النَّقْشْبَنْدِیَّۃِ وَالْجِیْلَانِیَّۃِ وَالْجِشْتِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَسَمَّیْتُھَا بِالْقَوْلِ الْجَمِیْلِ فِیْ بَیَانِ سَوَآءِ السَّبِیْلِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بعد حمد وصلوۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ بیٹا شیخ عبد الرحیم کا ان دونوں کو اللہ ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے میں اور اُن دونوں کا ٹھکانا نعمت دائمی کی طرف ٹھہراوے یہ چند فصلیں مشتمل ہیں قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور ایسے جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جسکو ہمنے اپنے نقشبندی اور قادری اور چشتی پیروں سے حاصل کیا ہے راضی ہو اللہ تعالی اُنسے اور ان فصلوں کا قول جمیل فی بیان سواء السبیل میں نے نام رکھا اور اللہ مجھکو کافی ہے اور بہتر کارساز ہے اور نہیں بچاؤ گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی والا۔

فصل پہلی

اس فصل میں مسنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت میں بیعت کئی ہی امور

بشیر خوشخبری دینے والا مومنوں کو ساتھ جنت کے اور نذیر ڈرسنانے والا کافروں کو ساتھ دوزخ کے ۱۲ منہ

جنت کدہ ہے اور نعمتیں اسکی ۱۲ منہ

کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد مین منحصر ہی اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہین قَالَ
اللهُ تَعَالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللهَ یَدُ اللهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ
فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عَاهَدَ عَلَیْهُ اللهَ فَسَیُؤْتِیْهِ
اَجْرًا عَظِیْمًا حق تعالی نے فرمایا مقرر جو لوگ بیعت کرتے ہین تجھسے ای محمد وہ اللہ
سے بیعت کرتے ہین اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھون پر ہی سو جو عہد شکنی کرتا ہی
تو اپنی ذات کی مضرت پر عہد توڑتا ہی اور جسنے پورا کیا اُسکو جسپر اللہ سے عہد کیا
تھا سو عنقریب اُسکو اجر عظیم عنایت کریگا وَاسْتَفَاضَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یُبَایِعُوْنَهٗ تَارَةً عَلَی الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَتَارَةً عَلٰی اِقَامَةِ
اَرْکَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَی الثَّبَاتِ وَالْقَرَارِ فِیْ مَعْرَکَةِ الْکُفَّارِ وَتَارَةً عَلَی التَّمَسُّکِ
بِالسُّنَّةِ وَالْاِجْتِنَابِ عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْحِرْصِ عَلَی الطَّاعَاتِ کَمَا صَحَّ اَنَّهٗ صَلَّی
اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَایَعَ نِسْوَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی اَنْ لَّا یَنُحْنَ اور احادیث مشہورہ
مین منقول ہوا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت
سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور گاہے اقامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوٰۃ حج
زکوٰۃ پر اور گاہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار مین چنانچہ بیعت الرضوان
اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے
حریص اور شایق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہی کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریون کی عورتون سے نوحہ نہ کرنے پر
وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ اَنَّهٗ بَایَعَ نَاسًا مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ عَلٰی اَنْ لَّا یَسْئَلُوا النَّاسَ
شَیْئًا فَکَانَ اَحَدُهُمْ یَسْقُطُ سَوْطُهٗ فَیَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهٖ فَیَاْخُذُهٗ وَلَا یَسْئَلُ اَحَدًا

ف اگر تامل کیجیے تو بیعت بھی کتنے امور کے لیے جاری ہوتی ہی اسلیے کہ پیغمبر آگے تو بیعت کی جاتی تھی سو کرتا ہی اور اقرار کرتا ہی کہ احکام شرع شریف کے بجا لاؤنگا لیس یہ بھی مشتمل ہوئی کتنے امور پر اور یہان جو جسب کی بیعت کری اور ارادہ اُسکا ہو اُسکا کرنا ہو تو البتہ مفید ہی کہ ایک کے لیے ہی ہوئی پس حضرت مصنف کی یہی مراد کہ جو پہلے لکھی گئی ۱۲ ق

اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرتؐ نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت کی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں سو اُن میں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اُسکا کوڑا گرجاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اُتر کر اسکو اُٹھا لیتا تھا اور کسی سے کوڑا اُٹھا دینے کا بھی سوال نہ کرتا تھا وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبْهَةَ أَنَّهُ إِذَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْاهْتِمَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنَّهُ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً فِي الدِّينِ اور جسمیں کچھ شک اور شبہہ نہین وہ یہہ ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ بر سبیل عادت تو وہ فعل سنت دینی کسے کمتر تو نہین **ف** اور چونکہ بعیت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو بعیت کے مسنون ہونے مین اب کچھ شک اور شبہہ نہین بَقِيَ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَلِيفَةَ اللهِ فِي أَرْضِهِ وَعَالِمًا بِمَا أَنْزَلَهُ اللهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ وَالْحِكْمَةِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ فَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنَّةً لِلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ كَوْنِهِ مُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمُزَكِّيًا لِلْأُمَّةِ كَانَ سُنَّةً لِلْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِينَ باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اُسکی زمین مین اور عالم تھے اُسکے جو اللہ تعالیٰ نے اُنپر قرآن اور حکمت کو اُتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور اُمت کے پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ حضرتؐ نے بنا بر خلافت کے کیا وہ خلفا کے واسطے سنت ہوگیا اور جو فعل کہ بجہت تعلیم کتاب اور حکمت اور تزکیہ امت کے کیا وہ علماے راسخین کے واسطے سنت ہوا **ف** علماے راسخین سے وہ مراد ہین

جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں فَلْنَبْحَثْ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ اَيِّ قِسْمٍ هِيَ فَظَنَّ قَوْمٌ
اَنَّهَا مَقْصُوْرَةٌ عَلٰى قُبُوْلِ الْخِلَافَةِ وَاَنَّ الَّذِيْ تَعْتَادُهُ الصُّوْفِيَّةُ مِنْ مُبَايَعَةِ
الْمُتَصَوِّفِيْنَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهٰذَا ظَنٌّ فَاسِدٌ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَايِعُ تَارَةً عَلٰى اِقَامَةِ اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ
بِالسُّنَّةِ وَهٰذَا صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ شَاهِدًا عَلٰى اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرَطَ عَلٰى
جَرِيْرٍ عِنْدَ مُبَايَعَتِهٖ فَقَالَ وَالنُّصْحُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَاَنَّهُ بَايَعَ قَوْمًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاشْتَرَطَ
اَنْ لَا يَخَافُوْا فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَيَقُوْلُوْا بِالْحَقِّ حَيْثُ كَانُوْا فَكَانَ اَحَدُهُمْ يُجَاهِرُ
الْاُمَرَاءَ وَالْمُلُوْكَ بِالرَّدِّ وَالْاِنْكَارِ وَاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعَ نِسْوَةً شَرَطَ
الْاَنْصَارِ وَاشْتَرَطَ الْاِجْتِنَابَ عَنِ النَّوْحَةِ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ بَابِ التَّزْكِيَةِ
وَالْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ تو سمجھو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ کون قسم
سے ہی سو بعضے لوگون نے یہ گمان کیا ہی کہ بیعت منحصر ہی قبول خلافت اور سلطنت
پر اور وہ جو صوفیون کی عادت ہی باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعًا
کچھ نہین اور یہ گمان فاسد ہی بدلیل اُسکے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ
وسلم گاہی بیعت لیتے تھے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے تمسک بالسنتہ
پر اور یہ حدیث صحیح بخاری کی گواہی دیتی ہی اسپر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی اُنکی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیرخواہی لازم
ہی ہر مسلمان کے واسطے اور حضرتؐ نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہ
شرط کر لی کہ نہ ڈرین امر خدا مین کسی ملامت گر کی ملامت سے اور حق ہی
بات بولین جہان رہین سو اُن مین سے بعضے لوگ اُمرا اور سلاطین پر کھل کر

بلا خوف رد اور انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتون سے بیعت لی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے پرہیز کرین اُنکے سواے بہت امور مین بیعت ثابت ہی اور وہ سب امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہین ف تو صاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبول خلافت پر منحصر نہین فَالْحَقُّ اَنَّ الْبَيْعَةَ عَلٰى اَقْسَامٍ مِنْهَا بَيْعَةُ الْخِلَافَةِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ الْاِسْلَامِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوٰى وَمِنْهَا بَيْعَةُ الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ التَّوَثُّقِ فِى الْجِهَادِ تو حق یہ ہی کہ بیعت چند قسم پر ہی یعنے بعضی بیعت خلافت کی اور بعضی بیعت اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقوی کی رسی پکڑنے کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد مین مضبوط رہنے کی كَانَتْ بَيْعَةُ الْاِسْلَامِ مَتْرُوْكَةً فِىْ زَمَنِ الْخُلَفَاءِ اَمَّا فِىْ زَمَنِ الرَّاشِدِيْنَ مِنْهُمْ فَلِاَنَّ دُخُوْلَ النَّاسِ فِى الْاِسْلَامِ فِىْ اَيَّامِهِمْ كَانَ غَالِبًا بِالْقَهْرِ وَالسَّيْفِ لَا بِالتَّالِيْفِ وَاِظْهَارِ الْبُرْهَانِ وَلَا طَوْعًا وَّرَغْبَةً وَّاَمَّا فِىْ غَيْرِهِمْ فَلِاَنَّهُمْ كَانُوْا فِى الْاَكْثَرِ ظَلَمَةً فَسَقَةً لَا يَهْتَمُّوْنَ بِاِقَامَةِ السُّنَنِ اور مسلمان ہونے کی بیعت خلفا کے زمانے مین متروک تھی خلفاے راشدین کے وقت مین بیعت اسلام تو اسواسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگون کا اسلام مین اُن کے ایام مین اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تھا نہ بسبب تالیف قلوب اور اظہار دلیل اسلام کے اور نہ دخول اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفاے راشدین کے سوا اور خلفا کے وقت مین چنانچہ خلفاء مروانیہ اور عباسیہ

بعضی شیعہ یہ شک کرتی ہین کہ جیسا کہ ابی طرح کی بیعتین نفس بیعت ثابت ہوئی ہین لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سیعت اسلام اور ان کی اجرا پائی تو معلوم ہوا کہ بیعت توبہ کی صحابہ سے نہین ہوئی اور خلفا کے زمانہ مین بھی باری رہی شبہ بھی فاسد ہی کیونکہ حضرت علی سے جنید سوا ایک شخص کے اسکے اور نقل کی گیا عادت ہی حضرت متوسلین اور صحابہ الغ نہ عکس اسکا اور حضرت علی اور حضرت ابوبکر رضی ہو صوفیہ کے

سلاسل حق بیعت بھی ثابت ہی یہ اکابر کیسے جھوٹی ہین اس نسبت کرتے ہین اور ایک جواب مفصل یہ ہی کہ جو مصنف رحمہ اللہ آگے بیان فرماتے ہین ۱۲ حاجی مولا

کی وقت مین اسواسطے بیعت اسلام متروک تھی کہ اُن مین اکثر ظالم اور فاسق تھے اقامت سنن دین مین کوشش بلیغ نہ کرتے تھے وَكَذَالِكَ بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ التَّقْوٰى كَانَتْ مَتْرُوْكَةً اَمَّا فِيْ زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ فَلِكَثْرَةِ الصَّحَابَةِ الَّذِيْنَ اسْتَنَارُوْا بِصُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَأَدَّبُوْا فِيْ حَضْرَتِهٖ فَكَانُوْا لَا يَحْتَاجُوْنَ اِلٰى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَاَمَّا فِيْ زَمَنِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنِ افْتِرَاقِ الْكَلِمَةِ وَاَنْ يُّظَنَّ بِهِمْ مُبَايَعَةُ الْخِلَافَةِ فَتَهِيْجُ الْفِتَنُ وَكَانَتِ الصُّوْفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يُقِيْمُوْنَ الْخِرْقَةَ مَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ لَمَّا انْدَرَسَ هٰذَا الرَّسْمُ فِي الْخُلَفَاءِ انْتَهَزَ الصُّوْفِيَّةُ الْفُرْصَةَ وَتَمَسَّكُوْا بِسُنَّةِ الْبَيْعَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور اسی طرح تقوی کی رسی تھامنے کی بیعت زمانہ خلفا مین متروک ہوگئی تھی خلفاء راشدین کے زمانہ مین تو بسبب کثرت اصحاب رضی اللہ عنہم کے متروک تھی جو نورانی ہوچکے تھے بسبب صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متادب ہوگئے تھے آپ کی حضور مین تو انکو کچھ حاجت نتھی خلفا کی بیعت کی تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفاء کے سوا اور زمانے مین بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والون کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے تو فساد اُٹھے بیعت مذکورہ متروک تھی اور اسوقت مین اہل تصوف خرقہ دینے کو قائم مقام بیعت کی کرتے تھے پھر بعد مدت جب یہ رسم بیعت کی ملوک اور سلاطین مین معدوم ہوگئی تو حضرات صوفیہ نے فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت پر چنگل مارا واللہ اعلم **ف** مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندراس رسم بیعت کے بیعت کے جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوے کہ جو سُنت مردہ کو جلاوے تو

اسکو اسکا اجر ملے گا اور ان لوگون کا بھی اسکو اجر ملیگا جو اس سنت پر چلین

فصل دوسری

اس فصل مین سنیت بیعت اور اسکی غایت او رمنفعت اور اسکی شرائط وغیرہ کابیان ہی وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ اَمْ سُنَّةٌ ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِيْ شَرْعِهَا ثُمَّ مَا شَرْطُ مَنْ يَّاخُذُ الْبَيْعَةَ ثُمَّ مَا شَرْطُ الْمُبَايِعِ ثُمَّ مَا وَفَاءُ الْمُبَايِعِ وَمَا نَكْثُهُ ثُمَّ هَلْ يَجُوْزُ تَكْرَارُ الْبَيْعَةِ مِنْ عَالِمٍ وَّاحِدٍ اَوْ عُلَمَاءَ كَثِيْرِيْنَ ثُمَّ مَا اللَّفْظُ الْمَاثُوْرُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اور شاید کہ اى مخاطب توکہے گا کہ مجھکو بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہی واجب ہی یا سنت پھر بیعت کے مشروع ہونے مین حکمت کیا ہی پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہی پھر بیعت کرنے والے مین ایفاے بیعت کسکو کہتے ہین اور عہد شکنی کیا ہی پھر کیا جائز ہی مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علماے کثیر سے یا جائز نہین پھر کون لفظ منقول ہین سلف سے بیعت کے وقت فَاَقُوْلُ اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْاُوْلٰى فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ سُنَّةٌ وَلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِاَنَّ النَّاسَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَرَّبُوْا بِهَا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَمْ يَدُلَّ دَلِيْلٌ عَلٰى تَاثِيْمِ تَارِكِهَا وَلَمْ يُنْكِرْ اَحَدٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَلٰى تَارِكِهَا فَكَانَ كَالْاِجْمَاعِ عَلٰى اَنَّهَا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ سو مین کہتا ہون ساتون سوالات کے جواب مفصلاً پہلے سوال کے جواب کو تو یون سمجھ لے کہ بیعت سنت ہی واجب نہین اسواسطے کہ اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اسکے سبب سے حقتعالیٰ کی نزدیکی چاہی اور کسی دلیل

مضمون اجمالی بیعت

جواب سوال اول

شرعی نے تارک بیعت کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور ائمہ دین نے تارک بیعت پر انکار نہ کیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع ہوگیا اسپر کہ وہ واجب نہین اور اگر بیعت تقوی کی واجب ہوتی تو بالضرور اُسکے تارک پر انکار وارد ہوتا تو معلوم ہوگیا کہ بیعت سنت ہی اسواسطے کہ حقیقت سنت یہی ہی کہ فعل مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو اَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّانِيَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَجْرٰى سُنَّتَهٗ اَنْ يَّضْبِطَ الْاُمُوْرَ الْخَفِيَّةَ الْمُضْمَرَةَ فِي النُّفُوْسِ بِاَفْعَالٍ وَّاَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَّيُنَصِّبَهَا مَقَامَهَا كَمَا اَنَّ التَّصْدِيْقَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ خَفِيٌّ فَاُقِيْمَ الْاِقْرَارُ مَقَامَهٗ وَكَمَا اَنَّ رِضَى الْمُتَعَاقِدَيْنِ بِبَذْلِ الثَّمَنِ وَالْمَبِيْعِ اَمْرٌ خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِيْمَ الْاِيْجَابُ وَالْقُبُوْلُ مَقَامَهٗ اور سوال دوسری کا جواب یون معلوم کرکہ سنت اللہ یون جاری ہی کہ امور خفیہ جو نفوس مین پوشیدہ ہین اُن کا ضبط افعال اور اقوال ظاہری سے ہو اور افعال اور اقوال قائم مقام ہون امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق اللہ اور اسکے رسول اور قیامت کی امر مخفی ہی تو اقرار ایمان کا بجای تصدیق قلبی کے قائم کیا گیا اور جیسے کہ رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور مبیع کے دینے مین امر مخفی پوشیدہ ہی تو ایجاب اور قبول کو قائم مقام رضای مخفی کے کر دیا فَكَذٰلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزِيْمَةُ عَلٰى تَرْكِ الْمَعَاصِيْ وَالتَّمَسُّكُ بِحَبْلِ التَّقْوٰى خَفِيٌّ مُضْمَرٌ فَاُقِيْمَتِ الْبَيْعَةُ مَقَامَهَا سو اسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک معاصی کا اور تقوی کی رسی کو مضبوط پکڑنا امر مخفی اور پوشیدہ ہی تو بیعت کو اُس کے

۵۱ اور اسی
اقرار سے احکام
ایمان کو دائم
ہوگئی چنانچہ حفظ
جان اور مال
وجوب نصرت
۵۲ مومن ۱۲
اور اسی ایمان
اور قبول سے
بیعہ کو دائم
بیز قیمت
نصرت کرنا
ہمیشہ اور وارث
وغیر ذلک
۵۳ اور ا
احکام دائم
اپنے وجوبہا
عہد اور حرمت
عہد کی وغیرہ

قائم مقام کردیا وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ فَشَرْطٌ مَنْ يَّاخُذُ الْبَيْعَةَ اُمُوْرٌ اَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَلَا اُرِيْدُ الْمَرْتَبَةَ الْقُصْوٰى بَلْ يَكْفِىْ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيْرَ الْمَدَارِكِ اَوِ الْجَلَالَيْنِ اَوْ غَيْرَهُمَا وَحَقَّقَهُ عَلٰى عَالِمٍ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيْرَ الْغَرِيْبِ وَاَسْبَابَ النُّزُوْلِ وَالْاِعْرَابَ وَالْقَصَصَ وَمَا يَتَّصِلُ بِذَالِكَ اور سوال تیسری کا جواب یہ ہی کہ بیعت لینے والے مین یعنی پیر اور مرشد مین چند امور شرط ہین شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری یہ مراد نہین کہ پلّہ سری کا مرتبہ علم کا مشروط ہی بلکہ قرآن مین اتنا علم ہونا کافی ہی کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا انکی مانند تفسیر وسیط یا وجیز واحدی کو محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اُسکو تحقیق کر لیا ہو اور اُسکی معانی اور ترجمہ لغات مشکلہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اُسکو قریب ہی اُسکو جان چکا ہو ف یعنی دو مختلف چیزون مین تطبیق دینا اور معرفت ناسخ اور منسوخ اور معرفت احکام مستنبطہ قرآنی کی وَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ الْمَصَابِيْحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَشَرْحَ غَرِيْبِهٖ وَاِعْرَابَ مُشْكِلِهٖ وَتَاوِيْلَ مُعْضَلِهٖ عَلٰى رَأْيِ الْفُقَهَاءِ اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اُس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اُسکی شرح غریب یعنے لغات مشکلہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کی بنا بر رای فقہاے دین کی معلوم کر چکا ہو ف مشکل اور معضل مین فرق یہ ہی کہ مشکل اُس دشوار لفظ کو کہتے ہین جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہی جسکی معنی مشتبہ ہون اور ایک معنی کی تعیین نہو سکے

[illegible]

یا دوسری حدیث اُسکے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ
عبدالعزیز دہلوی رح نے کہ اسی طرح مین نے مصنف قدس سرہ سے سُنا مترجم کہتا ہے
مصنف نے بلفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ مین اتباع مذاہب فقہا کی
اسواسطے تصریح کی کہ چارون امامون کی مخالفت مین ضلالت صریح ہے گویا
کہ اُسنے ترک اجماع کیا وَلَا یُکَلَّفُ بِحِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَلَا اَلْفَحْصِ عَنْ حَالِ الْاَسَانِیْدِ
اَلَا تَرٰی اَنَّ التَّابِعِیْنَ وَاَتْبَاعَهُمْ کَانُوْا یَاْخُذُوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَالْمُرْسَلِ اِنَّمَا الْمَقْصُوْدُ
حُصُوْلُ الظَّنِّ بِبُلُوْغِ الْخَبَرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور بیعت لینیوالا
مکلف نہین علم قرآن مین اختلافات قرأت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث مین
حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہین جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث
منقطع اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہے ساتھ پہونچ جانے حدیث کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سو اتنی بات تو کتب معتمدۂ حدیث مین تفحص
رواۃ پر منحصر نہین اگرچہ تحقیق فن حدیث مین بدون علم رجال کے حاصل نہین **ف**
منقطع وہ حدیث ہے جسکا راوی سند کے بیچ مین سے ایک یا زیادہ ایک سے
رہ جاوے اور مرسل وہ ہے جو آخر سند مین راوی مذکور نہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون
ذکر صحابی کے مذکور کرے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہود بالخیر تھا اور
وسائط سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع اور ارسال سے بھی حاصل ہونا ظن پہونچنے
خبر کا متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ اُنکو یہ دولت قریب خدا داد
کہان حاصل خلاصہ یہ ہے کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن و حدیث کا کافی
ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط احکام کے واسطے تو بہت سا کچھ درکار ہے

وَلَا بِعِلْمِ الْاُصُوْلِ وَالْکَلَامِ وَجُزْئِیَّاتِ الْفِقْهِ وَالْفَتَاوٰی اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور فتاودن کے یاد رکھنے کا مکلّف نہین **ف** مولانا عبد العزیز قدس سرہ نے حاشیے مین فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہین بلکہ صور مفروضہ مراد ہین جنکی طرف کمتر حاجت ہوتی ہے مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہین اُنکا حفظ مشروط ہے وَ اِنَّمَا شَرَطْنَا الْعِلْمَ لِاَنَّ الْغَرَضَ مِنَ الْبَیْعَةِ اَمْرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیُهٗ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِرْشَادُهٗ اِلٰی تَحْصِیْلِ السَّكِیْنَةِ الْبَاطِنَةِ وَاِزَالَةِ الرَّذَائِلِ وَاكْتِسَابِ الْحَمَائِدِ ثُمَّ امْتِثَالِ الْمُسْتَرْشِدِ بِهٖ فِیْ كُلِّ ذٰلِكَ فَمَنْ لَّمْ یَكُنْ عَالِمًا كَیْفَ یُتَصَوَّرُ مِنْهُ هٰذَا اور عالم ہونا مرشد کا تو ہم نے فقط اسلئے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہے مشروعات کا اور روکنا اُسکو خلاف شرع سے اور اُسکی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا بدخُوون کا اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل مین لانا اُسکو جمیع امور مذکورہ مین سو جو شخص عالم اور واقف ان امور سے نہو گا اُس سے یہ کیونکر متصور ہوگا **ف** مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہوگیا ہے فقرائی جہّال کو اسوقت مین یہ خبط سمایا ہے کہ پیری مریدی مین علم کا ہونا کچھ ضرور نہین بلکہ علم درویشی کو مضر ہے اسواسطے کہ شریعت کچھ اور ہے اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات مین مثل قوت القلوب اور عوارف اور احیاء العلوم اور کیمیای سعادت اور فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین تصنیف حضرت عبد القادر جیلانی رح مین صاف مصرح ہے کہ علم شریعت شرط ہے طریقت

اور تصوف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہی کہ جن مرشدون کا نام صبح و شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہین اُنکے کلام سی بھی غافل ہین کہ وہ کیا فرماگئی ہین وَقَدِ اتَّفَقَ کَلِمَۃُ الْمَشَائِخِ عَلَیٰ اَنْ لَّا یَتَکَلَّمَ عَلَی النَّاسِ اِلَّا مَنْ کَتَبَ الْحَدِیْثَ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ اور متفق ہی مشائخ کا قول اس پر کہ وعظ نہ کری لوگون کو مگر وہ شخص جسنی کتابت حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو اُستاد سی اور جسنی قرآن کو پڑھا ہو اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ الْاَتْقِیَاءَ دَھْرًا طَوِیْلًا وَتَاَدَّبَ عَلَیْھِمْ وَکَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَقَّافًا عِنْدَ کِتَابِ اللّٰہِ وَسُنَّۃِ رَسُوْلِہٖ فَعَسٰی اَنْ یَّکْفِیَہٗ ذٰلِکَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ کچھہ نہین منتی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا مرد ہو جسنی متقی علماء کی بہت مدت تک صحبت کی ہو اور اُنسی ادب سیکھا ہو اور حلال اور حرام کا متفحص ہو اور کثیر الوقوف ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی نزدیک یعنی قرآن اور حدیث سُنکر ڈر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال اور حالات کو کتاب اور سنت کی موافق کر لیتا ہو تو امید ہی کہ اسقدر معلومات بھی اُسکو کفایت کری درصورت عدم علم واللہ اعلم وَالشَّرْطُ الثَّانِیْ الْعَدَالَۃُ وَالتَّقْوٰی فَیَجِبُ اَنْ یَّکُوْنَ مُجْتَنِبًا عَنِ الْکَبَائِرِ غَیْرَ مُصِرٍّ عَلَی الصَّغَائِرِ اور بیعت لینی والی کی دوسری شرط عدالت اور تقویٰ ہی تو واجب ہی کہ کبیرہ گناہون سی پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہون پر اڑ نہ جاتا ہو ف مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیے مین فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اس واسطے مشروط ہوا

سلہ کتاب طریق محمدی مین لکھا ہی کہ سردار جماعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت کے حضرت جنید بغدادی رحمہ فرماتی ہین کہ جسنی یاد کیا قرآن اور نہ لکھی حدیث نہ پیروی کیجاوی اسکی اس امر تصوف مین اسلیے کہ علم ہمارا اور یہ سب ہمارا مقید ہی ساتھہ کتاب و سنت کی اور یہ بھی اُن ہی کا قول ہی کل طریقۃ ردتہ الشریعۃ فھو زندقۃ یعنی جس طریقت کو رد کری شریعت پس وہ نیست کفر ہی اور فرمایا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲

تصوف اسم ہی ان تین چیزون کا ایک تو یہ کہ نہ بجھاوی نور معرفت اُسکا نور ورع اُسکی کو اور دوسری یہ کہ نہ کلام کری ساتھہ علم باطن کی اسطرح کا کہ نقض کری اُسکو ظاہر کتاب اللہ تعالیٰ کو اور تیسری یہ کہ نہ باعث ہو اُسکو کرامت اوپر پہتک حرمت محارم اللہ تعالیٰ سکے انتہی اور بہت سی اقوال بزرگان دین مثل ان ہی کی منقول مین چنانچہ جامع التفاسیر مالا بد تفصیل کے ساتھ مذکور ہین جسکا جی چاہے دیکھ لے ۱۲ ق

کہ بیعت مشروع ہوئی ہو واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجبول ہو اپنی بنی نوع کی اقتدا ہو افعال پر اور صفای باطن مین فقط قول بدون عمل کے کفایت نہین کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سی متصف نہ ہو فقط زبانی تقریرون پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہو وَالشَّرْطُ الثَّالِثُ اَنْ یَّکُوْنَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ مُوَاظِبًا عَلَى الطَّاعَاتِ الْمُؤَكَّدَةِ وَالْاَذْكَارِ الْمَاثُوْرَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ صِحَاحِ الْاَحَادِيْثِ مُوَاظِبًا عَلٰى تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَكَانَ يَادْدَاشْتُ لَهٗ مَلَكَةً رَاسِخَةً تیسری شرط بیعت لینے والی کی یہ ہو کہ دنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو محافظ ہو طاعات مؤکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثون مین مذکور ہین مدام تعلق دل کا اللہ پاک سی رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اُسکو حاصل ہو مترجم کہتا ہو یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ اَنْ يَّكُوْنَ اٰمِرًا بِالْمَعْرُوْفِ نَاهِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَأْيِهٖ لَا اِمَّعَةً لَيْسَ لَهٗ رَاْيٌ وَّلَا اَمْرٌ ذَا مُرُوَّةٍ وَّعَقْلٍ تَامٍّ لِيُعْتَمَدَ عَلَيْهِ فِيْ كُلِّ مَا يَاْمُرُ بِهٖ وَيَنْهٰى عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ فَمَا ظَنُّكَ لِصَاحِبِ الْبَيْعَةِ اور چوتھی شرط یہ ہو کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع کے سی روکتا ہو مستقل ہو اپنی رای پر نہ کہ مرد ہر جائی ہر دم خیالی جس کو نہ رای ہو نہ امر مروت والا اور صاحب عقل کامل کا ہو تا کہ اُسپر اعتماد کیا جاوے اُسکے بتانے اور روکنے ہوئی فعل پر حقتعالی نے فرمایا کہ گواہی اُنکی مقبول ہی جن گواہون کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہی صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدین مین عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والی مرشدین بطریق اولی عدالت اور تقوی شرط ہوگا

ف مولانا نی فرمایا کہ یہ مراد نہین کہ آمر بالمعروف اور مستقل الرای وغیرہ ہونا
قبول شہادت کی شرط ہی تا اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت مین شرط نہین تو
چاہیے کہ صاحب بیعت مین بھی شرط نہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی کا یہ ہی
کہ حقتعالی نی قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا اور چونکہ
رضا امر مخفی ہی لہذا اسکی تعیین علامات ظاہرہ سی ہوئی مثل اجتناب عن الکبائر وغیرہ تو
اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کی رضا پر ہو کہ تعیین اُسکی علامات ظاہرہ
مذکورہ سی ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشدین بطریق اولے ہوگا
وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ اَنْ یَّکُوْنَ صَحِبَ الْمَشَایِخَ وَتَاَدَّبَ بِهِمْ دَهْرًا طَوِیْلًا وَاَخَذَ
مِنْهُمُ النُّوْرَ الْبَاطِنَ وَالسَّکِیْنَةَ وَهٰذَا لِاَنَّ سُنَّةَ اللّٰهِ جَرَتْ بِاَنَّ الرَّجُلَ
لَا یُفْلِحُ اِلَّا اِذَا رَاٰی الْمُفْلِحِیْنَ کَمَا اَنَّ الرَّجُلَ لَا یَتَعَلَّمُ اِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ
وَعَلٰی هٰذَا الْقِیَاسِ غَیْرُ ذٰلِكَ مِنَ الصِّنَاعَاتِ اور پانچوین شرط یہ ہی کہ بیعت
لینی والا مرشدون کامل کی صحبت مین رہا ہو اور اُن سے ادب سیکھا ہو
زمانہ دراز تک اور اُنسی باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا ہو اور یہ یعنی صحبت
کاملین اسواسطے مشروط ہوئی کہ عادت الٰہی یون جاری ہوئی ہی کہ مراد نہین
ملتی جب تک مراد پانی والون کو نہ دیکھی جیسے انسان کو علم نہین حاصل ہوتا مگر
علما کی صحبت سی اور اسی قیاس پر ہین اور پیشے یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت
آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کی نہین آتی **ف** مولانا نی ارشاد کیا کہ جریان
سنت اللہ کا بھید یہ ہی کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہی کہ یہ اپنی کمالات کو حاصل نہین کرسکتا
بدون اپنی ابناء جنس کی مشارکت اور معاونت کی بخلاف اور حیوانات کے

کہ اُنکی کمالات پیدایشی ہین اور کسبی نہایت کمتر ہین چنانچہ پیر نا حیوانات مین پیدایشی کمال ہے اور انسان کو بدون سیکھے نہین آتا وَلَا يُشْتَرَطُ فِي ذٰلِكَ ظُهُوْرُ الْكَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ وَلَا تَرْكُ الْاِكْتِسَابِ لِاَنَّ الْاَوَّلَ ثَمَرَةُ الْمُجَاهَدَاتِ لَا شَرْطُ الْكَمَالِ وَالثَّانِي مُخَالِفٌ لِلشَّرْعِ وَلَا تَغْتَرَّ بِمَا فَعَلَهُ الْمَغْلُوْبُوْنَ فِي اَحْوَالِهِمْ اِنَّمَا الْمَاْثُوْرُ اَلْقَنَاعَةُ بِالْقَلِيْلِ وَالْوَرَعُ مِنَ الشُّبُهَاتِ اور شرط نہین اسمین یعنی بیعت لینے مین ظہور کرامات اور خوارق عادات کی اور نہ ترک پیشہ وری کی اسواسطے کہ ظہور کرامات اور خوارق عادات ثمرہ ہی مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کی اور ترک کرنا پیشے کا مخالف شرع کے ہے اور دھوکا نہ کھاؤ اُس سی جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہین یعنی جو صاحب کمال بسبب غلبے اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہین ہوتے ہین اُنکے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہی کہ تھوڑی پر قناعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا یعنی مال مشتبہ اور پیشۂ مکر اور مشتبہ سی بچنا ضرور ہی **ف** مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہین کہ کمال ترہّب اختیار کری یعنی عبادات شاقہ کا اپنی اوپر لازم کرنا چنانچہ صوم دہر اور تمام رات کا جاگنا اور گوشہ گیری نساسی کرنا اور طعام لذیذ کا نہ کھانا اور جنگل یا پہاڑون پر رہنا چنانچہ ہماری وقت کے عوام اسکو شرط کمال کی جانتی ہین اسواسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس مین داخل ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانون کو تو اللہ تمکو سخت پکڑیگا اور فرمایا کہ رہبانیت اسلام مین جائز نہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الرَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ يَجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ الْمُبَايِعُ بَالِغًا

عَاقِلًا رَاغِبًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهُ عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لِيُبَايِعَهُ فَمَسَحَ عَلٰى رَاسِهٖ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَلَمْ يُبَايِعْ اور سوال چوتھی کا جواب یون جان کہ واجب ہی یہ کہ بیعت کرنی والا جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث مین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تاکہ آپ سی بیعت کری تو حضرت نے اُسکی سر پر ہاتھ پھیرا اور اُسکی واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی **ف** مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے مشروط ہی کہ نابالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہین تو تقوے اور اجتہاد فی الطاعات کا اُسکے حق مین کیا مذکور ہی وَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ يُجَوِّزُ بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكًا وَتَفَوُّلًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بعضے مشائخ لڑکون کی بیعت کو جائز رکھتے ہین بنا بر برکت اور نیک فالی کے واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہی کہ حضرت زبیر رضـ اپنے بیٹے عبداللہ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکو اپنی طرف متوجہ دیکھکر مُسکرائے پھر اُن سے بیعت لی وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارِثَةَ بَيْنَ الصُّوْفِيَّةِ عَلٰى وُجُوْهٍ اَحَدُهَا بَيْعَةُ التَّوْبَةِ مِنَ الْمَعَاصِيْ وَالثَّانِيْ بَيْعَةُ التَّبَرُّكِ فِيْ سِلْسِلَةِ الصَّالِحِيْنَ بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ اَسْنَادِ الْحَدِيْثِ فَاِنَّ فِيْهَا بَرَكَةً وَالثَّالِثُ بَيْعَةُ تَاكُّدِ الْعَزِيْمَةِ عَلَى التَّجَرُّدِ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَتَرْكِ مَا نَهٰى عَنْهُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَتَعْلِيْقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الْاَصْلُ اور سوال پانچین کا جواب یون جان کہ جو بیعت کہ صوفیون مین متوارث ہی وہ کئی طریق پر ہی

پہلا طریقہ بیعت توبہ ہی معاصی سی اور دوسرا طریقہ بیعت تبرک ہی یعنی بقصد برکت صالحین کی سلسلہ مین داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہی کہ اسمین البتہ برکت ہی اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت ہی یعنی عزم مصمم کرنا واسطی خلوص امر الٰہی اور ترک مناہی کو ظاہر اور باطن سی اور تعلیق[دل لگانا ۱۲] دل کی اللہ جل شانہ سی اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہی وَاَمَّا الْاَوَّلَانِ فَالْوَفَاءُ بِالْبَيْعَةِ فِيْهِمَا تَرْكُ الْكَبَائِرِ وَعَدَمُ الْاِصْرَارِ عَلَى الصَّغَائِرِ وَالتَّمَسُّكُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْ مَا ذَكَرْنَا

قسم اول و دوم

اور پہلی دونون قسم کی طریقون مین بیعت کا پورا کرنا عبارت ہی ترک کبائر سی اور نہ اڑجانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ پر چنگل مارنا از قسم واجبات اور مؤکدہ سنتون کی اور عہد شکنی عبارت ہی خلل ڈالنی سی اسمین جنکو ہمنی مذکور کیا یعنی ارتکاب کبائر اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہ ہونا بیعت شکنی ہی وَاَمَّا الثَّالِثُ فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلٰى هٰذِهِ الْهِجْرَةِ وَالْمُجَاهَدَةِ حَتّٰى تَكُوْنَ مُتَنَوِّرًا بِنُوْرِ السَّكِيْنَةِ وَيَصِيْرُ ذٰلِكَ دَيْدَنًا لَهٗ وَخُلُقًا وَجِبِلَّةً فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَدْ يُرَخَّصُ فِيْ مَا اَبَاحَهُ الشَّرْعُ مِنَ اللَّذَّاتِ وَالْاِشْتِغَالِ بِبَعْضِ مَا يُحْتَاجُ اِلٰى طُوْلِ التَّعَهُّدِ كَالتَّدْرِيْسِ وَالْقَضَاءِ وَالنَّكْثُ بِالْاِخْلَالِ فِيْ ذٰلِكَ

قسم سوم

اور تیسری طریقہ مین پورا کرنا بیعت کا عبارت ہی مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہانتک کہ روشن ہو جاوی اطمینان کی نور سی اور یہ اسکی عادت اور خو اور جبلی ہوجاوی بلا تکلف تو اس حالت کی نزدیک گاہی اسکو اجازت دیجاتی ہی اسمین جسکو شرع نی مباح کیا ہی از قسم لذات کی اور مشغول

ہونی کہ بعضی اُن کامون مین جنہین طول مدت کی طرف حاجت ہوجاتی ہی جیسے درس کرنا علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہی اُسکی خلل اندازی سی قبل از نورانیت دل کی وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّادِسَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ تَكْرَارَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاثُوْرٌ وَّكَذٰلِكَ عَنِ الصُّوْفِيَّةِ اَمَّا مِنَ الشَّخْصَيْنِ فَاِنْ كَانَ بِظُهُوْرِ خَلَلٍ فِيْ مَنْ بَايَعَهُ فَلَا بَاْسَ وَكَذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ اَوْ غَيْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ وَاَمَّا بِلَا عُذْرٍ فَاِنَّهُ يُشْبِهُ الْمُتَلَاعِبَ وَيَذْهَبُ بِالْبَرَكَةِ وَيَصْرِفُ قُلُوْبَ الشُّيُوْخِ عَنْ تَعَهُّدِهٖ وَاللهُ اَعْلَمُ اور چھٹی سوال کی جواب مین معلوم کر کہ تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی منقول ہی اور اسی طرح حضرات صوفیہ سی لیکن دو پیرون سی بیعت کرنا سو اگر بسبب ظہور خلل کی ہو اُس پیر مین جس سی بیعت کر چکا ہی تو کچھ مضائقہ نہین اور اسی طرح اُسکی موت کی بعد یا اُسکی غیبت منقطعہ کی بعد کہ اُسکی توقع ملاقات کی باقی نہین رہی اور بلا عذر تو دوسری مرشد سی بیعت کرنا مشابہ ہی کھیل کی اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو کھوتا ہی اور مرشدون کی دلون کو اُسکی تعلیم اور تہذیب سی پھیرتا ہی واللہ اعلم یعنی اُسکو ہرجائی اور ہردم خیالی سمجھ کر اُسپر التفات نہین فرماتی ہین وَاَمَّا الْمَسْئَلَةُ السَّابِعَةُ فَاعْلَمْ اَنَّ اللَّفْظَ الْمَاثُوْرَ عَنِ السَّلَفِ عِنْدَ الْبَيْعَةِ اَنْ يَّخْطُبَ الشَّيْخُ الْخُطْبَةَ الْمَسْنُوْنَةَ اور ساتوین سوال کا جواب معلوم کر کہ لفظ منقول سلف سی بیعت کی وقت یہ ہی کہ مرشد خطبہ مسنونہ پڑھی وَهِيَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ

وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَاهَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ اور خطبہ مسنونہ یہ ہی یعنی الحمد للہ سی آخر تک ترجمہ اُسکا یہ ہی سب تعریف اللہ کو ہم اُسکی حمد کرتی ہین اور اُس سی مدد مانگتی ہین اور مغفرت اُس ہی چاہتی ہین اور پناہ مانگتی ہین اللہ کی اپنی نفسون کی بدیون سی اور اپنی اعمال کی برائیون سی جسکو اللہ نی ہدایت کی اُسکا کوئی گمراہ کرنی والا نہین اور جسکو اُسنی بہکایا اُسکو کوئی راہ بتانی والا نہین اور گواہی دیتا ہون مین اُسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کی اور اسکی کہ محمد بندی ہین اللہ کی اور اُسکی رسول رحمت بھیجی اللہ اُن پر اور اُنکی آل پر اور اُنکی اصحاب پر اور برکت کری اور سلامتی عنایت فرماوی ثُمَّ يُلَقِّنُهُ الْاِيْمَانَ الْاِجْمَالِيَّ فَيَقُوْلُ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَلٰى مُرَادِ اللّٰهِ وَاٰمَنْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِمَا جَآءَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلٰى مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ جَمِيْعِ الْاَدْيَانِ وَجَمِيْعِ الْعِصْيَانِ وَاَسْلَمْتُ الْاٰنَ وَاَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر بعد خطبہ مذکور کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کری سو یون کہی کہ کہہ ایمان لایا مین اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا مین رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کی نزدیک سی آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہوا مین سب دینون سی سوای اسلام کی اور بیزار ہوا سب گناہون سی اور مین اب اسلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہون مین کہ گواہی دیتا ہون کہ کوئی معبود برحق نہین

سوای اللہ کی اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اُسکا بندہ ہی اور اُسکا رسول ثُمَّ یَقُولُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَیْتِ اِنِ اسْتَطَعْتُ اِلَیْهِ سَبِیْلًا پھر مرشد کہی مرید سی کہ کہہ مین نی بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اُنکی خلفا کی واسطی سی پانچ امر پر اسکی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہین سوای اللہ کی اور مقرر محمد رسول ہی اللہ کا اور نماز کی قائم کرنی پر اور زکوٰۃ کی دینی پر اور رمضان کی صوم پر اور بیت اللہ کی حج پر اگر مجھکو استطاعت ہوئی اُسکی راہ کی **ف** استطاعت سبیل سی مراد زاد اور راحلہ ہی ثُمَّ یَقُولُ قُلْ بَایَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَاسِطَةِ خُلَفَائِهٖ عَلٰی اَنْ لَّا اُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا اَسْرِقَ وَلَا اَزْنِیْ وَلَا اَقْتُلَ وَلَا اٰتِیَ بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِیْهِ بَیْنَ یَدَیَّ وَرِجْلَیَّ وَلَا اَعْصِیَهٗ فِیْ مَعْرُوْفٍ پھر مرشد مرید سی کہی کہ کہہ بیعت کی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ خلفاء حضرت کی اسپر کہ شریک نہ کرونگا اللہ کی ساتھ کسی چیز کو اور چوری نہ کرونگا اور زنا نہ کرونگا اور قتل نہ کرونگا اور بہتان کو نہ لاؤنگا اپنی دونون ہاتھ اور دونون پاؤن کی درمیان سی اُسکو افترا کرکی اور نافرمانی رسول کریم کی نہ کرونگا امر مشروع مین **ف** اس مضمون کی بیعت قرآن مجید مین منصوص ہی ثُمَّ یَتْلُو الشَّیْخُ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ

لـه یہ کہتا ہی نفس پر یعنے اپنے جی سے بہتان کسی نہ بناؤن گا ۱۲

عـه قوله الوسیلہ ما یتوسلون به الی ثوابہ والزلفی منہ من فعل الطاعات وترک المعاصی من وسل الی کذا اذا تقرب الیہ فی الحدیث الوسیلۃ منزلۃ فی الجنۃ بیضاوی آلوسیلۃ ما یقربکم الیہ طاعتہ و اجلال

اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰى
بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ٥ پھر مرشدان دو آیتون کو پڑھی يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ
سی آخر تک یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور تلاش کرو اللہ کی طرف
وسیلہ اور جہاد کرو اُسکی راہ مین تا کہ تم فلاح پاؤ مقرر جو لوگ بیعت کرتی
ہین تجھسی ای نبی وہ بیعت کرتی ہین اللہ سی اللہ سبحانہ کا دست قدرت
اور رحمت اُنکی ہاتھون پر ہی سو جسنی بیعت کو توڑا یہی بات ہی کہ اُسنے اپنی
ذات کی مضرّت کی واسطی بیعت کو توڑا اور جسنی پورا کیا اُسکو جو اللہ سی عہد
کیا سو قریب اُسکو اجر عظیم عنایت کریگا ف پہلی آیت مین وسیلہ سی مراد
بیعت مرشد ہی مولانا نی حاشیہ مین فرمایا کہ ہمنی اپنی جد امجد حضرت شاہ عبد الرحیم
قدس سرہ کی ایک مرید سی سُنا کہ اُنکی ہمعصر ایک عالم نی اُنسی بیعت کی سنت یا بدعت
ہونی مین گفتگو کی جد امجد نی واسطی مشروعیت بیعت کی اس آیت سی استدلال کیا
اور فرمایا کہ یہ ممکن نہین کہ وسیلی سی ایمان مراد لیجیے اسواسطے کہ خطاب اہل ایمان سی ہی
چنانچہ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسپر دلالت کرتا ہی اور عمل صالح بھی مراد نہین ہو سکتا
کہ وہ تقویٰ مین داخل ہی اسواسطی کہ تقویٰ عبارت ہی امتثال اوامر اور اجتناب
نواہی سی اسواسطی کہ قاعدہ عطف کا مغائرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا
مقتضی ہی اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہین ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقویٰ مین داخل ہی
پس متعین ہوگیا کہ وسیلی سی مراد ارادت اور بیعت مرشد کی ہی پھر اسکے بعد
مجاہدہ اور ریاضت ہی ذکر اور فکر مین تا فلاح حاصل ہو کہ عبارت ہی وصول ذات
پاک سی واللہ اعلم ثُمَّ يَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ وَلِلتِّلْمِيْذِ وَلِلْحَاضِرِيْنَ فَيَقُوْلُ

بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے سو یون کہے کہ اللہ تعالیٰ برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہونچا وے ہمکو اور تمکو وَلَا بَاْسَ اَنْ يُلَقِّنَهُ يَقُوْلُ قُلْ اِخْتَرْتُ الطَّرِيْقَةَ النَّقْشْبَنْدِيَّةَ اَوِ الْقَادِرِيَّةَ اَوِ الْجِشْتِيَّةَ الْمَنْسُوْبَةَ اِلَى الشَّيْخِ الْاَعْظَمِ وَالْقُطْبِ الْاَفْخَمِ خَوَاجَهْ نَقْشْبَنْد اَوِ الشَّيْخِ مُحْيِ الدِّيْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيْ اَوِ الشَّيْخِ مُعِيْنِ الدِّيْنِ السَّنْجَرِيِّ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فُتُوْحَهَا وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ اَوْلِيَائِهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اسمین کچھ مضائقہ نہین کہ مرید کو یون تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ مین نے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب افخم خواجہ نقشبند کے یا طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی طرف یا طریقہ چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ معین الدین سنجری یعنی سیستانی کی طرف خداوندا ہمکو فتوح اس طریقے کے عنایت کر اور ہمکو اس طریقے کے دوستون کے گروہ مین محشور کر اپنی رحمت سے یا ارحم الراحمین سَمِعْتُ سَيِّدِيْ اَبِيْ وَالِدِيْ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُبَشِّرَةٍ فَبَايَعْتُهُ فَاَخَذَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَدَيَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَنَا اُصَافِحُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ سنا مین نے اپنے والد بزرگوار سے فرماتے تھے کہ مین نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین سو مین نے آپ سے بعیت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونون ہاتھون کو اپنے دونون دست مبارک مین کر لیا سو مین تو اُسیطرح جیسے خواب مین دیکھا مصافحہ کرتا ہون بعیت لینے کے وقت

ف مولانا نے فرمایا کہ بعضے اکابر مرید سے فرماتے ہین کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا دے پھر بیعت لینے والا اُسپر اپنا داہنا ہاتھ رکھتا ہے اسی طرح عمرو بن العاص رضؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اَمَّا بَيْعَةُ النِّسَاءِ فَبِاَنْ يَّاْخُذَ الشَّيْخُ طَرَفَ ثَوْبٍ وَّالَّتِيْ تُبَايِعُ طَرَفَهُ الْاٰخَرَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور عورتون کی بیعت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت کرنے والی دوسرا کنارہ اُسکا پکڑے واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتون سے جائز ہے بدون پکڑنے کپڑے کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے

فصل تیسری

اس فصل مین مرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِيْنَ دَرَجَاتٌ مُتَرَتِّبَةٌ فَاَوَّلُ مَا يَجِبُ اَنْ يَّتَغَيَّرَ فِيْهِ الْعَقِيْدَةُ فَاِذَا رَغِبَ امْرُؤٌ فِيْ سُلُوْكِ طَرِيْقِ اللّٰهِ فَمُرْهُ اَوَّلًا بِتَصْحِيْحِ الْعَقَائِدِ عَلٰى مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنْ اِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَّاحِدٍ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُتَّصِفٍ بِجَمِيْعِ صِفَاتِ الْكَمَالِ مِنَ الْحَيٰوةِ وَالْعِلْمِ وَالْقُدْرَةِ وَالْاِرَادَةِ وَغَيْرِهَا مِمَّا وَصَفَ اللّٰهُ بِهٖ نَفْسَهٗ وَثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ سالکون کی تربیت کے واسطے درجات ہین علی الترتیب سے اول جسکا سنوارنا واجب ہے وہ عقیدہ ہے تو جب کوئی شخص راہ خدا کے چلنے مین راغب ہو تو حکم کر اُسکو اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد سلف صالح کے یعنے ثابت کرنا واجب کا جو واحد ہے کوئی معبود برحق نہین سوا اُسکے موصوف ہے وہ جمیع صفات

کمال سے حیات مین اور علم اور قدرت اور ارادے مین اور سوای انکی اور صفات
مین کہ حق تعالی نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا ہے ساتھ انکی اور نقل اسکی ثابت
ہوئی مخبر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور صحابہ رض اور تابعین رح سے مُنَزَّہٌ مِنْ جَمِیْعِ
سِمَاتِ النَّقْصِ وَالزَّوَالِ مِنَ الْجِسْمِیَّۃِ وَالتَّحَیُّزِ وَالْعَرَضِیَّۃِ وَالْجِھَۃِ وَالْاَلْوَانِ
وَالْاَشْکَالِ ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان اور زوال کی سب نشانیون سے
مجسم ہونے سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور جہت مین ہونے اور
الوان اور اشکال سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے وَاَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ
الْاِسْتِوَاءِ عَلَی الْعَرْشِ وَالضِّحْکِ وَاِثْبَاتِ الْیَدَیْنِ فَنُؤْمِنُ بِہٖ عَلَی الْجُمْلَۃِ ثُمَّ نَکِلُ
تَفْصِیْلَہٗ اِلَی اللہِ تَعَالٰی وَنَعْلَمُ الْبَتَّۃَ اَنَّہٗ لَیْسَ کَمِثْلِ اِتِّصَافِنَا بِالتَّحَیُّزِ وَغَیْرِہٖ
بَلْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَنَعْلَمُ اَنَّہٗ شَیْءٌ ثَابِتٌ لِلّٰہِ تَعَالٰی کَمَا
اَثْبَتَ فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ اور رہ جو وارد ہوا ہے استوار علی العرش اور ضحک اور
اثبات یدین کا سو اسپر ہم ایمان رکھتے ہین مجمل بلا تفصیل پھر اسکی تفصیل کو خدا کے علم
پر تفویض کرتے ہین یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے استوار علی العرش سے اور اتنا
تو ہم بالیقین جانتے ہین کہ اسکی استوار وغیرہ مین ہمارا اتصاف بالتحیز وغیرہ نہین
بلکہ خدا کی مثل کوئی چیز نہین اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور جانتے ہین ہم کہ استوار علی العرش
ایک چیز ثابت ہے اللہ تعالی کے واسطے چنانچہ اسنے اپنی کتاب محکم مین اسکو
ثابت کیا ہے ف مترجم کہتا ہے صفات متشابہ مین یعنی استوار وغیرہ مین
قدماے سلف سے یہی منقول ہے کہ اسپر مجمل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجیے اور تفصیل
اسکی علم الہی پر سپرد کیجیے امام مالک رح نے فرمایا کہ استوار علی العرش معلوم ہے اور کیفیت

اسکی مجہول ہی اور اسمین سوال کرنا بدعت ہی اور یہی راہ اسلم ہی کہ مبادا تاویل مین
غیر حق کو حق قرار دینا پڑی ثُمَّ اِثْبَاتِ نُبُوَّةِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عُمُوْمًا وَنُبُوَّةِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ خُصُوْصًا وَّ وُجُوْبِ اِتِّبَاعِهٖ
فِيْ كُلِّ مَا اَمَرَ وَنَهٰى وَتَصْدِيْقِهٖ فِيْ كُلِّ مَا اَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللّٰهِ وَمِنَ الْمَعَادِ
الْجِسْمَانِيِّ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَةِ وَالْقِيَامَةِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا ثَبَتَ بِهِ النَّقْلُ وَصَحَّتْ بِهِ الرِّوَايَةُ پھر بعد توحید
کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم و نبوت سیدنا و مولانا محمد
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص او ثابت کرنا آنحضرت صلعم کی اتباع کا واجب ہونا
جسمین کہ آپ نی امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ کی جمیع اخبار مین یعنی منجملہ صفات
ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رؤیت الٰہی اور
قیامت اور عذاب قبر اور سوای انکی اور امور مین چنانچہ حوض کوثر اور صراط
او رمیزان جسکی نقل حضرت صلعم سی ثابت ہی اور روایت اُسکی صحیح ہی ثُمَّ تَتْلُوْهُ النَّظَرُ
فِي اجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ پھر بعد تصحیح عقائد کے نظر لاحق ہو کبائ
کی اجتناب اور صغائر سی شرمندہ ہونی مین وَالْحَقُّ اَنَّ الْكَبِيْرَةَ كُلُّ ذَنْبٍ اُوْعِدَ
عَلَيْهِ بِالنَّارِ اَوِ الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ فِي الْقُرْاٰنِ اَوِ السُّنَّةِ الصَّحِيْحَةِ الْمَعْرُوْفَةِ
عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اَوْ سُمِّيَ مُرْتَكِبُهٗ كَافِرًا كَقَوْلِهٖ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا
فَقَدْ كَفَرَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ اَوْ
شُرِعَ عَلٰى مُرْتَكِبِهٖ حَدٌّ كَالزِّنَاءِ وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيْقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ
اَوْ كَانَ مُسَاوِيًا اَوْ اَكْثَرَ شَرًّا مِنْ هٰذِهِ الْمَذْكُوْرَاتِ فِيْ حُكْمٍ بِمَا اَفْتٰى بِهٖ الْعَقْلُ

اور حق یہ ہی کہ کبیرہ وہ گناہ ہی جسپر وعید ہو دوزخ کی یا عذاب شدید کی قرآن
یا حدیث صحیح مین جو اہل حدیث کی نزدیک معروف ہو یا اُسکی مرتکب کو کافر کہا ہو
جیسا کہ حدیث مین فرمایا کہ جسنی نماز کو عمدًا ترک کیا وہ کافر ہی اور دوسری حدیث
مین ہی کہ فرق مابین مسلمین اور مابین مشرکین کی نماز ہی سو جسنی اُسکو چھوڑا وہ
کافر ہی یا کبیرہ وہ ہی جسکی مرتکب پر شرع مین حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور
راہ زنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی مین کبائر مذکورہ سی
صریح عقل کی حکم مین فَمِنْهَا اَلْاِشْرَاكُ بِاللهِ تَعَالٰی عِبَادَةً وَّ اِسْتِعَانَةً فِي الرِّزْقِ وَ
الشِّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَاِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُمَا الْاِشَارَةُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ سو منجملہ کبائر اکبر الکبائر اشراک باللہ ہی یعنی خدا کی ساتھ ساجھا لگانا
عبادت مین اور استعانت مین یعنی غیر خدا سی مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہما
مین اور غیر کی عبادت اور استعانت کی توبہ کی طرف اشارہ ہی حق تعالی کے
اس قول مین اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ **ف** مولانا نی حاشیہ اس کتاب مین
فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا مین ہماری زمانی مین شائع ہی بہ نسبت قبور
اور اموات کی مترجم کہتا ہی شرک فی العبادۃ یہ ہی کہ جو امور کہ بطور عبادت
کی خدا کی واسطی یا خانہ خدا کی واسطی مخصوص ہین اُنکو غیر خدا کی واسطی کرنا جیسا کہ
علی رضی مرتضی کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الٰہی کی
ذکر کرنا یا قبور کی گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کی اور یہ جو فرمایا کہ اِيَّاكَ
نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ مین اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانۃ کی توبہ
کا اشارہ ہی اُسکی وجہ یہ ہی کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہی تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کیا

تیری ہی عبادت کرتی ہین اور خاص کر تجھی سی ہم مدد چاہتی ہین پھر جب عبادت
اور استعانت حقتعالی کو خاص ہوئی تو سوای خدا کی اورون کی عبادت کرنا یا
کسی سی مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہ مین ہرگز جائز نہین وجہ اختصاص عبادت
کی تو ظاہر ہی اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہی کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف
ہی ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اسواسطی کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانی کیونکر
اسکی مدد کری اور اگر علم ہو قدرت نہ ہو تو کسطرح حاجت روائی کر سکی اور اگر علم اور
قدرت دونون ہون لیکن اگر رحمت اور شفقت نہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور
ہو حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدای علیم و قدیر و رحیم ہین لهذا استعانت غیر خدا سی
جائز نہین بعضے گور پرست کہتی ہین کہ اولیا کو حق تعالی نی علم اور قدرت عطا کی ہی
تو اُنسی استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو اُنکا جواب یہ ہی کہ اگر تم سچی ہو تو قرآن یا حدیث
یا اجماع امت سی ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم محیط ہی کہ دور اور نزدیک اور غیب
اور شہادت اُنکی نزدیک برابر ہی ہر لحظہ ساری عالم کی حاجات سی مطلع ہین اور مشکلکشائی
کی قدرت رکھتی ہین سو اسکا اثبات ہرگز ممکن نہین تو اُن کی کج بحثیون کا کلام
بھی لائق التفات کی نہین حق تعالی اپنی کرم سی فہم صحیح عنایت فرماوی اور کج روی
اور کج فہمی سی بچاوی آمین وَمِنْهَا تَصْدِيْقُ الْكَاهِنِ اور منجملہ کبائر تصدیق
کرنا ہی کاہن کا **ف** کاہن عرب مین کچھ لوگ تھے کہ جنون سی دریافت
کرکی اخبار غیبی لوگون کو بتاتی تھی اور گمراہ کرتی تھی اور کاہن کی مانند ہی منجم
اور رمال اور جفار اور شانہ بین کی تصدیق کرنا اسواسطی کہ علم غیب
مخصوص بذات حق ہے جو اسکا دعوی کری وہ بدلیل قرآن اور حدیث

اور اجماع کو چھوڑنا ہے ومنھا سبّ الرسول والقرآن والملٰئکۃ وانکارھا والاستہزاء بھا وکذا انکار ضروریات الدین اور منجملہ اکبر الکبائر کے پیغمبر علیہ السلام اور قرآن اور فرشتوں کو بد کہنا اور انکار کرنا اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح ضروریات دین کا انکار کرنا ف مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہور اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں و منھا ترک الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصوم والحج اور منجملہ کبائر نماز اور زکوٰۃ اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے ومنھا قتل النفس بغیر حق ومنہ قتل الاولاد وقتل الانسان نفسہ اور منجملہ کبائر ہے جان ناحق قتل کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے ومنھا الزناء واللواطۃ وشرب المسکر والسرقۃ وقطع الطریق والغصب والغلول وشھادۃ الزور والیمین الغموس وقذف المحصنۃ واکل مال الیتیم وعقوق الوالدین وقطع الرحم وتطفیف الکیل والوزن والربا والفرار من الزحف والکذاب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والرشوۃ فی الحکم ونکاح المحارم والقیادۃ بین الرجال والنساء والسعایۃ عند السلطان لیقتل او ینھب وترک الھجرۃ من دار الکفر وموالاۃ الکفار والقمار والسحر فکل ذلک من الکبائر اور منجملہ کبائر زنا ہے اور اغلام اور نشہ والی چیز کا پینا اور چوری اور رہزنی اور غصب اور غنیمت کا مال چرانا اور جھوٹی گواہی دینی اور جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنی انکی خدمت نہ کرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ اور تول میں کمی کرنا

حاشیہ: اور بھیج کر جیسو اور نشر اور جنت اور دوزخ اور وزن اعمال اور زیارت صراط وغیر ذلک ۱۲ ق ... تہمت زنا وغیرہ کی لگانا ... سبیل الفقراء ۱۲ ق

پورا نہ دینا اور بیاج کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا اور معاملات فیصل کرنے میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں کٹناپن کرنا اور حاکم سے چغل خوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دارالحرب سے دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں سے دوستی کرنا انکی خیر خواہ ہونا اور جوا کھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبائر میں داخل ہیں **ف** مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس رض نے کہا کہ کبائر ستر کے قریب ہیں اور سعید بن جبیر رض نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور انسب یہ ہے کہ کبائر کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزالدین بن سلام ہے اور شیخ ابوطالب رح مکی نے فرمایا کہ میں نے کبائر کی احادیث کو جمع کیا تو میں نے سترہ کبائر مصرح پائے چار گناہ دل میں شرک اور گناہ پر ہمیشہ جمے رہنے کی نیت اور رحمت الٰہی سے ناامید ہونا اور قہر خدا سے بے خوف ہونا اور چار گناہ زبان میں جھوٹی گواہی دینا اور پارسا عورتوں کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ میں شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور بیاج لینا اور دو گناہ شرمگاہ میں زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ میں ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پاؤں میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہم کو ان گناہوں سے بچاوے آمین والصغیرۃ کل ما نهی عنه الشرع او خالف مشروعا او رفع طریقۃ ماموره فی الدین اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے روک دیا

ف جب تک کہ کافر دوگنے ہوں اور جب دوگنوں سے زیادہ ہوں تو بھاگنا جائز ہے کذا فی الکتب الفقہیۃ ۱۲

ق ترک صلوٰۃ اور ترک زکوٰۃ اور صوم نہ رکھنا اور حج نہ کرنا باوجود فرض ہونے کے اور غیبت کرنی اور حکم خلاف شرع دینا اور رغبت کرنی کافروں سے وغیر ذلک صریح قرآن وحدیث میں وعید آئی ہے مذکور نہیں لیس یہ تقسیم مہمل ہے واللہ اعلم ۱۲

یعنی بعد کبائر مذکورہ یا کہ امر مشروع کے مخالف یا رافع ہو دین کے طریقہ ماموره کا ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي اَرْكَانِ الْاِسْلَامِ مِنَ الطَّهَارَةِ وَ الصَّلٰوةِ وَ الصَّوْمِ وَ الزَّكٰوةِ وَ الْحَجِّ فَيُقِيْمُهَا عَلٰى مَا اَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ رِعَايَةِ الْاَبْعَاضِ وَ الْاٰدَابِ وَ الْهَيْئَاتِ وَ الْاَذْكَارِ پھر اجتناب کبائر اور ندامت صغائر کے بعد نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت اور صلوٰۃ اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کے تو ان امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کرے رعایت ابعاض اور آداب و ہیأت اور اذکار سے ف مولانا نے فرمایا کہ ابعاض سے مراد یہاں وہ امور ہیں جو ارکان وغیرہ کو شامل ہوں از قسم امور ستا کدہ سو ان میں سے بعض فقہا کے نزدیک بعض امر واجب ہے اور دوسرے فقیہ کے نزدیک سنت مؤکدہ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْمَعَاشِ مِنَ الْاَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَ اللِّبَاسِ وَ الْكَلَامِ وَ الصُّحْبَةِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ وَ فِي الْعُقَدِ الْمَنْزِلِيِّ مِنَ النِّكَاحِ وَ الْمِلْكَةِ وَ الْوِلَادِ وَ الْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَ الْهِبَةِ وَ الْاِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا اِعْوِجَاجٍ پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش میں منجملہ اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت خلق وغیر ذلک کے اور نظر کرنا چاہیے امور خانگی میں منجملہ حقوق نکاح اور حقوق ممالیک اور حقوق اولاد اور نظر کرنا چاہیے معاملات میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارہ کے تو ان کو صحیح اور ٹھیک کرے بوجہ سنت بدون سستی اور کج روی کے ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ النَّظَرُ فِي الْاَذْكَارِ الْمَامُوْرَةِ فِي الْاَوْقَاتِ مِنَ الصَّبَاحِ وَ الْمَسَاءِ وَ وَقْتِ النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَ تَهْذِيْبِ الْاَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَ الْعُجْبِ وَ الْحَسَدِ وَ الْحِقْدِ وَ الْمُوَاظَبَةِ

ے اپنی لائی ... فرمایا عربی ... ابن فلان حسین ... الملک ... وہ اپنی لونڈی ... غلاموں سے ... حسن سلوک کرنا ... حدیث میں وارد ... ہے لا یدخل ... الجنۃ سیء ... الملکۃ یعنی ... جو ما لیک ... سے بد سلوکی ... کرے جنت میں ... نہ داخل ... ہوگا اسنہ

عَلَى التِّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمُوَاظَبَةِ عَلَى مَجَالِسِ الْعِلْمِ وَحِلَقِ الذِّكْرِ وَالْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَأَدَّبَ بِهٰذِهِ الْآدَابِ حَانَ أَنْ يَشْتَغِلَ بِالْأَشْغَالِ الْبَاطِنَةِ وَيَجْتَهِدَ فِي تَعْلِيقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ دَائِمًا وَالنَّظَرِ إِلَيْهِ بِبَصَرِ الْقَلْبِ وَإِنَّمَا تَرَكْنَا بَيَانَ هٰذِهِ الْأُمُورِ الْمُقَدَّمَةِ بِتَفْصِيْلِهَا وَاعْتِمَادًا عَلَى فَهْمِ الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَتَبِّعِ لِلْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفِقْهِ وَالْكُتُبِ الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوكِ وَمِثْلِ رِيَاضِ الصَّالِحِيْنَ وَالْمُخْتَصَرَةِ فِي الْعَقِيْدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَضُدِيَّةِ وَمَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ تَتَبُّعُهَا فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ سکے نظر کرنا چاہیے اُن اذکار میں جو اوقات مخصوصہ یعنی صبح اور شام اور وقت خواب وغیر ذلک میں مامور ہیں پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی اخلاق میں از قسم ریا اور پندار اور حسد اور کینہ وغیرہا کی اور مواظبت اور دوام کرنا چاہیے تلاوت قرآن اور آخرت کی یاد پر اور مجالس علم اور ذکر اللہ کی حلقوں پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان آداب مذکورہ کی ساتھ متادب ہو گیا تو اب وقت آیا اشغال باطنی کی اشغال کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کی ساتھ دل لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور اُسی کو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے اور ہمنے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ التفصیل اُنکو بہت جان کر چھوڑ دیا اور طالب صادق کی فہم پر بھروسا کرکے جو طالب کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتب متوسطہ سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب مختصرہ عقائد مانند عقیدۂ عضدیہ کا واقف اور متجسس ہی اور جسکو تتبع اور علم ان کتابوں کا میسر نہ ہو وہ کسی عالم سے دریافت کرلے واللہ اعلم ف مولانا رح نے

فرمایا کہ جن امور کو مؤلف قدس سرہٗ نے کثیر جانکر ترک کیا اُنکو ہم مجملاً بیان کرتے ہین سولهذا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخین ہین اور مراد یہان ایمان سے ورع اور تقوی کا مرادف ہی تو سالک کو مراعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہی چنانچہ اُنکا بیان یون ہی کہ خدا پر ایمان لانا اور اُسکے صفات پر اور اُسکے غیر کو حادث جاننا اور اُسکے ملائکہ پر اور اُسکی کتابون پر اور اُس کے رسولون پر اور تقدیر پر اور پچھلے دن پر ایمان لانا اور حق تعالی سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل نفسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور اُنکی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرتؐ کی تعظیم ہی مین داخل ہے اور آنحضرتؐ کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی مین داخل ہی اور خدا سے خوف رکھنا اور اُسکی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہون سے توبہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب مین صابر رہنا اور قضاء ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خردیرا اور گھمنڈ اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا اور غضب ترک کرنا بھی درحقیقت تواضع مین داخل ہی اور توحید زبانی کا ناطق رہنا یعنی لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کمتر رتبہ تلاوت کا دس آیتین ہین اور متوسط رتبہ سو آیتین ہین اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلی رتبہ مین داخل ہی اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذاکر رہنا اور استغفار ذکر ہی مین داخل ہی اور لغو سی

دور رہنا اور حسّی اور حکمی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستون سے تطہیر ہی مین داخل ہے
اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوٰۃ اور
نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا
اور ریاضت کرنی سخاوت ہی مین داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف
کرنا اور شبِ قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور
فرار بالدین یعنی ایسی ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہان اپنا دین نہ قائم رہ سکے
اور اسی مین ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا
اور قسم وغیرہ کی کفارون کو ادا کرنا اور نکاح کرکے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے
حقوق ادا کرنا اور مان باپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا
اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلامون کو مالکون کی اطاعت کرنی اور
مالکون کو لونڈی غلامون پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کی ساتھ حکومت پر
قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکمون کی اطاعت کرنی اور
خلق مین اصلاح کرتی رہنا اور خوارج اور باغیون کا قتال تو اصلاح بین الناس
مین داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت
مین داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہاد کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام
کی محافظت کرنا جہاد ہی مین داخل ہے اور امانت کا ادا کرنا اور خمس کا دینا ادای
امانت مین داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنی کی اور پڑوسی کی ساتھ احسان
کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنی حق لینی مین سختی نہ کرنا
اور حسن معاملہ مین داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنی موقع پر

اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نہ کرنا انفاق المال فی حقہ مین داخل ہی اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعاء خیر دینا اور ایذا برائی سے لوگون کو بچانا ضرر نہ پہونچانا اور لہو و لعب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا مترجم کہتا ہی شیخ جلال الدین سیوطی رح نے اسی طرح شعبہ ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم مین فرمائی ہی واللہ اعلم

فصل چوتھی

فِي أَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِيلَانِيَّةِ وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ أَبِي مُحَمَّدٍ مُحْيِ الدِّينِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ أَجْمَعِينَ یہ فصل مشایخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال مین ہی قادریہ امام طریقت شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کے مرید ہین خدا راضی رہے اُن سے اور اُنکے سب تابعین سے مصنف نے انتباہ مین فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہے اور مجالس ستین اُنکا ملفوظ ہے اور اصل طریقہ قادریہ اُس مین مفصل موجود ہی فَأَوَّلُ مَا يُلَقِّنُوْنَهُ الْجَهْرُ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُرَادُ

ل یعنی چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو یہ اُسکے جواب مین یرحمک اللہ کہے یہ جواب دینا واجب علی الکفایہ ہی اگر محفل مین سے کوئی بھی جواب نہ دیگا تو سب گنہگار ہونگے اور یہی حکم ہی سلام کے جواب کا ۱۲ سلہ ذکر جہر مذہب حنفی مین بدعت ہی مگر اُس جگہ کہ اُسمین ذکر جہر آیا ہی مثل اذان وغیرہ کے اُس مین بدعت نہین ہی اور رہا سو ای اسکے بدعت ہی چنانچہ فتح القدیر مین ہی والاصل فے الاذکار الاخفاء والجہر بہا بدعۃ انتہی یعنی اصل اذکار مین چپکے ذکر کرنا ہی اور پکار کر کرنا اذکار کا بدعت ہے جہان کہین بدعت کو مطلق چھوڑتے ہین بدعت سیئہ مراد ہوتی ہی چنانچہ یہ بات بھی فقہ کی کتابون کی عبارتون سے معلوم ہوتی ہی اور غایۃ البیان شرح ہدایہ مین ہی لان الجہر بالتکبیر بدعۃ لقولہ تعالی ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انتہی یعنی پکارو اپنے رب کو گڑگڑا کر اور پوشیدہ انتہی اور کہا کفایہ شرح ہدایہ مین ان الجہر بالتکبیر بدعۃ فی کل وقت الا فی المواضع المستثناۃ یعنی جہر ساتھ تکبیر کے بدعت ہی ہر وقت مین مگر بعض جگہ جیدہ مین اور تصریح کی ہی قاضی خان نے اپنے فتاوی مین ساتھ کراہت ذکر جہر کے اور اتباع کیا اُسکا اُسپر صاحب مصفی نے اور فتاوی علامہ مین ہی ویمنع الصوفیۃ من رفع الصوت والصفق یعنی منع کیا کرے ہین صوفی بلند کرنے آواز سے اور تالی بجانے سے اور برہان شرح مواہب الرحمن مین ہی ان رفع الصوت بالذکر بدعۃ یعنی بلاشبہ بلند کرنا آواز کا ساتھ ذکر کے بدعت ہی واسطے مخالفت قول اللہ تعالی کے واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفۃ ودون الجہر من القول یعنی اور یاد کر اپنے رب کو اپنے جی مین گڑگڑا کر اور از راہ خوف کے

بِهٰذَا الْجَهْرِ هُوَ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ قَالَ ارْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا الْحَدِيْثَ سو پہلا شغل جسکو مشائخ قادریہ تلقین کرتی ہین ذکر اللہ ہی جہر سی یعنی بلند آواز سی ذکر کرنا اور مراد اس جہر سی یہ ہی کہ افراط سی نہ ہو تو اس تقریر سی کچھ مخالفت نہ رہی اسکی جواز مین اور اسمین جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانون پر کہ تم بہری اور غائب کو نہین پکارتی ہو الی آخر الحدیث ف پوری حدیث یون ہے بروایت ابوموسی اشعری رض کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمھارے ساتھ ہے اور جسکو تم پکارتے ہو وہ تمھارے قریب تر ہے اونٹ کی گردن سے انتھی یہ تمثیل ہے شدت قرب سے والا حق تعالی حبل الورید سے بھی قریب تر ہے شعر اتصالی بے تکیف بے قیاس ہست رب الناس را با جان ناس (جیسے رگ جان ۱۲) کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ فَمِنْهُ اِسْمُ الذَّاتِ اِمَّا بِضَرْبَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّصِفَتُهٗ اَنْ يَّقُوْلَ اللّٰهُ بِالشَّدِّ وَالْمَدِّ وَالْجَهْرِ بِقُوَّةِ الْقَلْبِ وَالْحَلْقِ جَمِيْعًا ثُمَّ يَلْبَثُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ نَفَسُهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا سو منجملہ ذکر جہری کی اسم ذات ہی خواہ ایک ضرب سی ہو اور طریقہ یک ضربی کا یہ ہی کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازی اور بلندی سی دل اور حلق دونون کی قوت کی ساتھ کہی پھر ٹھہر جاوی یہانتک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوی پھر اسی طرح باربار ذکر کری وَاِمَّا بِضَرْبَتَيْنِ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ وَيَضْرِبُ الْجَلَالَةَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ يُكَرِّرُ ذٰلِكَ بِلَا فَصْلٍ وَّيَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ الضَّرْبُ كَالسَّمْ

ف قوله اربعوا اى اعتدلوا يقال ربع القامة اذا كان معتدلها اى ارفقوا بها بالاجتناب عن الجهر المفرط ۱۲ص مولانا عبدالعزیز قدس سرہٗ

الْقَلْبِيُّ بِقُوَّةٍ وَّشِدَّةٍ لِيَتَأَثَّرَ الْقَلْبُ وَيَجْتَمِعَ الْخَاطِرُ خواہ ذکر دو ضربی ہو اُسکا طریقہ یہ ہی
کہ نماز کی نشست پر بیٹھی اور اسم ذات کو ایکبار داہنے زانو مین اور دوسری بار دل
مین ضرب کری اور اُسکو بار بار بلا فصل کری اور مناسب یہ ہی کہ ضرب خصوصًا قلبی
قوت اور سختی کے ساتھ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر یکسو ہو جاوی پریشان خاطری اور
وسواس مندفع ہو وَاَمَّا بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَيَضْرِبَ
مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَلٰكِنَّ الثَّالِثَ
اَشَدُّ وَ اَجْهَرُ خواہ ذکر سہ ضربی ہو اور اُسکا طریقہ یہ ہی کہ چار زانو بیٹھی اور ایکبار
داہنے زانو مین اور دوسری بار بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین ضرب
کری اور چاہی کہ تیسری ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَاَمَّا بِاَرْبَعِ ضَرَبَاتٍ وَصِفَتُهٗ
اَنْ يَّجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَّيَضْرِبَ مَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُمْنٰى وَمَرَّةً فِي الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى
وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً اَمَامَهٗ وَلٰكِنَّ الرَّابِعَ اَشَدُّ وَاَجْهَرُ خواہ ذکر چہار ضربی
ہو اُسکا طریقہ یہ ہی کہ چار زانو بیٹھی اور ایکبار داہنے زانو مین اور دوسری بار
بائین زانو مین اور تیسری بار دل مین اور چوتھی بار اپنے سامنے ضرب کری
اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت تر اور بلند تر ہو وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَصِفَتُهٗ اَنْ يَّجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلٰوةِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُغَمِّضَ عَيْنَيْهِ
وَيَقُوْلُ لَا كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ ثُمَّ يَمُدُّهَا حَتّٰى يَبْلُغَ اِلَى الْمَنْكِبِ الْاَيْمَنِ
فَيَقُوْلُ اِلٰهَ كَاَنَّهٗ يُخْرِجُهَا مِنْ اُمِّ الدِّمَاغِ ثُمَّ يَضْرِبُ اِلَّا اللّٰهُ بِالشِّدَّةِ
وَالْقُوَّةِ وَيُلَاحِظُ نَفْيَ الْمَحْبُوْبِيَّةِ اَوِ الْمَقْصُوْدِيَّةِ اَوِ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ
تَعَالٰى وَاِثْبَاتَهَا لَهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اور منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات ہو اور وہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کلمہ ہی اور طریقہ اُسکا یہ ہی کہ بطور نماز رو بقبلہ بیٹھے اور اپنی آنکھ بند
کر لی اور لَا کہی گویا اپنی ناف سی اُسکو نکالتا ہی پھر اُسکو کھینچی یہانتک کہ داہنی مونڈھی
تک پہونچی پھر اِلٰهَ کہی گویا اُسکو دماغ کی جھلی سی نکالتا ہی پھر اِلَّا اللّٰهُ کو دل پر شدت
اور قوت سی ضرب کری اور محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی غیر حق سی ملاحظہ
کری اور اثبات اسکا ذکر مقدس میں دھیان کری **ف** مولانا نی فرمایا کہ یہ ملاحظہ
اور تصور باعتبار مراتب ذاکرین کی مختلف ہی یعنی مبتدی نفی محبوبیت کی تصور
کری اور متوسط نفی مقصودیت کی اور منتہی نفی موجود کی وَلَعَلَّكَ تَقُوْلُ مَا الْحِكْمَةُ
فِيْ اِشْتِرَاطِ الضَّرَبَاتِ وَالتَّشْدِيْدَاتِ وَمُرَاعَاةِ اَمَاكِنِهَا فَاَقُوْلُ جُبِلَ
الْاِنْسَانُ عَلَى التَّوَجُّهِ اِلَى الْجِهَاتِ وَالْاِصْغَاءِ اِلٰى اِيْقَاعِ النَّغَمَاتِ وَاَنْ تَدُوْرَ
فِيْ نَفْسِهِ الْاَحَادِيْثُ وَالْخَطَرَاتُ فَوَضَعُوْا هٰذَا الْوَضْعَ سَدًّا لِلتَّوَجُّهِ اِلٰى غَيْرِ
نَفْسِهِ وَكَبْحًا عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ الْخَارِجِيَّةِ لِيَتَدَرَّجَ مِنْهُ اِلٰى قَصْرِ التَّوَجُّهِ عَلَى اللّٰهِ
تَعَالٰى اور شاید کہ تو کہی ای سالک کہ کیا حکمت ہی ضربات اور تشدیدات کے شرط
کرنی میں اور کیا فائدہ ہی اُنکے مکانات کی مراعات میں تو میں جواب میں کہتا ہوں
کہ انسان مخلوق ہی جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونی پر اور آوازون کی طرف
کان لگانی پر اور اسپر مجبول ہی کہ اُسکے دل میں باتیں اور خطرات گھوما کرین تو
علماء طریقت نی یہ طریقہ نکالا اپنی غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینی کا اور
خطرات بیرونی کی آنی سی باز رکھنی کا تا آہستہ آہستہ اپنی ذات سی بھی توجہ ٹوٹ
کر اُسکا دھیان فقط اللہ پاک سی لگ جاوی **ف** مولانا حاشیہ میں فرماتی ہین
اور اسی طرح پیشوایان طریقت نی جلسات اور ہیأت واسطے اذکار مخصوصہ

کی ایجاد کیے ہین مناسبات مخفیہ کے سبب سے جنکو مرد صافی الذہن اور علوم حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت مین کسر نفس ہے اور بعضے جلسے مین خشوع اور خضوع ہے اور بعضے مین جمعیت خاطر اور دفع وسواس ہے اور بعضے مین نشاط ہے اسی بعید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر ہاتھ رکھکر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل نار کی شکل ہے اسواسطے کہ ایسی ہیأت مین اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے سرگرمی عبادات کا تو اسکو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیے[1] جیسا کہ بعضے کم فہم سمجھتے ہین وَيَنْبَغِيْ اَنْ يَّجْتَمِعَ اَهْلُ السُّلُوْكِ حَلْقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ الْجَمْعِيَّةِ فَفِيْ ذٰلِكَ فَوَائِدُ لَا تُوْجَدُ فِي الْوَحْدَةِ اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع ہون حلقہ کرکے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر الٰہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے کہ اس اجتماع مین فوائد ہین جو تنہائی مین حاصل نہین ہوتے فَاِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ اَثَرُ هٰذَا الذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَشُوْهِدَ فِيْهِ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالذِّكْرِ الْخَفِيِّ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ اِنْبِعَاثُ الشَّوْقِ وَاطْمِيْنَانُ الْقَلْبِ بِاسْمِ اللّٰهِ وَانْتِفَاءُ اَحَادِيْثِ النَّفْسِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مَا عَدَاهُ پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر ظاہر ہوا اور اسکا نور اسمین دکھائی دے تو اسکو ذکر خفی کا حکم کیا جاوے اور ذکر جلی کے اثر سے انبعاث شوق مراد ہے یعنے شوق کا ابھرنا اور نام خدا سے دل مین چین آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس کا دور ہونا اور حقتعالی کو اسکے ماسوا پر مقدم رکھنا وَمَنْ وَّاظَبَ عَلٰى ذِكْرِ اسْمِ اللّٰهِ اَنْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اَرْبَعَ الْاٰفِ مَرَّةٍ مَعَ تَقْدِيْمِ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ اَسْلَفْنَاهَا وَاسْتَمَرَّ عَلٰى ذٰلِكَ شَهْرَيْنِ اَوْ نَحْوًا

[1] کیونکہ یہ مدد اور آلہ ہے حضور مع اللہ کے حاصل کرنیکا جیسے علم صرف نحو آلہ اور مدد ہین پڑھنے عبارتون کلام اللہ اور حدیث وغیرہا کتب دینیہ کا

مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّهُ يُشَاهِدُ فِيْهِ الْاَثَرَ لَا مُحَالَةَ سَوَاءٌ كَانَ غَبِيًّا اَوْ ذَكِيًّا اور جو شخص
مواظبت کرے اسم ذات پر سہرون مین چار ہزار بار ساتھ تقدیم اُن
شرطون کے جنکو ہم اول مذکور کرچکے ہین اور دو مہینے یا مانند اسکے اس ذکر پر
مداومت کرے تو اُسمین یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا خواہ ذکی کم فہم ہو خواہ تیز فہم
وَاَمَّا الذِّكْرُ الْخَفِيُّ فَمِنْهُ اِسْمُ الذَّاتِ مَعَ اُمَّهَاتِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُهُ اَنْ يُغْمِضَ
عَيْنَيْهِ وَيَضُمَّ شَفَتَيْهِ وَيَقُوْلُ بِلِسَانِ الْقَلْبِ اَللّٰهُ سَمِيْعٌ اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ
عَلِيْمٌ كَاَنَّهُ يُخْرِجُهَا مِنْ سُرَّتِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ وَمِنْ صَدْرِهٖ اِلٰى دِمَاغِهٖ اِلَى الْعَرْشِ
ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَلِيْمٌ اَللّٰهُ بَصِيْرٌ اَللّٰهُ سَمِيْعٌ هَابِطًا عَلٰى تِلْكَ الْمَنَازِلِ كَمَا صَعِدَ
عَلَيْهَا فَهٰذِهٖ دَوْرَةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَفْعَلُ هٰكَذَا اَوْ هٰكَذَا وَمِنْ اَهْلِ هٰذَا الشَّانِ مَنْ يَزِيْدُ
اَللّٰهُ قَدِيْرٌ اور منجملہ ذکر خفی تو اسم ذات ہے اور اُن صفات کے ساتھ جو اصول
ہین اور طریقہ اُسکا یہ ہے کہ اپنی دونون آنکھون اور دونون لبون کو
بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا انکو اپنی ناف سے نکالتا ہے
اپنے سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر
یون کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اُترتا ہوا ان ہی منزلون پر جیسا کہ ان پر چڑھا تھا
درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسیطرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے بعضے لوگ اللہ قدیر
کو بھی زیادہ کرتے ہین **ف** توضیح اسکی یون ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک پہونچے
اپنے تصور مین پھر اللہ بصیر کہکر سینے سے دماغ تک پہونچے پھر وہانسے اللہ علیم کہکر عرش
تک پہونچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اُترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا
عرش سے دماغ پر ٹھہرے اور اللہ بصیر کہکر دماغ سے سینہ تک ٹھہرے پھر اللہ سمیع کہتے ہوئے

ناف تک ٹھہر جاوی اسی طرح ہر بار کرتا رہی اور اگر اللہ قدیر کو زیادہ کری تو تیسری بار آسمان تک پہونچی اور چوتھی بار عرش تک وَمِنْهُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ وَصِفَتُهُ اِمَّا كَذِكْرِنَا فِي الْجَهْرِ وَاِمَّا بِاَنْ يَكُوْنَ مُتَيَقِّظًا مُطَّلِعًا عَلٰى اَنْفَاسِهٖ فَاِذَا اَخْرَجَ النَّفْسَ بِطَبِيْعَتِهٖ مِنْ غَيْرِ قَصْدِهٖ وَاِرَادَتِهٖ قَالَ مَعَ خُرُوْجِهٖ لَا اِلٰهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَاِذَا دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُوْلِهٖ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ الْاَكَابِرُ وَهٰذَا پَاسِ اَنْفَاسٍ وَلَهٗ اَثَرٌ عَظِيْمٌ فِيْ نَفْيِ الْخَوَاطِرِ وَزَوَالِ حَدِيْثِ النَّفْسِ اور منجملہ ذکر خفی نفی اور اثبات ہی اور طریقہ اُسکا یا اُس طرح ہی جو ذکر جلی مین مذکور ہوچکا یا اسطرح پر ہی کہ ذاکر بیدار اور ہوشیار ہوجاوی اپنی دمون پر آگاہ رہی پھر جب دم باہر نکلی خود بخود بدون اپنی ارادی اور قصد کی تو اُسکی باہر ہونی کی ساتھ ہی دل کی زبان سی کہی لا اِلٰہ پھر جب سانس اندر کو جاوی خود بخود تو اندر جانی کی ساتھ ہی اِلّا اللہ کہی طریقت کی بزرگون نی کہا ہی کہ اس ذکر کا نام پاس انفاس ہی اور اسکا بڑا اثر ہی نفی خطرات اور وسواس کی دور ہونی مین چنانچہ کسی عارف نی فرمایا ہی **شعر** اگر تو پاس داری پاس انفاس ٭ بسلطانی رسانندت ازین پاس **شعر** تا بجاروب لا نروبی راہ ٭ نرسی در مقام اِلّا اللہ ٭

رباعی در ذات مقدست کسی را رہ نیست ٭ وز عین جلال ہیچکس آگہ نیست ٭ سرمایۂ رہروان کہ راہش طلبند ٭ جز گفتن لا اِلٰہ اِلّا اللہ نیست فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ ذِكْرِ الْخَفِيِّ وَشُوْهِدَ فِي الطَّالِبِ نُوْرُهٗ اُمِرَ بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُرَادُ مِنْ هٰذَا الْاَثَرِ الشَّوْقُ وَغَلَبَةُ الْحُبِّ وَانْصِرَافُ عِنَانِ عَزِيْمَتِهٖ اِلَى الْفِكْرِ وَاِيْثَارُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاجْتِمَاعُ الْهِمَّةِ عَلٰى طَلَبِهٖ وَوِجْدَانُ الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوْتِ وَالنُّفْرَةِ عَنِ الْكَلَامِ وَالْاِشْتِغَالُ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى پھر جب ذکر خفی کا اثر ظاہر ہو اور طالب مین اسکا نور معلوم ہو تو اُسکو مراقبہ کرنیکا امر کیا جاوی

اور ذکر خفی کے اثر سے شوق مراد ہے اور غالب ہونا محبت الٰہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا فکر کی جانب اور تقدیم اللہ عز وجل کی اور ہمت کا جم جانا اسی کی طلب پر اور حلاوت پانا جیسے رہتی ہیں اور گفتگو اور اشغال امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا وَاَمَّا الْمُرَاقَبَۃُ فَھِیَ عِنْدَھُمْ عَلٰی اَنْوَاعٍ کَثِیْرَۃٍ یَجْمَعُھَا اَمْرٌ وَھُوَ اَنْ یَتَلَفَّظَ بِاٰیَۃٍ اَوْ کَلِمَۃٍ بِاللِّسَانِ اَوْ یَتَخَیَّلَھَا فِی الْجِنَانِ وَیَفْھَمَ مَعْنَاھَا فَھْمًا جَیِّدًا ثُمَّ یَتَصَوَّرَ کَیْفَ ھٰذَا الْمَعْنٰی وَمَا صُوْرَۃُ تَحَقُّقِہٖ ثُمَّ یَجْمَعَ الْخَاطِرَ عَلٰی تِلْکَ الصُّوْرَۃِ بِحَیْثُ لَا یَخْطُرُ خَطْرَۃً سِوَاھَا حَتّٰی یَتَحَقَّقَ الْاِسْتِغْرَاقُ فِیْھَا وَنَوْعُ ذُھُوْلٍ عَمَّا سِوَاھَا اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے نزدیک بہت اقسام پر ہے اور جامع ان اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے کہے یا اسکا دل میں خیال کرے اور اسکے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے کہ یہ مدعا کیونکر ہے اور اسکی تحقیق اور ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صورت پر خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوا اسکے کوئی خطرہ نہ آوے یہانتک کہ اسمیں استغراق متحقق ہو اور ایک طرح کی ربودگی اور غفلت اسکے ماسوا سے حاصل ہو مترجم کہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لفظ کے مفہوم میں اسطرح ڈوب جانا کہ سوا اسکے کوئی چیز دھیان میں نہ رہے اسکو مراقبہ کہتے ہیں وَالْاَصْلُ فِیْھَا قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اسکو نہ دیکھے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھکو دیکھتا ہے فَیَتَلَفَّظُ السَّالِکُ اَللّٰہُ حَاضِرِیْ اَللّٰہُ نَاظِرِیْ اَللّٰہُ مَعِیْ اَوْ یَتَخَیَّلُ فِی الْجِنَانِ ثُمَّ یَتَصَوَّرُ حُضُوْرَہٗ تَعَالٰی وَنَظْرَہٗ وَمَعِیَّتَہٗ تَصَوُّرًا

جَمِیْلًا مُسْتَقِیْمًا مَعَ تَنْزِیْهِهٖ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ حَتّٰی یَسْتَغْرِقَ فِیْ هٰذَا التَّصَوُّرِ تو اپنی زبان
سے کہے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی یا اسکو دل مین خیال کرے بدون
تلفظ کے پھر اللہ تعالی کی حضوری اور نظر اور اُسکی معیت یعنی ساتھ ہونے کو
خوب مضبوط تصور کرے باوجود پاک ہونے اُس ذات مقدس کے جہت اور
مکان سے یہانتک کہ تصور کو جماوے کہ اُس مین ڈوب جاوے اَوْ یَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعَكُمْ
اَیْنَمَا كُنْتُمْ وَیَتَصَوَّرُ مَعِیَّتَهٗ قَائِمًا وَقَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا فِی الْخَلْوَةِ وَالْجَلْوَةِ وَالشُّغْلِ وَالدَّاعَةِ
یا اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالی تمھارے ساتھ ہے جہان
کہین کہ تم ہو اور اُسکے ساتھ ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے تنہائی
اور لوگون کی ملاقات مین اور مشغولی اور بیکاری مین اَوْ یَتَلَفَّظُ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ
اللّٰهِ اَوْ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی اَوْ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اَوْ وَاللّٰهُ بِكُلِّ
شَیْءٍ مُّحِیْطٌ اَوْ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ اَوْ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ فَهٰذِهٖ
مُرَاقَبَاتٌ مُفِیْدَةٌ لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یا یہ آیت پڑھے کہ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ
اللّٰهِ یعنی جدھر تم متوجہ ہو تو وہان اللہ کی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے اَلَمْ یَعْلَمْ
بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی یعنی انسان نہین جانتا کہ اللہ اُسکو دیکھتا ہے یا اس آیت کو مراقبہ
کرے نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ یعنی ہم قریب تر ہین انسان کی رگ
گردن سے یا اس آیت کا تصور کرے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو
گھیرے ہوئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ
یعنے البتہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجھ کو ہدایت کریگا
اس آیت کا مراقبہ کرے هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالی

اول ہے اُس سے پہلے کوئی چیز نہین آخر ہے جو بعد فناء عالم باقی رہیگا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات کے کہ اُسکی حقیقت کو کوئی نہین سمجھ سکتا سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل متعلق ہونے کے واسطے مفید ہین وَاَمَّا الْمُفِیْدُ لِقَطْعِ الْعَلَائِقِ وَالتَّجَرُّدِ التَّامِّ وَالسُّکْرِ وَالْمَحْوِ فَهِیَ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ۝ وَصِفَتُهٗ اَنْ یَّتَصَوَّرَ نَفْسَهٗ قَدْ مَاتَ وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوْهُ الرِّیَاحُ وَالسَّمَاءُ قَدِ انْشَقَّتْ وَکُلُّ شَیْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْکِیْبُهٗ وَهَیْئَتُهٗ وَیَتَصَوَّرُ اللّٰهَ بَاقِیًا مَوْجُوْدًا فَیَبْقٰی عَلٰی هٰذَا التَّصَوُّرِ مَلِیًّا فَاِنَّهٗ یُفِیْدُ الْمَحْوَ اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پوری مجرد ہوجانے اور بیہوشی اور فنا کے لیے مفید ہے وہ مراقبہ اس آیت کا ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا ہے اور باقی رہیگی تیرے رب کی ذات جو بڑائی اور بزرگی والا ہے اور اُسکے مراقبے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کرے کہ مرگیا اور ایسی راکھ ہوگیا جسکو ہوائین اڑاتی ہین اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور ہر چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور نابودی کو مفید ہوگا **ف** ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم مین امیر المومنین علی مرتضیٰ سے مروی ہے کہ مجھسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ وَاذْکُرْ بِالْهُدٰی هِدَایَتَكَ الطَّرِیْقَ وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ یعنی اے علی کہہ کہ خداوندا مجھکو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے راہ کے چلنے کو اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم[۱۲] نے امیر المومنین رض سے ادا ولیا کو وہ طریقہ سکھایا جس کے

بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہونچ جاوے تو اسکو یاد رکھنا چاہیے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وکذالک اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِی تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلَاقِیْکُمْ وَاَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْکُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ اور اسی طریقہ مذکورہ سے اس آیت کا مراقبہ نہیں کا باعث ہے اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ آخر آیت تک یعنی مقرر جس موت سے کہ تم بھاگتی ہو وہ تمکو ملنے والی ہے جہان کہین کہ تم ہو گے موت تمکو پالیوے گی اگرچہ تم اونچے یا مضبوط برجون مین ہو فَاِذَا ظَهَرَ اَثَرُ الْمُرَاقَبَۃِ فِی الطَّالِبِ وَشُهُوْدِ نُوْرِهٖ اُمِرَ بِالتَّوْحِیْدِ الْاَفْعَالِیْ پھر جب اثر مراقبہ کا طالب مین ظاہر ہوا اور اُسکا نور مشاہدہ ہو تو اُسکو توحید افعالی کا امر کیا جاوے **ف** توحید افعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم مین ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے نہ زید اور عمرو سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا **شعر** درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست * کہ زیدم بیازرد و عمروم بخست وَاعْلَمْ اَنَّ الشَّارِعَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ رَغَّبَ وَحَثَّ عَلٰی شَیْئَیْنِ عَلَی الذِّکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ مَا یَتَلَفَّظُ بِهٖ وَعَلَی الْفِکْرِ وَالْمُرَادُ مِنْهُ الْمُرَاقَبَۃُ اور جان رکھا اے مخاطب کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب اور آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسری فکر پر اور مراد اُس سے مراقبہ ہے قَالَ بَعْضُ الْمَشَائِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِکَشْفِ الْوَقَائِعِ الْاٰتِیَۃِ عَلٰی مَا هِیَ عَلَیْهِ اَنْ یَّعْتَکِفَ الطَّالِبُ فِیْ خَلْوَۃٍ وَّیَغْتَسِلَ وَیَلْبَسَ اَحْسَنَ لِبَاسِهٖ وَیَتَطَیَّبَ وَیَجْلِسَ عَلَی السَّجَّادَۃِ وَیَضَعَ مُصْحَفًا مَّفْتُوْحًا عَلٰی یَمِیْنِهٖ وَمُصْحَفًا مَّفْتُوْحًا عَلٰی یَسَارِهٖ وَمُصْحَفًا کَذٰلِکَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَمُصْحَفًا کَذٰلِکَ خَلْفَهٗ ثُمَّ

يَدْعُوا اللهَ اَنْ يَّكْشِفَ عَلَيْهِ الْوَاقِعَةَ الْفُلَانِيَّةَ يَجْهَدُ هِمَّتَهٗ ثُمَّ يَشْرَعُ فِيْ اِسْمِ الذَّاتِ
مِنْ غَيْرِ غَمْضِ الْعَيْنِ فَيَضْرِبُ مَرَّةً فِي الْمُصْحَفِ الْاَيْمَنِ وَمَرَّةً فِي الْاَيْسَرِ وَمَرَّةً خَلْفَهٗ
وَمَرَّةً بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَجِدَ فِيْ نَفْسِهٖ اِنْشِرَاحًا وَنُوْرًا وَيُوَاظِبُ عَلٰى ذٰلِكَ سَبْعَةَ
اَيَّامٍ وَنَحْوَهَا مَعَ الْخَلْوَةِ فَاِنَّهٗ يُكْشَفُ عَلَيْهِ الْبَتَّةَ قُلْتُ هٰذَا مَا قِيْلَ وَفِيْ تَلْبِيْ مِنْهُ
شَيْءٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ اِسَاءَةِ الْاَدَبِ بِالْمُصْحَفِ بعضی مشائخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے
وقائع آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت مین اعتکاف
کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس پہنے اور خوشبو لگادے اور مصلّے پر بیٹھے
اور رکھلا ایک مصحف اپنے داہنے رکھے اور رکھلا ایک مصحف اپنے بائین رکھے اور
اسی طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے
پھر حق تعالیٰ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلانے واقعے کو اُسپر ظاہر کردے
پھر اسم ذات کو ذکر مین شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے تو ایک بار دا ہنے
مصحف پر ضرب لگاوے اور ایکبار بائین پر اور ایکبار پیچھے اور ایکبار آگے ضرب
لگاوے یہانتک کہ اپنے دل مین کشایش اور نور کو پاوے اور سات دن مانند
اسکے اس پر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اُسپر کشف حال ہوگا مین کہتا ہون
کہ ایسا کچھ کہا ہے کہنے والون نے اور میرے دل مین اس سے کچھ تردد ہے اسواسطے
کہ اس مین بے ادبی ہے مصحف مجید کے ساتھ وَالَّذِيْ اخْتَارَهٗ سَيِّدِيْ الْوَالِدُ فِيْ
هٰذَا الْبَابِ اَنْ يَّذْكُرَ اللهَ تَعَالٰى بِهٰذِهِ الْاَسْمَاءِ يَا عَلِيْمُ يَا مُبِيْنُ يَا خَبِيْرُ مَعَ
مُرَاعَاتِ الشُّرُوْطِ الْمَذْكُوْرَةِ اِمَّا كَمَا وَصَفْنَا فِي الذِّكْرِ بِضَرْبَةٍ وَاحِدَةٍ
اَوْ بِثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ وَاللهُ اَعْلَمُ اور کشف واقعہ آیندہ مین جو

ف صحیح فرمایا حضرت رحمہ مصنف نے اور کیا حاجت ہے اسکی مقصود اصلی تو استخارہ مسنونہ مین بھی حاصل ہوا ہے ۱۲ ق

طریقہ ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کا ذکر کرے ان اسمائے حسنہ
سے یا علیم یا مبین یا خبیر شروط مذکور کی مراعات کے ساتھ یا اُس طرح جیسا ہم نے
ذکر یک ضربی میں بیان کیا ہے یا اُس طرح جیسا ذکر سہ ضربی میں واللہ اعلم ف
مولانا نے فرمایا شرط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصلے پر
بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کے مراد ہے وَقَالُوْا اِسْمًا جَرَّبْنَا لِكَشْفِ الْاَرْوَاحِ بِهٰذِهِ
الشُّرُوْطِ الْمَذْكُوْرَةِ اَنْ يَضْرِبَ فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ سُبُّوْحٌ وَفِي الْاَيْسَرِ قُدُّوْسٌ
وَفِي السَّمَاءِ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَفِي الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ اور مشائخ قادریہ نے کہا ہے کہ جو
طریقہ کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہے شروط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہے کہ داہنے
طرف سبوح کی ضرب لگاوے اور بائیں طرف قدوس کی اور آسمان میں رب الملائکۃ
کی ضرب لگاوے اور دل میں والروح کی وَلِتَحْصِيْلِ الْاُمُوْرِ الْمُهِمَّةِ الصَّعْبَةِ بِهٰذِهِ
الشُّرُوْطِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ يَضْرِبَ فِي الْاَيْمَنِ يَا حَيُّ وَفِي الْاَيْسَرِ يَا وَهَّابُ
يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَلْفَ مَرَّةٍ اور امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے اُن ہی شروط
مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جسقدر اُسکے واسطے مقدر ہو پھر داہنی
طرف یا حی کی ضرب لگاوے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسی طرح ہزار بار کرے
وَلِانْشِرَاحِ الْخَاطِرِ وَدَفْعِ الْبَلَاءِ اَنْ يَّضْرِبَ اللّٰهَ فِي الْقَلْبِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كَمَا
وَصَفْنَاهُ فِي النَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَالْحَيُّ فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ وَالْقَيُّوْمُ فِي الْاَيْسَرِ اور
انشراح خاطر اور دور کرنے بلاؤں کا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگاوے
اور لا الٰہ الا ہو کی اسطرح ضرب لگاوے جیسا ہمنے نفی اور اثبات میں بیان
کیا اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگاوے

وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّدْعُوَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ بِشِفَاءِ مَرِیْضٍ اَوْ دَفْعِ جُوْعٍ وَّتَوْسِیْعِ الرِّزْقِ اَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ فَلْیَطْلُبِ الْاِسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِهٖ فِی الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی فَلْیَذْکُرْ بِذٰلِكَ الْاِسْمِ بِضَرْبَتَیْنِ اَوْ ثَلٰثِ ضَرَبَاتٍ اَوْ اَرْبَعٍ فَیَقُوْلُ یَا شَافِیْ اَوْ یَا صَمَدُ اَوْ یَا رَزَّاقُ اَوْ یَا مُذِلُّ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَحْکَمُ اور جب اللہ عز وجل سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو چاہیے کوئی اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کے اسماے حسنیٰ سے طلب کرے سو اُس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یون کہے شفاء بیمار مین یا شافی یا دفع گرسنگی مین یا صمد یا کشائش رزق مین یا رزاق یا دفع دشمن مین یا مذل آور سوا اسکے اور اسماے الٰہی کو موافق اپنے مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ اعلم واحکم

فصل پانچوین

فِیْ اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِشْتِیَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِیْقَةِ خُوَاجَه مُعِیْنُ الدِّیْنِ حَسَنِ الْجِشْتِیِّ وَجِشْتُ قَرْیَةُ شُیُوْخِهٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ

یہ فصل ہے مشایخ چشتیہ کے اشغال مین اور وہ امام طریقہ خواجہ معین الدین حسن چشتی کے مریدین اور چشت خواجہ معین الدین کے پیرون کے گانون کا نام ہے خدا راضی رہے اُنسے اور اُنکے سب پیرون سے مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیا مین ہین اُنکے ہاتھ پر ہزارون کفار ہنود مسلمان ہوگئے منقول ہے کہ جب خواجہ کا انتقال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہوگیا

بے اللہِ مَاتَ فِیْ حُبِّ اللہِ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت مین مرگیا وَقَالُوْا جَاءَ
عَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللہِ دُلَّنِیْ عَلٰی اَقْرَبِ الطُّرُقِ
اللہِ وَ اَفْضَلِہَا عِنْدَ اللہِ وَ اَسْہَلِہَا لِعِبَادِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ
ہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ بِمُلَازَمَۃِ الذِّکْرِ فِی الْخَلْوَۃِ فَقَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ کَیْفَ
کُرُ یَا رَسُوْلَ اللہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَمِّضْ عَیْنَیْکَ
سْمَعْ مِنِّیْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَالنَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ثَلٰثَ
اتٍ وَعَلِیٌّ یَسْمَعُ ثُمَّ قَالَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَالنَّبِیُّ
لَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْمَعُ ثُمَّ لَقَّنَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہٗ الْحَسَنَ الْبَصَرِیَّ
ھٰکَذَا حَتّٰی وَصَلَ اِلَیْنَا وَھٰذَا الْحَدِیْثُ اِنَّمَا وَجَدْنَاہُ عِنْدَ ھٰؤُلَآءِ الْمَشَآئِخِ وَ
لی قوانین اَھْلِ الْحَدِیْثِ فِیْہِ بَحْثٌ طَوِیْلٌ اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علی
لی مرتضی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ مجھکو راہ بتائیے جو سب راہوں سے
یادہ تر قریب ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اسکے بندون پر
سان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اپنے اوپر لازم کر لے مداومت
ذکر کی خلوت مین سو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کرون یا رسول اللہ فرمایا
کہ اپنی آنکھون کو بند کر اور مجھسے سن تین بار سو آنحضرت نے تین بار فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
اور علی مرتضی سنتے تھے پھر علی مرتضی نے تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا اور آنحضرت اُسکو
سنتے تھے پھر علی مرتضی نے یہ طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح درجہ بدرجہ
مرشد مرشد ہم تک پہونچا مصنف نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہمنے فقط ان مشائخ چشتیہ
کے پاس پایا اور اہل حدیث کے قوانین پر تو اسمین طویل بحث ہے **ف** مولانا نے فرمایا

بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب ہے اور بہ شدت منقطع ہے
اسواسطے کہ ملاقات حسن بصری رضی کی علی مرتضیٰ سے باعتبار تاریخ کے ثابت نہین اور
رکاکت الفاظ اسپر علاوہ ہے مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسماء الرجال سے اتصال
اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیا کی حیثیت رضی اللہ عنہم کے ساتھ حسن ظن لے کر مقتضی
ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہہ انقطاع ساقط نہ کیجیے اسواسطے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رح
اور امام مالک رح کے نزدیک بشرط عدالت رُوات حدیث مرسل بھی حجت ہے واللہ اعلم
فَاِذَا اَرَادَ الشَّیْخُ اَنْ یُّلَقِّنَ تِلْمِیْذَهٗ اَمَرَهٗ اَنْ یَّصُوْمَ یَوْمًا فَاِنْ کَانَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ
فَهُوَ اَوْلٰی ثُمَّ یَاْمُرُهٗ بِالْاِسْتِغْفَارِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَّالصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ عَشْرَ مَرَّاتٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِهٖ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاجْتَهِدْ اَنْ لَّا یَاْتِیَ عَلَیْکَ زَمَانٌ اِلَّا وَاَنْتَ ذَاکِرٌ وَّاعْلَمْ
اَنَّ قَلْبَکَ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ ثَدْیِکَ الْاَیْسَرِ بِاِصْبَعَیْنِ عَلٰی صُوْرَةِ زَهْرِ الصَّنَوْبَرِ وَلَهٗ
بَابَانِ بَابٌ فَوْقَانِیٌّ وَّبَابٌ تَحْتَانِیٌّ یعنی جب مرشد ارادہ کرے اپنے مرید کی تلقین کرنیکا
تو اُسکو امر کرے روزہ رکھنے کا سواگر پنجشنبہ کے دن ہو تو بہتر ہے پھر اُس شخص سے
امر کرے دس بار استغفار کرنیکو اور دس بار درود پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالی
فرماتا ہے اپنی مضبوط کتاب مین فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ یعنے
اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو تو اسپر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر کے
تجھکو نہ گذرے اور معلوم کر اے طالب کہ تیرا دل رکھا ہے تیری بائین چھاتی کے نیچے
دو انگل پر بصورت شگوفہ چلغوزہ کے اور اُسکے دو دروازے ہین ایک دروازہ
اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا ف مصنف رح نے حاشیے مین فرمایا کہ باب فوقانی سے

ل کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوزہ چیڑ کے درخت کو کہتے ہین اوزہی درخت صنوبر اور بعضون نے صنوبر درخت سرو ناز دوی ہے ۱۲

وہ مراد ہی جو جسم سی ملا ہی اور باب تحتانی سی وہ مراد ہی جو روح سی متصل ہے
اما الباب الفوقانی ففتحه بالذکر الجلی فاما التحتانی ففتحه بالذکر الخفی دل کی
اوپر کی دروازہ کی کشایش تو ذکر جلی سی ہوتی ہی اور نیچی کی دروازہ کی کشادگی
ذکر خفی سی ہوتی ہی فاذا اردت الذکر الجلی فاجلس متربعا وخذ العرق الذی
یسمی کیماس بابهام قدمک الیمنی والتی تلیها وسمعت سیدی الوالد قدس
سره یقول هو عرق فی بطن الرکبة یهبط من جانب الفخذ واخذه بهذه الکیفیة
ینفی الخواطر ویجمع الهمة ویسخن القلب تسخینا عجیبا جب تو ذکر جلی کا ارادہ
کری تو چار زانو بیٹھ اور پکڑ اس رگ کو جسکا کیماس نام ہی اپنی داہنی پانون کی انگوٹھی
اور بیچ کی انگلی کو داب کر اور میں نی اپنی والد مرشد قدس سرہ سی سنا کہتی تھی کہ
کیماس وہ رگ ہی زانو کی تلی ران کی جانب سی اتری ہی اور اسکا اسطرح سی
پکڑنا نفی وساوس اور جمعیت ہمت کو مفید اور دل کو گرم کر دیتا ہی عجیب گرمی کی
ساتھ واجلس جلسة الصلوة مستقبل القبلة باجتماع العزیمة ثم قل لا اله
الا الله بالشد والمد واخراج القوة من داخل القلب واخرج لفظة لا من
السرة وامددها الی المنکب الایمن ولفظة اله من ام الدماغ تشبیها بذلک
انک اخرجت حب من سوی الله تعالی من باطنک والقیته خلفک ونفسک
لنشا آخر فاضرب الا الله فی القلب بالشدة والقوة اور بطرق مذکور بیٹھ
یا بطور نشست نماز کی روبقبلہ حضور دل سی ہمت کو جمع کر کی پھر کہہ لا اله الا الله
سختی اور کشیدگی کی ساتھ اور قوت کو دل کی اندر سی نکال کر اور لفظ لا کا
ناف سی نکال اور اسکو کھینچ داہنی مونڈھی تک اور لفظ اله کا دماغ کی

جھٹکے سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے نکالا اور
اسکو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈالا پھر دوسرا دم لے سوا اِلَّا اللّٰہُ کو دل مین سختی اور قوت
کے ساتھ ضرب کرے وَيُلَاحِظُ الْمُبْتَدِي نَفْيَ الْمَعْبُودِيَّةِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمُتَوَسِّطُ
نَفْيَ الْمَقْصُودِيَّةِ وَالْمُنْتَهِي نَفْيَ الْوُجُودِ اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی ملاحظہ کرے
نفی معبودیت کا غیر خدا سے اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منتہی نفی وجود کا وَالشَّرْطُ
الْاَعْظَمُ فِي هٰذَا الذِّكْرِ جَمْعُ الْهِمَّةِ وَفَهْمُ الْمَعْنٰى وَيَنْبَغِي لِصَاحِبِ الذِّكْرِ الْجَلِيِّ اَنْ
لَا يُقَلِّلَ الطَّعَامَ جِدًّا بَلْ يَكْفِيهِ اَنْ تَخْلُوَ رُبُعَ الْمَعِدَةِ وَيَنْبَغِي اَنْ يَاكُلَ شَيْئًا
مِنَ الدَّسَمِ لِئَلَّا يَتَشَوَّشَ دِمَاغُهٗ اور شرط اعظم اس ذکر مین ہمت کا جمع کرنا اور معنی
کا بوجھنا ہے اور ذکر جلی کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہایت کم نہ کرے بلکہ اسکو
کافی ہے کہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ چکنائی کھایا کرے تاکہ
اسکا دماغ نہ پریشان ہو خشکی کے سبب سے وَاِذَا اَرَدْتَ پَاسَ اَنْفَاسٍ فَكُنْ
مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا عَلٰى اَنْفَاسِكَ فَلَمَّا خَرَجَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ خُرُوجِهٖ لَا اِلٰهَ كَاَنَّكَ
تُخْرِجُ مَحَبَّةَ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى اللّٰهِ مِنْ بَاطِنِكَ وَاِذَا دَخَلَ النَّفَسُ فَقُلْ مَعَ دُخُولِهٖ
اِلَّا اللّٰهُ كَاَنَّكَ تُدْخِلُ وَتُثْبِتُ مَحَبَّةَ اللّٰهِ فِي قَلْبِكَ اور جبکہ تو اے سالک پاس
انفاس کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دمون پر واقف ہو جا پھر جب دم باہر
کو نکلے تو اسکے نکلنے کے ساتھ لَا اِلٰہَ کہہ گویا ہر چیز کی محبت تو سوائے خدا کی اپنے باطن
سے نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آوے تو اسکے داخل ہونے کے ساتھ
اِلَّا اللّٰہُ کہہ گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت الٰہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل مین
قَالُوا وَالرُّكْنُ الْاَعْظَمُ رَبْطُ الْقَلْبِ بِالشَّيْخِ عَلٰى وَصْفِ الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيمِ وَمُلَاحَظَةِ

صُورَتِهٖ قُلْتُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی مَظَاهِرَ كَثِيْرَةً فَمَا مِنْ عَابِدٍ غَبِيًّا كَانَ اَوْ ذَكِيًّا اِلَّا وَقَدْ ظَهَرَ بِحِذَائِهٖ صَارَ مَعْبُوْدًا لَهٗ فِيْ مَرْتَبَتِهٖ وَلِهٰذَا السِّرِّ نَزَلَ الشَّرْعُ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَالْاِسْتِوَاءِ عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قِبْلَتِهٖ وَسَاَلَ جَارِيَةً سَوْدَاءَ فَقَالَ اَيْنَ اللّٰهُ فَاَشَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَسَاَلَهَا مَنْ اَنَا فَاَشَارَتْ بِاِصْبَعِهَا تَعْنِي اللّٰهَ اَرْسَلَكَ فَقَالَ هِيَ مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَتَوَجَّهَ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ وَلَا تَرْبُطَ قَلْبَكَ اِلَّا بِهٖ وَلَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْعَرْشِ وَتَصَوُّرِ النُّوْرِ الَّذِيْ وَضَعَهٗ عَلَيْهِ وَهُوَ اَزْهَرُ اللَّوْنِ كَمِثْلِ لَوْنِ الْقَمَرِ اَوْ بِالتَّوَجُّهِ اِلَى الْقِبْلَةِ كَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ كَالْاَمَةِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہی کہ رکن اعظم دل کا لگانا اور گانٹھنا ہی مرشد کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر اور اُسکی صورت کا ملاحظہ کرنا مین کہتا ہون حقتعالی کے مظاہر کثیرہ ہین سو نہین کوئی عابد غبی ہو یا ذکی مگر کہ اُسکے مقابل ظاہر ہو کر اُسکا معبود ہو گیا ہی بحسب مرتبہ اُسکے اور اِسی بھید کے سبب سے روبقبلہ ہونا اور استوا علی العرش کا شرع مین نازل ہوا ہی اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اسواسطے کہ اللہ تعالی ہے اُسکے درمیان اور اُسکے قبلہ کے درمیان مین اور آنحضرت نے ایک کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا کہ اللہ کہان ہے لونڈی نے آسمان کی طرف اشارہ کیا پھر حضرت نے اُس سے پوچھا کہ مین کون ہون تو اُسنے اپنی اُنگلی سے اشارہ کیا مراد اُس کی یہ کہ خدا نے تجھ کو بھیجا ہی پس فرمایا آپ نے

کہ یہ ایمان دار ہے تو اے سالک تجھے کچھ مضائقہ نہین اسمین کہ تو متوجہ نہ ہو مگر
اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل لگا دے مگر اُسی سے اگرچہ ہو عرش کی طرف
متوجہ ہوکر اور اُس نور کا تصور کرکے جسکو حقتعالی نے عرش پر رکھا ہے اور وہ
نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے مانند یا قبلے کی طرف متوجہ ہوکر چنانچہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُسکی طرف اشارہ کیا ہے تو یہ اس حدیث کا گویا مراقبہ ہوگا واللہ اعلم ف
مصنف رح نے حاشیے مین فرمایا کہ حق تعالی کی عالم مثال مین تجلی ہے تو ہر شخص اپنی استعداد
کے مناسب اُسکو ادراک کرتا ہے مترجم کہتا ہے تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ
مین مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مختصر لائق اُسکی تفصیل کے نہین فَاِذَا تَنَوَّرَ الطَّالِبُ
بِنُوْرِ الذِّكْرِ اَمَرَهٗ بِالْمُرَاقَبَةِ وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِنَ الرَّقِيْبِ سُمِّيَتْ بِهٰذَا الْاِسْمِ لِاَنَّ
الطَّالِبَ يُرَاقِبُ قَلْبَهٗ اَوْ يُرَاقِبُ اللّٰهَ كَمَا اَنَّ اللّٰهَ يُرَاقِبُهٗ فَيَقُوْلُ بِلِسَانِهٖ
اَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهٖ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ شَاهِدِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ اَوْ اَلَا اِنَّهٗ
بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ اَوْ كَاَنَّهٗ حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تُشَاهِدُهٗ پھر جب طالب
رنگین ہوجاوے ذکر کے نور سے تو مرشد اُسکو مراقبہ کرنے کا امر کرے اور مراقبہ رقیب
یعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہے اسکا نام مراقبہ اسواسطے رکھا گیا کہ سالک
بعضے مراقبات مین اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا بعضے مراقبات مین
اللہ تعالی کا مراقب ہوتا ہے جیسا اللہ اُسکی حفاظت کرتا ہے تو مراقبہ کرنے کے وقت
زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی
یا اسکا مراقبہ کرے اَلَا اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی آگاہ ہوجا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہے یا اسکا
مراقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان مین اور تو اسکو مشاہدہ

له
مراد
حدیث
سے
یہی
حاشیہ
جو بھی
اوپر
گذری
اِذَا
معنی
احکام
فلا
یشبہ
قیل
وجہہ
الحمد

کرتا ہے قَالَ الْمَشَائِخُ مَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِي الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ يَلْزَمُهٗ مُرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامُ الصِّيَامِ وَدَوَامُ الْقِيَامِ وَتَقْلِيْلُ الْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالْمَنَامِ وَالصُّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ وَالْمُوَاظَبَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ فِي حَالَاتِ الْيَقْظَةِ وَعِنْدَ الْمَنَامِ وَرَبْطُ الْقَلْبِ مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَتَرْكُ الْغَفْلَةِ دَائِمًا حَتّٰى تَكُوْنَ عِنْدَهٗ مِنَ الْحَرَامِ فَاِذَا دَخَلَ فِي الْحُجْرَةِ بِرِجْلِهِ الْيُمْنٰى تَعَوَّذَ وَسَمّٰى وَقَرَأَ سُوْرَةَ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِذَا اَدْخَلَ الرِّجْلَ الْيُسْرٰى قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ كُنْ لِيْ كَمَا كُنْتَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَارْزُقْنِيْ مَحَبَّتَكَ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَاشْغَلْنِيْ بِجَمَالِكَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُخْلِصِيْنَ اَللّٰهُمَّ امْحُ نَفْسِيْ بِجَذَبَاتِ ذَاتِكَ يَا اَنِيْسَ مَنْ لَا اَنِيْسَ لَهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ مشائخ چشتیہ نے فرمایا جو چلہ مین داخل ہونی کا ارادہ کرے اُسکو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ باوضو رہنا جاگنے اور سونے کے حالات مین اور مرشد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہانتک کہ اُسکے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہوجائے پھر جب حجرے مین داہنا پانون داخل کرے تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہے اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو تین بار پڑھے اور جب بایان پانون داخل کرے تو اللّٰہم سے آخر تک دعا کرے یعنی خدا وندا تو میرا کارساز ہے دنیا اور آخرت مین میرا مددگار رہو جیسا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کارساز تھا اور مجھکو اپنی محبت دے الٰہی مجھکو اپنی حب نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ مشغول کر لے اور مجھکو عباد مخلصین مین کر ڈال الٰہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات کی کششون سے اے انیس اُسکے جسکا کوئی

انیس نہین ای رب مجھکو نہ چھوڑیو تنہا اور تو بہتر وارثین سی ہی فیقوم علی المصلّی
ویقول انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین
احدی و عشرین مرۃ ثم یرکع رکعتین فی الاولی اٰیۃ الکرسی وفی الثانیۃ
اٰمن الرسول ثم یسجد سجدۃ طویلۃ ویجتہد فی الدعاء ثم یقول یا فتاح
خمس مائۃ مرۃ ثم یشتغل بالاذکار التی ذکرناہا پھر مصلی پر کھڑا ہووے اور انی
وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین
کو اکیس بار پڑھی یعنی مین نے اپنا منہ متوجہ کیا یکسو ہوکر اُسکی طرف جسنے آسمانون اور زمین کو
پیدا کیا اور مین مشرکین مین داخل نہین پھر دو رکعت پڑھی پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی پڑھے
اور دوسری رکعت مین اٰمن الرسول پھر لمبا سجدہ کری اور دعا مین خوب
کوشش کری پھر پانسو بار یا فتاح کہی پھر اُن اذکار مین مشغول ہو جنکو ہم ذکر
کرچکے یعنی ذکر جلی اور پاس انفاس اور مراقبات وقالوا اذا دخل المقبرۃ
قرأ سورۃ انا فتحنا فی رکعتین ثم یجلس مستقبلا الی المیت مستدبر
الکعبۃ فیقرأ سورۃ الملک ویکبر ویہلل ویقرأ سورۃ الفاتحۃ
احدی عشر مرۃ ثم یقرب من المیت فیقول یا رب یا رب احدی و
عشرین مرۃ ثم یقول یا روح یضربہ فی السماء ویا روح الروح یضربہ
فی القلب حتی یجد انشراحا ونورا ثم ینتظر لما یفیض من صاحب القبر
علی قلبہ اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ جب قبرستان مین داخل ہو تو سورہ
انا فتحنا دو رکعت مین پڑھے پھر میت کی طرف سامنے ہوکر کعبہ معظمہ
کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ ملک پڑھے اور اللہ اکبر اور

لا الہ الا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے پھر میت سے قریب ہو جاوے
پھر کہے یارب یارب اکیس بار پھر کہے یا روح اور اُسکو آسمان مین ضرب کرے
اور یا روح الروح کی دل مین ضرب کرے یہانتک کہ کشایش اور نور پاوے
پھر منتظر رہے اُسکا جسکا فیضان صاحب قبر سے ہو سکے دل پر وللچشتیۃ صلوٰۃ تسمّٰی
صلوٰۃ المعکوس لم نجد من السنۃ ولا اقوال الفقہاء ما نشدّ ھا بہ فلذلک
حذفناھا والعلم عند اللہ اور چشتیون کے یہان ایک نماز ہے جسکو صلوٰۃ
المعکوس کہتے ہین ہمنے سنت مصطفویہ اور اقوال فقہا سے ایسی اصل اُسکی
نہین پائی جس سے ہم اُسکی تقویت کرین اسی واسطے ہمنے اُسکو ذکر نہ کیا اور علم اُسکے
جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے ولھم صلوٰۃ تسمّٰی صلوٰۃ کن فیکون اور
چشتیہ کے یہان ایک نماز ہے جسکو صلوٰۃ کن فیکون کہتے ہین **ف** صلوٰۃ کن فیکون
اسواسطے کہتے ہین کہ مطلب برآری مین اُسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہے قالوا من اغلقت
لہ حاجۃ صعبۃ فلیرکع کل لیلۃ من لیالی الاربعاء والخمیس والجمعۃ رکعتین
یقرأ فی الاولی الفاتحۃ مرۃ والاخلاص مائۃ مرۃ وفی الثانیۃ الفاتحۃ مائۃ
مرۃ والاخلاص مرۃ ویقول یا اللہ مرۃ ای آسان کنندۂ دشواریہا واے
روشن کنندۂ تاریکیہا مائۃ مرۃ ویستغفر اللہ مائۃ مرۃ ویصلی علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم مائۃ مرۃ ویدعو اللہ عز وجل بحضور القلب فاذا
کانت الثالثۃ فعل ھذا ثم حسر العمامۃ عن رأسہ وجعل کمّہ فی عنقہ
وبکی ودعا اللہ الی حاجتہ خمسین مرۃ فانہ لابد یستجاب لہ واللہ
اعلم مشائخ چشتیہ نے صلوٰۃ کن فیکون کے بیان مین کہا ہے کہ جسکو سخت حاجت پیش آوے تو چاہیے

کہ ہر رات کو یعنی ثلثہ یعنی چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتون مین دو رکعتین ادا کرے پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ ایکبار اور قل ھو اللہ سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین فاتحہ سو بار اور قل ھو اللہ ایک بار اور سلام کے بعد یون کہے ای آسان کنندہ دشوارہا و ای روشن کنندہ تاریکیہا سو بار اور استغفار کرے سو بار اور درود پڑھے سو بار اور حقتعالی سے دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو بھی کرے جو مذکور ہوا پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن مین ڈالے اور روئے اور حقتعالی سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالی دعا اسکی مستجاب ہوگی واللہ اعلم **ف** مولانا نے فرمایا کہ بعضی نادا نقون نے اعتراض کیا ہے آستین گردن مین ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیہ ماثورہ مین یہ ثابت نہین ہم جواب دیتے ہین کہ قلب ردا یعنی چادر کا الٹنا پلٹنا نماز استسقا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدلجاوے تو اسی طرح آستین گردن مین ڈالنا امر مخفی کی اظہار کیواسطے یعنی تضرع کیواسطے اشعار گردش حال کی حصول مقصود سے کیونکر جائز ہوگا

فصل چھٹی

فِي اَشْغَالِ الْمَشَائِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ وَهُمْ اَصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيْقَةِ خَوَاجَهْ بَهَاءُ الدِّيْنِ نَقْشَبَنْدِ الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ فصل ہے مشائخ نقشبندیہ کی اشغال مین نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری کی مرید ہین اللہ راضی ہوا انسے اور اُن کے سب مریدون سے قالو طرق

الوصول الی اللہ ثلث احدھا الذکر فمنہ النفی والاثبات وھو الماثور عن متقدمیھم

نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہونچنے کی تین راہین ہین ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر

کے نفی اور اثبات ہے اور وہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے وصفتہ ان ینتھز

فرصۃ من التشویشات الخارجیۃ کالاستماع الی احادیث الناس والداخلیۃ

کالجوع المفرط والغضب والالم فالتشبع المفرط ثم یذکر الموت ویحضرہ بین

یدیہ ویستغفر اللہ تعالی مما صدر منہ من المعاصی ثم یضم شفتیہ ویغمض

عینیہ ویحبس نفسہ فی بطنہ ویقول بالقلب لا یخرجھا من سرتہ الی الایمن

ویمدھا حتی یصل الی منکبہ ثم یحرک منکبہ الی راسہ یقول الہ ثم یضرب فی

قلبہ بالشد الا اللہ اور طریقہ نفی واثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے

تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگون کی گفتگو سننا اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ

گرسنگی زائد اور غضب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور تصور مین

اسکو اپنے سامنے کرلے اور اللہ تعالی سے مغفرت چاہے اُن گناہون کی جو اُس سے

صادر ہوے پھر دونون لبون اور دونون آنکھون کو بند کرے اور دم کو اپنے

پیٹ مین حبس کرے اور دل سے کہے لا اسکو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے

یہانتک کہ اپنے مونڈھے تک پہونچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف جھکا دے اور ہلاوے اور کہے

الہ پھر ضرب لگا دے اپنے دل مین سختی سے الا اللہ کی ف مصنف قدس سرہ کے بھائی

حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب مین فرمایا کہ مبادی سلوک مین اسم ذات

ہے ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایک ہزار اکیبار

مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مثمر ہے گا لو الحبس النفس

خَاصِيَّةٌ عَجِيبَةٌ فِي تَسْخِينِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ الْعَزِيمَةِ وَهَيَجَانِ الْعِشْقِ وَقَطْعِ أَحَادِيثِ
النَّفْسِ وَيَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ عَلَيْهِ وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ الْمُفْرِطِ فَبَيْنَهُ
وَبَيْنَ مَا يَأْمُرُ بِهِ الْجُوكِيَّةُ بَوْنٌ بَائِنٌ نقشبندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم
روکنے کی عجیب خاصیت ہے باطن کو گرم کردینے اور جمعیت عزمیت اور عشق کے
اُبھارنے اور وساوس کے قطع کرنے میں اور بتدریج اندک حبس دم
کی مشق کرے تا اُسے گران نہوجاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہوجاوے اور
حبس دم سے حبس غیر مفرط مراد ہے جسکی نوبت حصر نفس تک نہ پہونچے تو نقشبندیہ
کی حبس دم میں اور جسکو جوگی بتاتے ہیں فرق بعید ہے **ف** مصنف قدس سرہ نے فرمایا
رباعی حاشا کہ اکابر رہِ جوگیہ روند ❊ اثبات مقالاتِ ربا بین بکنند ❊ حبس نفس
و حصر نفس دارد فرق ❊ حبس نفس است آنچہ نشانش ہر ہند ❊ وَكَذَالِكَ لِعَدَدِ الْوِتْرِ خَاصِيَّةٌ
عَجِيبَةٌ فَيَقُولُ أَوَّلًا هٰذِهِ الْكَلِمَةَ مَرَّةً فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فِي نَفَسٍ
وَاحِدٍ وَهٰكَذَا يَتَدَرَّجُ حَتّٰى يَصِلَ إِلٰى أَحَدٍ وَعِشْرِيْنَ مَعَ الْمُرَاعَاتِ عَلٰى عَدَدِ
الْوِتْرِ اور حبس دم کی مانند شمار طاق کی بھی عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ
توحید کو ایکبار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک دم میں کہے اسی طرح درجہ بدرجہ
چند روز کی مشق میں اکیس ۲۱ بار تک پہونچے طاق عدد کی مراعات کے ساتھ
یعنی اول بار ایکبار اور دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور چوتھی بار
سات بار علی ہذا القیاس وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ مُلَاحَظَةُ نَفْيِ الْمَعْبُودِيَّةِ أَوِ الْمَقْصُودِيَّةِ
أَوِ الْوُجُودِ مِنْ غَيْرِ اللهِ تَعَالٰى وَإِثْبَاتِهَا لَهُ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ التَّأْكِيدِ
وَاجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ كَمَا يَدُورُ فِي النَّفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ وَالْأَحَادِيثِ

اور شرط اعظم نفی و اثبات ذکر مین ملاحظہ کرنا ہی نفی معبودیت یا نفی مقصودیت یا نفی
وجود کا غیر اللہ تعالی سی اور اثبات معبودیت وغیرہ کا حق تعالی کے واسطی بروجہ
تاکید اور اجتماع خاطر نہ اُس طرح جیسے دل مین خطرات اور باتون کے خیالات
گھومتی پھرتے ہین وَمَنْ بَلَغَ اِلَى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً وَّلَمْ يَنْفَتِحْ لَهٗ بَابٌ مِّنَ الْجَذْبِ
وَالْاِنْصِرَافِ الْبَاطِنِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَبَ الْاِشْتِغَالُ بِاِسْمِهٖ وَالنَّفْرَةُ عَنِ الْاَشْغَالِ
الْاُخْرٰى فَلْيَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَهٗ لَمْ يُقْبَلْ فَلْيَسْتَأْنِفْ بِهٰذِهِ الشُّرُوْطِ مِنَ الثَّلٰثَةِ اِلٰى
اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہونچا اور اُسکی واسطی جذب
یعنی کشش ربانی اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ نہ کھلا تو اُسکو اُسکی اسم
کی مشغولی واجب ہوئی اور نفرت اشغال دیگر سی لازم آئی تو چاہیے کہ وہ
معلوم کری کہ اُسکا عمل مقبول نہوا تو بشروط مذکورہ اُسکو پھر از سر نو تین سی شروع کرنا
چاہیی اکیس بار تک وَمِنْهُ الْاِثْبَاتُ الْمُجَرَّدُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ وَاِنَّمَا
اسْتَخْرَجَهٗ خُوَاجَه مُحَمَّدْ بَاقِيْ اَوْ مَنْ يَّقْرُبُ مِنْهُ الزَّمَانِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ
ذکر کی اثبات مجرد ہی یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کری بدون نفی اور اثبات وغیرہ کی اور
گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کی نزدیک نہ تھا اُسکو تو خواجہ محمد باقی نی یا اُنکی
کسی قریب العصر نی نکالا ہی واللہ اعلم ف مولانا نی فرمایا کہ اثبات مجرد
شریعت مین کہین ثابت نہین اسواسطی کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہین
بلکہ شرع مین اسم ذات بعض صفات یا بعض محامد کی ساتھ یا بعض ادعیہ کی ساتھ
وارد ہوا ہی سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُوْلُ النَّفْيُ وَالْاِثْبَاتُ اَفْيَدُ لِلسُّلُوْكِ فَالْاِثْبَاتُ
الْمُجَرَّدُ اَفْيَدُ لِلْجَذْبِ مین نی اپنی والد مرشد سی سُنا فرماتی تھی کہ نفی اور

اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور کشش کے واسطے
زیادہ تر مفید ہے وَصِفَتُهُ اَنْ يُخْرِجَ لَفْظَةَ اللّٰهِ مِنْ سُرَّتِهِ بِالشِّدَّةِ التَّامِّ وَيَمُدَّهُ
حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى اُمِّ دِمَاغِهِ مَعَ الْحَبْسِ وَالتَّدْرِيْجِ فِي الزِّيَادَةِ حَتّٰى اَنَّ مِنْهُمْ مَنْ
يَقُوْلُهَا فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ اَلْفَ مَرَّةٍ وَّقَدْ رَاَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ مُّخْلِصَاتِ سَيِّدِي
الْوَالِدِ تَقُوْلُهَا اَلْفَ مَرَّةٍ فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ وَّاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَيْضًا اور طریقہ اثبات
مجرد کا یہ ہے کہ اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اسکو کھینچے یہانتک کہ اسکی
دماغ کی جھلی تک پہونچے حبس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے یہانتک
کہ بعضے نقشبندی ایک دم مین اسکو ہزار بار کہتے ہین اور البتہ مین نے ایک عورت
کو جو مرشد کے مریدون سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایکدم مین ہزار بار کہتی تھی اور اس سے
اکثر بھی وَسَمِعْتُ سَيِّدِيَ الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَحْكِيْ عَنْ نَّفْسِهٖ اَنَّهٗ كَانَ فِي ابْتِدَاءِ
يَقُوْلُ النَّفْيَ وَالْاِثْبَاتَ فِيْ نَفَسٍ وَّاحِدٍ مِّائَتَيْ مَرَّةٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور مین نے
اپنے والد مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے سلوک مین نفی اور اثبات کو
ایک دم مین دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم وَثَانِيْهَا الْمُرَاقَبَةُ اور دوسرا طریقہ
وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے ف مصنف قدس سرہ نے حاشیہ تنبیہ مین فرمایا کہ
حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آن باشد آنست کہ توجہ قوت دراکہ باقبال
تمام بسوے صفات حضرت حق نمودن یا بسوے حالت انفکاک روح از جسد یا مثل آن
تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچہ محسوس نیست بمنزلہ
محسوس نصب العین گردد وَصِفَتُهَا اَنْ يَّحْبِسَ النَّفَسَ تَحْتَ السُّرَّةِ حَبْسًا
يَسِيْرًا ثُمَّ يَتَوَجَّهُ بِمَجَامِعِ اِدْرَاكِهٖ اِلَى الْمَعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيْطِ الَّذِيْ يَتَصَوَّرُهٗ كُلُّ

[illegible] ١٢

[illegible]

أَحَدٍ عِنْدَ إِطْلَاقِ اسْمِ اللهِ وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ يُجَرِّدُهُ عَنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ هٰذَا الطَّالِبُ
أَنْ يُجَرِّدَ هٰذَا الْمَعْنىٰ عَنِ الْأَلْفَاظِ وَيَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مُزَاحَمَةِ الْخَطَرَاتِ وَالتَّوَجُّهِ
إِلَى الْغَيْرِ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَا يُمْكِنُهُ هٰذَا النَّحْوُ مِنَ الْإِدْرَاكِ فَمِنَ الْمَشَائِخِ مَنْ يَأْمُرُ
مِثْلَ هٰذَا بِالدُّعَاءِ وَصِفَتُهُ أَنْ لَا يَزَالَ يَدْعُو اللهَ بِقَلْبِهِ يَقُولُ يَا رَبِّ أَنْتَ مَقْصُودِي
قَدْ تَبَرَّأْتُ إِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاتِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْمُرُهُ بِتَخَيُّلِ
الْخَلَاءِ الْمُجَرَّدِ أَوِ النُّورِ الْبَسِيطِ فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هٰذَا التَّخَيُّلِ إِلَى التَّوَجُّهِ الْمَذْكُورِ

اور طریقہ مراقبہ کا یہ ہی کہ دم کو بند کری ناف کی نیچے تھوڑا سا پھر اپنی جمیع حواس مدرکہ
سی متوجہ ہو معنی مجرد و بسیط کی طرف جسکو ہر شخص اللہ کی نام بولنی کی وقت تصور کرتا ہی
ولیکن ایسی لوگ کمتر ہین جو اس معنی بسیط کو لفظ سی خالی کر سکین تو طالب کوشش
کری کہ اس معنی بسیط کو الفاظ سی جدا کری اور اُسکی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت
خطرات اور التفات ماسوی اللہ کے اور بعضی لوگون سی اس قسم کا ادراک
نہین ہو سکتا ہی سو بعضی مشائخ تو ایسی شخص کو اس طرح کی دعا بتاتی ہین
اور طریقہ اُس دعا کا یہ ہی کہ ہمیشہ دل سی کیا کری یون کہو ای رب تو ہی
میرا مقصود ہی مین بیزار ہوا یا تیری طرف تیری ماسوا سی اور مانند اسکی کوئی اور مناجات
کری اور بعضی مشائخ شخص مذکور کو خلاء مجرد یا نور بسیط کی خیال کرنی کو فرماتی ہین
تو طالب اس تخیل سی توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہونچ جاتا ہی مترجم کہتا ہی خلاء مجرد
سی یہ مراد ہی کہ ساری عالم کی مکان کو جمیع اجسام سی خالی تصور کری اور نور
بسیط سادہ روشنی سی عبارت ہی وَثَالِثُهَا الرَّابِطُ بِشَيْخِهِ اور تیسرا طریقہ
وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہونچانا ہی اپنی مرشد کی ساتھ ف

مولانا ثانی نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب راہون سے یہ راہ زیادہ قریب تر ہے کاہی مریدین قابلیت
نہین ہوتی تو اُسکی مزید محبت سے مرشد اُسمین تصرف کرتا ہی مشائخ طریقت
نے فرمایا ہی کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے نہ ہوسکے تو اُنکے ساتھ صحبت رکھو
جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہین عارف باللہ شیخ عبدالرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ
مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہین کہ پہلے تو سامنا کرنا چاہیے کامل بیداری اور
ہوشیاری سے جو ایک پرتو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے تاکہ تعلق کونین سے مخلصی
حاصل ہوجاے سو اگر یہ نہ ہوسکے تو اُن لوگون سے تعلق بہم پہونچانا چاہیے جو اس
پرتو سے مشرف ہوے ہین جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے نجات پاگئے ہین اور
اس آیت قرآنی ہین کُونُوا مَعَ الصّٰادِقِیْنَ یعنے سچون کے ساتھ رہو ایک طرح کا
اسمین اشارہ ہے رابطۂ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا واصل ہو تو اُسکی
توجہ سے اندک زمانے مین وہ حاصل ہوتا ہے جو سالہا سال کی محنت مین حاصل
نہین ہوتا اور کیا خوب کہا ہے **شعر** آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر از شمس دین ۔ طعنہ زند
بر دہہ سخرہ کند بر چلہ ۔ وَشَرْطُهَا اَنْ يَّكُوْنَ الشَّيْخُ قَوِيَّ التَّوَجُّهِ دَائِمَ الْيَادْدَاشْتْ
فَاِذَا صَحِبَهٗ خَلّٰى نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مَحَبَّتَهٗ وَيَنْتَظِرُ لِمَا يُفِيْضُ مِنْهُ وَيُغَمِّضُ
عَيْنَيْهِ اَوْ يَفْتَحُهُمَا وَيَنْظُرُ بَيْنَ عَيْنَيِ الشَّيْخِ فَاِذَا اَفَاضَ شَيْءٌ فَلْيَتْبَعْهُ بِمَجَامِعِ
قَلْبِهٖ وَلْيُحَافِظْ عَلَيْهِ وَاِذَا غَابَ الشَّيْخُ عَنْهُ يُخَيِّلُ صُوْرَتَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بِوَصْفِ
الْمَحَبَّةِ وَالتَّعْظِيْمِ فَتُفِيْدُ صُوْرَتُهٗ مَا تُفِيْدُ صُحْبَتُهٗ اور رابطہ مرشد کی شرط کا
یہ ہے کہ مرشد قوی التوجہ ہو یادداشت کی مشق والی رکھتا ہو پھر جب اسے مرشد کی
صحبت کرے تو اپنی ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی کر ڈالے سوا اُسکی محبت کے اور اُسکا

نظر ہے جسکا اُسکی طرف سے فیض آوے اور دونوں آنکھیں بند کرلے یا اُنکو کھول دے اور
رشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ٹکٹکی لگاوے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے تو اُسکی پیچھے پڑجاوے
پنے دل کی جمعیت سے اور چاہیے کہ اُس فیض کی محافظت کرے اور جب مرشد اُسکے
س نہ ہو تو اُسکی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان خیال کرتا رہے بطریق
حبت اور تعظیم کے تو اُسکی خیالی صورت وہ فائدہ دیگی جو اُسکی صحبت فائدہ دیتی تھی
ف مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہے کہ واصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی تجلیات
ذاتیہ ہو جسکے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے هُمُ الَّذِيْنَ اِذَا
رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ یعنے اولیاء اللہ وہ ہیں جنکو دیکھنے سے خدا یاد پڑے اور جن کی صحبت
زائد صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ اللهِ کہ اولیاء اللہ جلیس
ہیں خدا کے اور بمقتضاے اس حدیث معتمد کے هُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ یعنے
اولیاء اللہ ایسی قوم ہے جنکا جلیس اور ہم صحبت بدبخت نہیں ہوتا مترجم
کہتا ہے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی کی علامت بتائی
اس قول میں رباعی با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت * وز تو نرمید صحبت آب و گلت *
زنہار ز صحبتش گریزان میباش * ورنہ نکند روح عزیزان بحلت *
خلاصہ یہ ہے کہ جسکی صحبت سے دنیا سرد ہو اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر
حضرت حق سے متعلق ہوجاوے تو اُسکی صحبت اور محبت اکسیر اعظم ہے اور جب دنیا
دل سے نہ منقطع ہوئی تو تضییع اوقات ہے اُسکی صحبت سے تنہائی بہتر ہے پس واجب ہے
کہ علو عوام پر دھوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نہ کرلے بلکہ طریقت کی بیعت اُس
مرشد کامل مکمل سے کرے جسکی ولایت کے علامات ظاہر اور باہر ہوں مولوی روم علیہ الرحمۃ نے

فرمایا شعر ای بسا ابلیس آدم روی ہست * پس بہر دستی نشاید داد دست * اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہی لیکن افراط اور تفریط ہر امر مین معیوب ہی ایسی افراط بھی بہتر نہین جسمین صورت پرستی کی نوبت پہونچی اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوی حق تعالی ہر امر مین صراط مستقیم پر قائم رکھی آمین سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ یَجِبُ عَلَی السَّالِكِ إِذَا كَانَ عَلٰی هَیْئَةٍ وَحَصَلَ لَهٗ شَیْءٌ مِّنْ هٰذَا الْمَعْنٰی أَنْ لَّا یُغَیِّرَ تِلْكَ الْهَیْئَةَ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا لَمْ یَقْعُدْ وَإِنْ كَانَ قَاعِدًا لَمْ یَقُمْ اور والد مرشد سی مین نی سنا فرماتی تھی سالک پر واجب ہی کہ جب کسی شکل و ہیأت پر ہو اور اسکو اس بات سی کوئی حال حاصل ہو اس شکل کو نہ بدل ڈالی پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھی اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہو جاوی وَمِنَ الْمَشَایِخِ مَنْ یَّأْمُرُ بِتَخَیُّلِ الْقَلْبِ مَكْتُوْبًا عَلَیْهِ اسْمُ اللّٰهِ بِالذَّهَبِ اور بعضی وہ مشائخ ہین جو سالک کو بتاتی ہین دل ہین اسم اللہ کو سونی سی لکھا ہوا خیال کرنیکا سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ أَمَرَنِیْ خُوَاجَه هَاشِمُ الْبُخَارِیُّ بِكِتَابَةِ اسْمِ الذَّاتِ وَأَنَا ابْنُ عَشْرِ سِنِیْنَ فَأَكْثَرْتُ مِنْهَا وَأَخَذَ تَتَبُّعًا مِّنْ قَلْبِیْ حَتّٰی إِنِّیْ كُنْتُ مَشْغُوْلًا بِكِتَابَةِ كِتَابٍ فَكَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ عَلٰی نَحْوٍ مِّنْ أَرْبَعَةِ أَوْرَاقٍ وَّمَا شَعَرْتُ اور والد مرشد سی مین نی سنا فرماتی تھی کہ مجھکو خواجہ ہاشم بخاری نی اسم ذات کی لکھنی کو فرمایا اور مین دس برس کا تھا مین نی اسکو لکھنی کی کثرت کی اور اسکی تحریر مین نی اپنی دل مین جا لی یہانتک کہ ایک کتاب کی لکھنی مین مشغول تھا تو اسم ذات کو مین بقدر چار ورقون کی لکھ گیا اور مجھکو کچھ خبر نہ ہوئی ف مولانا نی فرمایا کہ مین نی مصنف قدس سرہ سی سنا کہ کتاب مذکور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کی حاشیہ خیالی پر وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ رَأَیْتُ

خواجہ خورد یکتب بابھامہ علی اصابعہ الاربع شیئا فی مجلسہ وکلامہ وشانہ کلہ فسألتہ فقال کتبت اسم الذات فی بدایۃ امری وصارت دیدنا لا استطیع الانقلاع عنھا واللہ اعلم اور والد مرشد سے مین نے سنا فرماتی تھی کہ مین نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھی سے اپنی چارون انگلیون پر کچھ لکھتے تھے اپنی نشست اور بات کرنے اور سب کامون مین تو مین نے انسے پوچھا تو فرمایا کہ مین نے اسم ذات ابتدای سلوک مین لکھا تھا اور اب مجھکو ایسی عادت ہو گئی ہے کہ مین اسکو چھوڑ نہین سکتا دنیا ہون واللہ اعلم وللنقشبندیۃ کلمات علیھا بناء طریقتھم بعضھا اشارۃ الی ھذہ الاشغال وبعضھا علی شروط تاثیرھا فلنذکرھا اور مشائخ نقشبندیہ کے چند اصطلاحات ہین جن پر انکی طریقے کی بنا ہے بعضی اصطلاحون مین تو انہی اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور بعضی انکی تاثیر کی شرطون پر تو ہمکو انکا ذکر کرنا چاہیے ھوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یاد کرد باز گشت نگہداشت یاد داشت فھذہ ھی الماثورۃ عن خواجہ عبد الخالق الغجدوانی وبعدھا ثلثۃ ماثورۃ عن الخواجہ نقشبند وقوف زمانی ووقوف قلبی ووقوف عددی

(۱) ہوش در دم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد (۶) باز گشت (۷) نگہداشت (۸) یاد داشت۔ تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے منقول ہین اور ان کے بعد تین اصطلاحین خواجہ نقشبند سے مروی ہین (۱) وقوف زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عددی اما ھوش در دم فمعناہ التیقظ فی کل نفس فلا یزال متیقظا متفحصا عن نفسہ فی کل نفس ھل ھو غافل او ذاکر وھذا طریق التدریج الی دوام الحضور وھذا

لِلْمُبْتَدِیْ فَاِذَا تَوَسَّطَ فِی السُّلُوْکِ فَلْیَکُنْ مُتَفَحِّصًا عَنْ نَفْسِہٖ فِیْ کُلِّ طَائِفَۃٍ مِّنَ
الزَّمَانِ مِثْلُ اَنْ یَّتَاَمَّلَ بَعْدَ کُلِّ سَاعَۃٍ ھَلْ دَخَلَتْ عَلَیْہِ فِیْھَا غَفْلَۃٌ اَوْلَا فَاِنْ
دَخَلَتْ غَفْلَۃٌ اِسْتَغْفَرَ وَعَزَمَ عَلٰی تَرْکِھَا فِی الْمُسْتَقْبَلِ وَھٰکَذَا حَتّٰی یَصِلَ اِلَی
الدَّوَامِ وَیُسَمّٰی ھٰذَا الْاَخِیْرُ بِوُقُوْفٍ زَمَانِیٍّ وَاسْتَخْرَجَہٗ خُوَاجَہ نَقْشَبَنْد
لِمَا دَرٰی اَنَّ التَّوَجُّہَ اِلٰی عِلْمِ الْعِلْمِ فِیْ کُلِّ نَفَسٍ یُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ فَاِنَّمَا
اللَّائِقُ بِہٖ اَلْاِسْتِغْرَاقُ فِی التَّوَجُّہِ اِلَی اللّٰہِ بِحَیْثُ لَا یُزَاحِمُہٗ عِلْمُ ھٰذَا التَّوَجُّہِ

هوش دردم

تو ہوش دردم کے معنی ہوشیاری اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ بیدار اور
متجسس رہے اپنی ذات سے ہر سانس میں کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ طریقہ ہے
بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا اور اسطرح کی ہوشیاری مبتدی کے
واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھا اور سلوک کے درمیان میں آوے تو چاہیے کہ کھوج
کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی مدت میں اسطرح کہ تامل کرے ہر ساعت
کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا نہیں سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار
کرے اور آیندہ کو اسکے چھوڑنے کا ارادہ کرے اسی طرح مدام تفحص کرتا رہے یہانتک
کہ دوام حضور کو پہونچ جاوے اور یہ پچھلے طریق کی ہوشیاری مسمّی بوقوف زمانی
ہے اسکو خواجہ نقشبندؒ نے استخراج کیا اسواسطے کہ انھون نے معلوم کیا کہ متوجہ ہونا
علم العلم یعنی دانست کو دریافت کرنا ہر دم میں سالک متوسط کے حال کو پریشان
کرتا ہے اسکو مناسب تو استغراق ہے توجہ الی اللہ مین اسطرح پر کہ اسکو اپنے متوجہ
ہونے کی دانست میں مزاحم حال نہووے مترجم کہتا ہے ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوش
در دم سے سو یہ مبتدی کے مناسب ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ کا نام

وقوف زمانی ہی لائق ہر مرتبہ متوسط ہی مولانا نے فرمایا کہ وقوف زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہین
حدیث مین وارد ہی کہ ہوشیار وہ شخص ہی جسنے اپنے نفس کو دابا اور ما بعد موت کے
واسطے عمل کیا اور امیر المومنین عمر فاروق رضہ نے خطبے مین فرمایا کہ اپنی جانون کا محاسبہ
کرو قبل اسکے کہ تمسے حساب لیا جاوے اور انکو وزن کرو قبل اسکے کہ وزن کیے
جاوین اور مستعد ہو جاؤ عرض اکبر کو واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت مین ہوگا
اسدن تم سامنے کیے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکیگی اَمَّا نظر بر قدم فمعناہٗ
اَنَّ السَّالِکَ یَجِبُ عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَنْظُرَ فِیْ حَالِ مَشْیِہٖ اِلَّا اِلٰی قَدَمَیْہِ وَلَا فِیْ حَالِ
قُعُوْدِہٖ اِلَّا بَیْنَ یَدَیْہِ فَاِنَّ النَّظَرَ اِلَی النُّقُوْشِ الْمُخْتَلِفَۃِ وَالْاَلْوَانِ الْمُعْجِبَۃِ یُفْسِدُ
عَلَیْہِ حَالَہٗ وَیَمْنَعُہٗ عَمَّا ھُوَ بِسَبِیْلِہٖ وَفِیْ حُکْمِہِ الْاِسْتِمَاعُ اِلٰی اَصْوَاتِ النَّاسِ وَاَحَادِیْثِہِمْ
سَمِعْتُ سَیِّدِی الْوَالِدَ یَقُوْلُ ھٰذَا بِالنِّسْبَۃِ اِلَی الْمُبْتَدِیْ اَمَّا الْمُنْتَہِیْ فَیَجِبُ عَلَیْہِ اَنْ
یَتَأَمَّلَ فِیْ حَالِہٖ عَلٰی قَدَمِ اَیِّ نَبِیٍّ ھُوَ اِذْ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ مَنْ یَّکُوْنُ عَلٰی قَدَمِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَلَہُ الْجَامِعِیَّۃُ التَّامَّۃُ وَمِنْہُمْ مَنْ یَّکُوْنُ عَلٰی قَدَمِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ
وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاسِ فَاِذَا عَرَفَ مَتْبُوْعَہٗ فَلْتَکُنْ اَحْوَالُہٗ وَوَاقِعَاتُہٗ مُنَاسِبَۃً بِوَاقِعَاتِ
مَتْبُوْعِہٖ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہی کہ سالک پر واجب ہی کہ اپنے چلنے کے
وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت مین دیکھے
مگر اپنے آگے اسواسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگونکا نظر کرنا سالک کی
حالت کو بگاڑ دیتا ہی اور اُس سے روکتا ہی جسکی وہ طلب مین ہی اور حکم نظر مین ہی لوگونکی
آوازون اور انکی باتون کی طرف کان لگانا اپنے والد مرشد سے مین نے سنا فرماتے تھے
کہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا یہ نسبت مبتدی کے ہی اور منتہی پر تو واجب ہی کہ تامل کرے

اپنے حال مین کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہی اسواسطے کہ بعضے اولیا رسید المرسلین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہین اور انکو پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہے اور بعض ولی موسیٰ علیہ السّلام کے قدم پر ہوتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس پھر جب منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اُسکے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہون واللہ اعلم اَمَّا سفر در وطن فَمَعْنَاہُ اُلاِنْتِقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ اُلبَشَرِيَّةِ الْخَسِيْسَةِ اِلَى الصِّفَاتِ اُلمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ فَيَجِبُ عَلَى السَّالِكِ اَنْ يَّتَفَحَّصَ عَنْ نَّفْسِهٖ هَلْ فِيْهِ بَقِيَّةُ حُبِّ الْخَلْقِ فَاِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ اسْتَأْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ مِنْهُ ثُمَّ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَعْنِيْ نَفَيْتُ عَنْ قَلْبِي الشَّيْءَ الْفُلَانِيَّ وَاَثْبَتُّ حُبَّ اللّٰهِ مَكَانَهٗ وَذٰلِكَ لِاَنَّ عُرُوْقَ الْمَحَبَّةِ فِيْ دَاخِلِ الْقَلْبِ كَثِيْرٌ خَفِيَّةٌ لَا يُمْكِنُ اَنْ تُسْتَخْرَجَ اِلَّا بِالتَّفَحُّصِ الْبَالِغِ وَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَّتَفَحَّصَ هَلْ فِيْ قَلْبِهٖ حَسَدٌ لِاَحَدٍ اَوْ حِقْدٌ اَوْ اِعْتِرَاضٌ فَلْيَكْسِرْ يُبْدَ اَوْ مَتٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ اور سفر در وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہی صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کا متفحص ہو کہ آیا اُسمین کچھ حُب خلق باقی ہے پھر جب اُسکو جان جاوے تو سر نو سے توبہ کرے اور جانے کہ یہ میرا اُبت ہے اسواسطے کہ جو تجھکو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہے پھر کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ سے ارادہ کرے کہ مین نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور اِلَّا اللّٰهُ سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت مین نے اُسکے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غیر خدا کی محبت کی رگین دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہین اُنکا نکالنا ممکن نہین مگر کمال تفحص و تلاش سے اور سالک پر واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا اُسکے دل مین کسی کا حسد یا کینہ یا اعتراض موجود ہے

تو اُسکو توڑنا کرو اس کلمہ کی مداومت سے ف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
جسنے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اُسنے اُسکو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب
لوگون سے اُسکو وحشی کردیا اَمَّا خلوت در انجمن فمعناہ اَن یَّشتغل بقلبہٖ بالحقّ
فی الاحوال کلّہا من الدّرس والکلام والاکل والشّرب والمشی فیجب ان یحصّل
السّالک ملکۃ التّوجّہ الی الحقّ فی وقت الاشتغال بہٰذہ الاشغال قال
خواجہ نقشبند والیہ الاشارۃ فی قولہ عزّ وجلّ رجال لا تلہیہم تجارۃ
ولا بیع عن ذکر اللہ بل الحقّ انّ التّوسّم بزیّ الفقراء ودوام التعلّق
باللہ یکون غالبًا مظنّۃ للرّیاء والسّمعۃ فالاولی ان یکون الزّیّ زیّ العلم
والدّیانۃ والاجتہاد فی الطّاعات ویکون القلب مع الحقّ دائمًا
قال الخواجہ علیّ الرّامیتنی بالفارسیّۃ **شعر** از درون شو آشنا
واز برون بیگانہ وش ✿ این چنین زیبا روش کم میبود اندر جہان ✿
اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہے کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول ہو اپنے جمیع حالات
مین پڑھنے مین اور کلام کرنے اور کھانے اور پینے اور چلنے مین تو سالک کو
واجب ہے کہ خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پہونچا وے ان
اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبند رح نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ
ہے حق تعالیٰ کے قول مین کہ مرد وہ لوگ ہین جنکو سوداگری اور خرید و فروخت
ذکر اللہ سے غافل نہین کرتی مترجم کہتا ہے دل بیار و دست بکار گویا اسی آیت کا
ترجمہ ہے بلکہ حق یہ ہے کہ بلباس فقر انشان مند ہونا اور ہمیشہ ذکر متعلق خدا رہنا اسطرح
کہ لوگون پر مخفی نہ رہے اسمین اکثر دکھانے اور سنانے کا مظنہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ وضع

اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتہاد فی الطاعات والون کا سا ہو اور دل ہمیشہ
حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواجہ علی رامیتنی نے یہی مضمون فارسی کی بیت مین
ادا کیا یعنے اندر سے آشنا رہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کم ہے
جہان مین **ف** **مترجم** کہتا ہے مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے مین دفع
ریاکاری کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہین یا خدا کے واسطے کہ علما کی وضع
اور لباس اختیار کرے اور رایج رہے اکثر عوام کو اُسکے ساتھ عقیدت نہ ہو گی یہی گمان
کرینگے کہ یہ ملا ہین کتاب کے کیڑے انکو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس
فقرا کے یا مطلق ترک لباس کے **حکایت** ایک شخص نے خواجہ نقشبند سے
پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی مین توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہ ہونا کیونکر
متصور ہوا اور اسپر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال کیا کہ
رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ - وَاَمَّا یاد کرد فمعناہ ذِكْرُ اللّٰهِ تعالیٰ
اِمَّا بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمُجَرَّدِ كَمَا مَرَّ تَفْصِيْلُهٗ اور یاد کرد سے مراد ذکر اسم
ہے یا بہ نفی و اثبات یا باثبات مجرد چنانچہ اسکی تفصیل مذکور ہو چکی **ف** یاد کرد سے
مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اُس ذکر کو تکرار کرتا رہے جسکو مرشد سے سیکھا ہے یہانتک کہ حق جل شانہ
کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ
دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف محبت و تعظیم کے اسواسطے کہ ذکر یعنی یاد
دفع غفلت کا نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیۃ وَاَمَّا باز گشت فمعناہ اَنْ يَّرْجِعَ بَعْدَ كُلِّ طَائِفَةٍ
مِّنَ الذِّكْرِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمُنَاجَاةِ فَيَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
بِجَامِعِ هِمَّتِهٖ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُوْدِيْ تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ لَكَ اَتْمِمْ عَلَيَّ

نِعْمَتَكَ وَارْزُقْنِي وُصُولَكَ التَّامَّ سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قُدِّسَ سِرُّهٗ يَقُولُ هٰذَا شَرْطٌ عَظِيمٌ فِي الذِّكْرِ فَلَا يَنْبَغِي اَنْ يَّغْفُلَ السَّالِكُ عَنْهُ فَاِنَّا لَمْ نَجِدْ مَا وَجَدْنَا اِلَّا بِبَرَكَةِ هٰذَا اور بازگشت یعنی رجوع کرنا اور پھرنا اُس سے عبارت ہے کہ قدری ذکر کی بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف رجوع کری سو یون دعا کری اللہ عزوجل سی بحضور دل کہ ای میری رب توہی میرا مقصود ہی مین نے دنیا اور آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت کو مجھپر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھکو نصیب فرما و الد مرشد قدس سرہ سے مین نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہی ذکر مین تو لائق نہین کہ سالک اس سی غافل ہو واسطے کہ جو ہمنے پایا اسی کی برکت سی پایا ف مولانا نے فرمایا کہ ذاکر جب کلمہ طیبہ کو دل سی کہی تو اُسکے بعد اُسی طرح کہے الٰہی توہی میرا مقصود ہی اور تیری رضا میرا مطلوب ہی یعنی اس ذکر سے توہی مقصود ہی سواسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہی تو دم بدم اخلاص تازہ کرکے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ باطن ماسوای حق سی صاف ہو جاوے اور اگر ذاکر ایسا اخلاص نہ پاوی تو دعای مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کری تو مرشد کی برکت سے اُسکو انشاءاللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جائیگا اور بازگشت اخلاص حاصل کرنا اسواسطے ذکر مین شرط عظیم ٹھہرا کہ ذاکر کے دل مین وسوسہ آتا ہی سر و ر خاطر سی تو اُسپر مغرور ہو جاتا ہی اور اُسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہی حالانکہ اُسکے حق مین یہ زہر سے زیادہ تر مضر ہی وَاَمَّا نگا ھداشت فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطَرَاتِ اَحَادِيثِ النَّفْسِ فَيَنْبَغِي اَنْ يَّكُونَ السَّالِكُ مُتَيَقِّظًا فَلَا يَدَعُ خَطْرَةً تَخْطُرُ فِي قَلْبِهٖ قَالَ خُوَاجَهْ نَقْشْبَنْدْ يَنْبَغِي اَنْ يَّصُدَّهَا السَّالِكُ فِي

اَوَّلِ مَا یُظْہِرُ لِاَنَّہَا اِذَا ظَہَرَتْ مَالَتْ اِلَیْہَا النَّفْسُ وَاَثَّرَتْ فِیْہَا فَیَعْسُرُ زَوَالُہَا فَہٰذَا طَرِیْقُ تَحْصِیْلِ مَلَکَۃِ خُلُوِّ لَوْحِ الذِّہْنِ عَنْ خُطُوْرِ الْخَطَرَاتِ وَاَحَادِیْثِ النَّفْسِ اور نگاہداشت تو عبارت ہی خطرات اور احادیث نفس کے ہانکنی اور دور کرنی سے تو سالک کو لائق ہی کہ بیدار اور ہوشیار رہی کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل مین نہ چھوڑی کہ خطور کرسکی خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا کہ سالک کو لائق ہی کہ خطری کو اسکی ابتدای ظہور مین روک دی اسواسطے کہ جب ظاہر ہوجاویگا تو نفس اُسکی طرف مائل ہوجاویگا اور وہ نفس مین اثر کریگا پھر اُسکا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہی حاصل کرنے ملکہ خلو تختۂ ذہن کا خطرات اور وساوس کی خطور کرنے سے ف مولانا نی فرمایا کہ خطری کو ساعت دو ساعت بھی دل مین رکھنا نہ چاہیے بزرگون کی نزدیک یہ امر مہم ہی اور اولیای کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہی وَاَمَّا یاد داشت فَعِبَارَۃٌ عَنِ التَّوَجُّہِ الصِّرْفِ الْمُجَرَّدِ عَنِ الْاَلْفَاظِ وَالتَّخَیُّلَاتِ اِلٰی حَقِیْقَۃِ وَاجِبِ الْوُجُوْدِ وَالْحَقُّ اَنَّہٗ لَا یَسْتَقِیْمُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ التَّامِّ وَالْبَقَاءِ السَّابِغِ وَاللہُ اَعْلَمُ اور یاد داشت تو عبارت ہی توجہ صرف سی جو خالی ہی الفاظ اور تخیلات سی واجب الوجود کی حقیقت کی طرف اور حق بات یہ ہی کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہین ہوتا مگر فنای تام اور بقای کامل کی بعد واللہ اعلم خلاصہ یہ کہ یاد داشت ذات مقدس کی دھیان کا نام ہی جو بلا ذریعہ الفاظ اور تخیلات کی ہو یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہی جَعَلَنَا اللہُ مِنْہُمْ بِرَحْمَتِہِ الْوَسِیْعَۃِ آمِیْنَ وَاَمَّا وُقُوْفُ زَمَانِیْ فَقَدْ ذَکَرْنَا تَفْسِیْرَہٗ اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہمنے ہوش دردم کی تفسیر مین

خطرات

یاد داشت

وقوف زمانی

بیان کیا یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہین درصورت غفلت استغفار
کرنا اور آئیندہ کو اُسکے ترک پر ہمت باندھنا وَاَمَّا وُقُوفٌ عَدَدِیٌّ فَهُوَ الْمُحَافَظَةُ عَلٰی
عَدَدِ الْوِتْرِ وَقَدْ مَرَّ بَيَانُهٗ اور وقوف عددی تو عدد طاق کی محافظت کرنے کا
نام ہی اور اُسکا بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا نہ جفت وَاَمَّا وُقُوفٌ قَلْبِیٌّ
فَمَعْنَاهُ التَّوَجُّهُ اِلَى الْقَلْبِ الَّذِیْ هُوَ مُوْدَعٌ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ تَحْتَ الثَّدْیِ
وَالْحِكْمَةُ فِیْ هٰذَا التَّوَجُّهِ كَالْحِكْمَةِ فِیْ مُرَاعَاتِ الضَّرَبَاتِ عِنْدَ الْجِيْلَانِيَّةِ
اور وقوف قلبی عبارت ہی اُس قلب کی طرف جو بائین طرف چھاتی کے نیچے
موضوع ہی اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہی جیسے ضربات کی رعایت مین حکمت ہی
مشائخ قادریہ کی نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات
بیرونی کا دل مین دخل نہ ہونا بتدریج خدا ہی مین توجہ منحصر ہو جاوے ف
مولانا نے فرمایا توجہ دلی اسطرح پر ہو کہ اُسپر واقف رہی اثناے ذکر مین اور دل کو ذکر
حق سے مشغول کرلے اور اُسکو ذکر اور اُسکے مفہوم سے مہمل و بیکار نہ چھوڑے خواجہ
نقشبند نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر مین لازم نہین فرمایا اور وقوف
قلبی تو اُنکے نزدیک اثناے ذکر مین لازم ہی چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم
ہین بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہی اور یہ حاصل نہین ہوتا بدون وقوف قلبی کے
اور کیا خوب کسی نے کہا ہی شعر عَلٰی بَيْضِ قَلْبِكَ كُنْ كَاَنَّكَ طَائِرٌ فَمِنْ ذٰلِكَ
الْاَحْوَالَ فِيْكَ تَوَلَّدَ یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہو جا اسواسطے
کہ اس لزوم سے تجھ مین حالات عجیبہ پیدا ہونگے وَلِلنَّقْشَبَنْدِيَّةِ تَصَرُّفَاتٌ عَجِيْبَةٌ
مِّنْ جَمْعِ الْهِمَّةِ عَلٰى مُرَادٍ فَيَكُوْنُ عَلٰى وَفْقِ الْهِمَّةِ وَالتَّاْثِيْرِ فِی الطَّالِبِ

وَدَفعِ المَرَضِ عَنِ المَرِيضِ وَاِفَاضَةِ التَّوبَةِ عَلَى العَاصِيِّ وَالتَّصَرُّفِ فِي قُلُوبِ النَّاسِ حَتّٰى يُحِبُّوا وَيُعَظِّمُوا وَفِي مَدَارِكِهِم حَتّٰى تَتَمَثَّلَ فِيهَا وَاقِعَاتٌ عَظِيمَةٌ وَالاِطِّلَاعِ عَلَى نِسبَةِ اَهلِ اللهِ مِنَ الاَحيَاءِ وَاَهلِ القُبُورِ وَالاِشرَافِ عَلَى خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا يَختَلِجُ فِي الصُّدُورِ وَكَشفِ الوَقَائِعِ المُستَقبِلَةِ وَدَفعِ البَلِيَّةِ النَّازِلَةِ وَغَيرِهَا وَنَحنُ نُنَبِّهُكَ عَلٰى نَمُوذَجٍ مِنهَا اور نقشبندیون کے عجائب تصرفات مین ہمت باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہے وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب مین تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگون کے دلون مین تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور معظم ہوجاوین یا اُنکے خیالات مین تصرف کرنا تا اُن مین واقعات عظیمہ متمثل ہون اور آگاہ ہوجانا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہون یا اہل قبور اور لوگون کے خطرات قلبی پر اور جو اُنکے سینون مین خلجان کرتا ہی اُس پر مطلع ہونا اور وقائع آیندہ کا مکشوف ہونا اور بلاء نازل کو دفع کردینا اور سوا ان کی اور بھی تصرفات ہین اور ہم تجھکو ای کتاب کے دیکھنے والی اُن مین سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہین بطریق نمونے کے اَمَّا هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتُ عِندَ كُبَرَائِهِم اَصحَابِ الفَنَاءِ فِي اللهِ وَالبَقَاءِ بِهِ فَلَهَا شَانٌ عَظِيمٌ وَاَمَّا عِندَ سَائِرِهِم فَالتَّاثِيرُ فِي الطَّالِبِ اَن يَتَوَجَّهَ الشَّيخُ اِلٰى نَفسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِمَهَا بِالهِمَّةِ التَّامَّةِ القَوِيَّةِ ثُمَّ يَستَغرِقَ فِي نِسبَتِهِ بِالجَمعِيَّةِ وَهٰذَا بَعدَ اَن تَكُونَ نَفسُ الشَّيخِ حَامِلَةً لِلنِّسبَةِ مِن نِسَبِ القَومِ وَكَانَت مَلَكَةً رَاسِخَةً فِيهَا فَتَنتَقِلُ

بیان تاثیر نقشبندیہ

نِسْبَتَهٗ اِلَى الطَّالِبِ عَلٰى حَسَبِ اِسْتِعْدَادِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشُوْبُ بِهٰذَا التَّوَجُّهِ الذِّكْرَ وَالضَّرْبَ عَلٰى قَلْبِ الطَّالِبِ وَاِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَاِنَّهُمْ يَتَخَيَّلُوْنَ صُوْرَتَهٗ وَيَتَوَجَّهُوْنَ اِلَيْهَا اور اس قسم کے تصرفات کاملین نقشبندیون کے نزدیک جو فنا فی اللہ و بقا باللہ کے لوگ ہین تو اُن کی اور ہی شان عظیم ہی اور اکابر کی سوا باقی متوسطین کی نزدیک طالب ہین تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سی ٹکرائی پھر ڈوب جای اپنی نسبت مین جمعیت خاطر سی اور یہ تصرف اُسکی بعد ہو گا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگون کی نسبتون مین سی اور اس نسبت کا اُسکو ملکہ راسخہ ہو کہ ہر دم اُسکی قابو مین ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہو گی اُسکی لیاقت اور استعداد کی موافق اور بعض نقشبندی اس توجہ کی ساتھ ذکر کو اور طالب کی دل پر ضرب لگانی کو بھی ملا دیتے ہین اور جب کہ طالب غائب ہو تو اُسکی صورت کو خیال کرتے ہین اور اُسکی طرف متوجہ ہوتے ہین یعنے غائب کو توجہ دیتے ہین اُسکی صورت کو خیال کر کے وَاَمَّا الْهِمَّةُ فَعِبَارَةٌ عَنْ اِجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَتَاَكُّدِ الْعَزِيْمَةِ بِصُوْرَةِ التَّمَنِّيْ وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ خَاطِرٌ سِوٰى هٰذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ اَثِقُ بِهٖ اَنَّ مِنَ الشُّيُوْخِ مَنْ يَشْتَغِلُ بِالنَّفْيِ وَالْاِثْبَاتِ وَيَعْنِيْ بِهٖ لَا رَادَّ بِهٰذِهِ الْاٰفَةِ اَوْ لَا رَازِقَ اَوْ مَا يُنَاسِبُ هٰذَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّهُ الْفَاعِلُ لِهٰذَا الْفِعْلِ اور ہمت تو عبارت ہی اجتماع خاطر اور قصد کی مضبوط ہو جانی سے بصورت آرزو اور طلب کی اسطرح پر کہ دل مین کوئی خطرہ نہ سما وی

سوا اس مراد کی جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہی اور مجھکو خبر دی اُسنے جسپر
مجھکو اعتماد ہی کہ بعضے شیوخ نفی اور اثبات مین مشغول ہوتے ہین اور لَا اِلٰہ
اِلَّا اللّٰہُ سے یہ ارادہ کرتے ہین کہ کوئی اس آفت کا ٹالنی والا نہین اور کوئی
روزی دینی والا نہین یا اُسکی مناسب جو مدعا ہو سوای اللہ کی **ف**
مولانا ن فرمایا مخبر موثوق سی مراد آخون محمد دلیل ہین اور بعضے شایخ سی
مجددی مشائخ مراد ہین وَاَمَّا دَفْعُ الْمَرَضِ فَعِبَارَةٌ عَنْ اَنْ یَّتَخَیَّلَ نَفْسَهٗ
الْمَرِیْضَ وَاَنَّ بِهٖ هٰذَا الْمَرَضَ وَیَجْمَعَ الْهِمَّةَ بِحَیْثُ لَا یَخْطُرُ فِیْ قَلْبِهٖ
خَطْرَةٌ دُوْنَ هٰذَا فَاِنَّ الْمَرَضَ یَنْتَقِلُ اِلَیْهِ وَهٰذَا مِنْ عَجَائِبِ صُنْعِ
اللّٰهِ فِیْ خَلْقِهٖ اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہی کہ مرد صاحب
نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کری اور یہ جانی کہ یہ بیماری مجھ مین ہے
اور اُسپر ہمت کو جمع کری اس طرح پر کہ اُسکے دل مین کوئی خطرہ نہ آوی سوا
اس تصور کی تو مریض کی بیماری اُس شخص کی طرف منتقل ہو جاویگی اور یہ
عجائبات قدرت و صنعت ایزدی سی ہی اُسکی خلق مین **ف** مولانا ن فرمایا
کہ سلب مرض کی دو طریقے ہین ایک یہ ہی کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جاوی یا
کوئی گناہ مین مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کری اور دو رکعت نماز پڑھے
اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سی یہی کہی یَا مَنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ اور اس مناجات اور تضرع کی درمیان مین کہی کہ شخص
مذکور کی بیماری یا ابتلای معصیت زائل ہو جاوی اور دوسرا طریقہ وہ ہی جو
مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا وَاَمَّا اِفَاضَةُ التَّوْبَةِ فَصُوْرَتُهٗ اَنْ

يتخيل نفسه ذلك العاصي بعد ان اثر فيه نوع تاثير كان نفسه افاضت الى نفسه ووقع بين النفسين اتصال ما ثم يستانف فيندم ويستغفر الله فان ذلك العاصي يتوب عن قريب اور افاضہ توبہ کی صورت یہہ کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اسکے کہ کچھ اُسمین تاثیر کرے اسطرح پر کہ گویا اُسکی ذات اسکی ذات سے ملگئی اور دونون ذاتون مین اتصال ہو گیا پھر از سر نو شروع کرے سو اُس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہوا اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کریگا والتصرف في قلوب الناس حتى يحبوا او في مداركهم حتى يتمثل فيها الواقعات صورته ان يصادم نفس الطالب بقوة الهمة ويجعلها متصلة بنفسه ثم يتخيل صورة المحبة او الواقعة ويتوجه اليها بمجامع قلبه فان المتوجه اليه يتاثر ويظهر فيه الحب ويتمثل له الواقعة اور تصرف کرنا لوگون کے دل مین تا اُنمین محبت آجاوے یا اُنکے محل ادراک مین تصرف کرنا تا اُنمین واقعات متمثل ہو جاوین اسکا طریقہ یہہ کہ بقوت ہمت طالب کے نفس سے بھڑ جاوے اور اُسکو اپنے نفس سے متصل کرے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور اُنکی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اُسمین اثر ہو گا جسکی طرف متوجہ ہوا اور اُسمین محبت ظاہر ہو جاویگی اور واقعہ اُسکے ذہن مین صورت پکڑ جاویگا واما الاطلاع على نسبة اهل الله فطريقه ان يجلس بين يديه ان كان حيا او عند قبره ان كان ميتا ويفرغ نفسه عن كل نسبة ويفضي بروحه الى روح هذا الشخص زمانا حتى يتصل بها ويختلط ثم يرجع الى نفسه فكل ما وجد فيها من الكيفية فهو نسبة

هٰذَا الشَّخْصِ لَا مَحَالَةَ اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے کا یہ طریقہ ہے کہ اُسکے
سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اُسکی قبر کے پاس بیٹھے اگر وہ مردہ ہو اور اپنی
ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اُسکی روح تک پہونچا دے
چند ساعت یہانتک کہ اُسکی روح سے متصل ہو اور ملجا دے پھر اپنی ذات کی طرف
رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں پاوے تو البتہ وہی اُس شخص کی نسبت ہے
وَاَمَّا الْاِشْرَافُ عَلَى الْخَوَاطِرِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ حَدِيْثٍ وَّخَاطِرٍ وَّ
يُفْضِيَ بِنَفْسِهٖ اِلٰى نَفْسِ هٰذَا الشَّخْصِ فَاِنِ اخْتَلَجَ فِيْ نَفْسِهٖ حَدِيْثٌ مِّنْ قِبَلِ
الْاِنْعِكَاسِ فَهُوَ خَاطِرُهٗ اور اشراف خواطر یعنی دل کی باتوں کو دریافت کرنیکا یہ
طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اُس
شخص کے نفس تک پہونچا دے پھر اگر اُسکے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو
بطریق پرتو پڑنے کے تو وہی بات اُسکے دل کی ہے وَاَمَّا كَشْفُ الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبِلَةِ
فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يُّفَرِّغَ نَفْسَهٗ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا انْتِظَارَ مَعْرِفَةِ هٰذِهِ الْوَاقِعَةِ فَاِذَا
انْقَطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيْثٍ وَّكَانَ الْاِنْتِظَارُ كَطَلَبِ الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ
يَرْبُوْ بِنَفْسِهٖ زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ بِقَدْرِ
اسْتِعْدَادِهٖ وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهٗ عَنْ قَرِيْبٍ يَّنْكَشِفُ عَلَيْهِ الْاَمْرُ بِهَتْفِ
هَاتِفٍ اَوْ رُؤْيَةِ وَاقِعَةٍ فِي الْيَقْظَةِ اَوْ رُؤْيَا فِي الْمَنَامِ اور وقائع آئندہ
کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے سوائے اس واقعہ
کو دریافت کے انتظار کے پھر جب اُسکے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے
اور انتظار اُس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اپنی روح

ساعت بساعت ملاء اعلیٰ یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع کرے بقدر اپنی استعداد کے
اور اُن ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اُسپر حال کھل جاویگا خواہ ہاتف کی آواز
سے یا جاگتے مین اس واقعے کو دیکھکر یا خواب مین ف ملاء اعلیٰ ملائکہ کروبین کو کہتے
ہین جو مقربین بارگاہ صمدیت ہین اور محل اسرار قضا و قدر ہین اور ملاء سافل وہ
وہ فرشتے ہین جو مراتب مین انسے نیچے ہین قَ اَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ النَّازِلَةِ فَطَرِيْقُهٗ اَنْ يَتَخَيَّلَ تِلْكَ الْبَلِيَّةَ
بِصُوْرَتِهَا الْمِثَالِيَّةِ وَيَتَخَيَّلَ مُصَادَمَتَهَا وَدَفْعَهَا بِقُوَّةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ هِمَّتَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَرْبُوْ بِنَفْسِهٖ
زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلٰى حَيِّزِ الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اَوِ السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهَا عَنْ قَرِيْبٍ تَنْدَفِعُ
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور بلاے نازلہ کی دفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اُسکی صورت
مثالی کے ساتھ خیال کرے اور اُسکی مصادمت اور دفع کرنے کو بقوت تمام خیال کرے پھر
اپنی ہمت کو اُسپر مجتمع کرے اور اپنی روح کو ساعت بساعت ملاء اعلیٰ یا ملاء سافل کے
مکان کی طرف بلند کرے اور اُن ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ دفع ہو جاویگی
واللہ اعلم وَشَرْطُ هٰذِهِ التَّصَرُّفَاتِ وَمَا يَجْرِيْ مَجْرَاهَا اِتِّصَالُ نَفْسِ الْمُؤَثِّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَثَّرِ
فِيْهِ وَالْاِلْمَامُ بِهَا وَالْاِفْضَاءُ اِلَيْهَا وَاَصْحَابُ التَّجْرِيْدِ مِنْ غَوَاشِي الْبَدَنِ يَعْرِفُوْنَ
هٰذَا الْاِتِّصَالَ وَيَقْدِرُوْنَ عَلٰى تَحْصِيْلِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ
مِنَ الْاِشْتِغَالِ هُوَ الَّذِيْ كَانَ يَحْيٰى دُ سَيِّدِي الْوَالِدُ قُدِّسَ سِرُّهٗ اور
ایسے تصرفات کی شرط اور جو اُنکی قائم مقام ہین متصل کرنا ہے اثر دینے
والے کے نفس کو اُسکے نفس سے جسمین تاثیر کرنا منظور ہے اور ملا دینا اُسکے ساتھ
اور اُس تک پہونچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابون سے پاک ہو گئے
ہین وہ اس اتصال کو پہچانتے ہین اور اُسکے واصل کرنے پر قادر ہین

واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہمنے مذکور کیے وہ ہین جنکو ہمارے والد مرشد
پسند کرتے تھے وَ لِلشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّھْرِنْدِیِّ اَشْغَالٌ اُخْرٰی فَلْنَذْکُرْھَا
بِالْاِجْمَالِ اِعْلَمْ اَنَّ اللہَ تَعَالٰی خَلَقَ فِی الْاِنْسَانِ سِتَّ لَطَائِفَ ھِیَ
حَقَائِقُ مُفْرَدَۃٌ بِحِیَالِھَا کَمَا ھُوَ ظَاھِرُ کَلَامِ الشَّیْخِ وَ اَتْبَاعِہٖ اَوْ جِھَاتٌ
وَّ اِعْتِبَارَاتٌ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَۃِ فَھِیَ تُسَمّٰی بِاِعْتِبَارٍ قَلْبًا وَّ بِاِعْتِبَارٍ اٰخَرَ رُوْحًا
اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ وَھُوَ الَّذِیْ اخْتَارَہٗ سَیِّدِی الْوَالِدُ وَصَوَّرَ فِیْ صُوَرِھَا فَرَسَمَ
دَائِرَۃً وَّقَالَ ھِیَ الْقَلْبُ ثُمَّ دَائِرَۃً اُخْرٰی فِیْ ھٰذِہِ الدَّائِرَۃِ فَقَالَ ھِیَ الرُّوْحُ
اِلٰی اَنْ رَسَمَ الدَّائِرَۃَ السَّادِسَۃَ وَقَالَ ھِیَ اَنَا وَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ بَعْضُھَا فِی
الْبَعْضِ وَ یَسْتَدِلُّ عَلٰی ذٰلِکَ بِالْحَدِیْثِ الدَّائِرِ عَلَی الْسِنَۃِ الصُّوْفِیَّۃِ اِنَّ فِیْ
جَسَدِ ابْنِ اٰدَمَ قَلْبًا وَّفِی الْقَلْبِ رُوْحًا اِلٰی اٰخِرِہٖ وَلَمْ اَحْفَظْ لَفْظَہٗ اور شیخ احمد
مجدد الف ثانی کے طریقہ مین اور اشغال ہین تو چاہیے کہ ہم انکو مجمل ذکر کرین معلوم
کر کہ حق تعالی نے انسان مین چھ لطیفے پیدا کیے ہین جنکے حقائق جدا جدا ہین
بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہی شیخ موصوف کے اور انکے تابعین کے کلام
سے یا لطائف ستہ جہات اور اعتبارات ہین نفس ناطقہ کے تو وہی نفس ناطقہ
ایک اعتبار سے مسمی بقلب ہی اور دوسرے اعتبار سے اس کا روح نام ہی
وعلی ہذا القیاس باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد مرشد کا مختار ہی اور مجھکو
انہنے ان لطائف کی صورت بتادی تو اول ایک دائرہ یعنی کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہی
پھر اس دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا کہ یہ روح ہی یہان تک کہ چھٹا دائرہ
لکھا اور کہا کہ یہ مین ہون یعنے حقیقت انسانی جس کو آدمی عربی مین

انا تعبیر کرتا ہے اور فارسی میں مَن اور ہندی میں مَیں بولتا ہے اور میں نے والد سے
سنا فرماتے تھے کہ بعض لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس مدعا پر اس حدیث سے
استدلال کرتے تھے جو صوفیون کی زبان پر دائر اور مشہور ہے کہ مقر ابن آدم کے
جسم میں دل ہے اور دل میں روح ہے تا آخر لطائف ستہ اور مجھکو اس حدیث کے الفاظ
محفوظ نہیں **ف** مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل
ثابت نہیں وَبِالجُملَةِ فَغَرَضُ الشَّيخِ اَحمَدَ السَّرهِندِيِّ اَنَّ لِكُلِّ لَطِيفَةٍ مِّن تِلكَ اللَّطائِفِ
لَهُ ارتِبَاطٌ بِعُضوٍ مِّنَ الجَسَدِ فَالقَلبُ تَحتَ الثَّديِ الاَيسَرِ بِاِصبَعَينِ وَالرُّوحُ تَحتَ
الثَّديِ الاَيمَنِ بِحِذَاءِ القَلبِ وَالسِّرُّ فَوقَ الثَّديِ الاَيمَنِ مَائِلًا اِلَى وَسطِ الصَّدرِ
وَالخَفِيُّ فَوقَ الثَّديِ الاَيسَرِ مَائِلًا اِلَى الوَسطِ وَالاَخفٰى فَوقَ الخَفِيِّ وَالسِّرُّ فِي الوَسطِ
وَالنَّفسُ فِي البَطنِ الاَوَّلِ مِنَ الدِّمَاغِ وَفِي كُلٍّ مِّن هٰذِهِ الاَعضَاءِ حَرَكَةٌ تَنبِيهِيَّةٌ
فَالشَّيخُ يَأمُرُ بِحِفظِ تِلكَ الحَرَكَةِ وَتَخَيُّلِهَا ذِكرَ اسمِ الذَّاتِ ثُمَّ يَأمُرُ بِالنَّفيِ وَ
الاِثبَاتِ مَادًّا اللَّفظَةَ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ كُلِّهَا وَضَارِبًا بِاللَّفظَةِ اِلَّا اللهُ عَلَى القَلبِ
وَاللهُ اَعلَمُ اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سرہندیؒ کی غرض یہ ہے کہ ان لطائف
میں سے ہر لطیفے کو تعلق اور ارتباط ہے بدن کے بعض اعضا سے تو قلب کا
تعلق بائیں چھاتی کے نیچے دو انگل پر ہے اور روح کا ارتباط داہنی چھاتی
کے نیچے بمقابلہ دل ہے اور سر کا تعلق داہنی چھاتی کے اوپر وسط سینے کی
طرف جھکتے ہوئے اور خفی بائیں چھاتی کے اوپر وسط سینے کی طرف
مائل ہے اور اخفی کا مقام خفی کے اوپر ہے اور سر وسط میں ہے اور نفس
کا مقام دماغ کے بطن اول میں ہے اور ہر ایک عضو میں اعضائے مذکورہ

بنض کے مانند حرکت ہی تو شیخ ممدوح اس حرکت کی محافظت کا اور اس حرکت کو
اسم ذات خیال کرنے کا امر فرماتے ہین پھر نفی او راثبات کا امر کرتے ہین لا کی لفظ
پھیلاتے ہوئے جمیع لطائف مذکورہ پر اور اِلّا اللہ کی لفظ کو دل پر ضرب لگا کر واللہ اعلم
ف مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجدد رحمہ کے تابعین کے کلام سے مفہوم ہوتا ہی کہ ہر لطیفے
کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہی تو قلب کا نور زرد ہی اور روح کا نور سرخ ہی اور سر کا
نور سفید ہی اور خفی کا نور سیاہ ہی اور اخفی کا نور سبز ہی اور سر کا مقام قلب ور اخفی
کے مابین ہی اور اخفی سب لطائف مین الطف و احسن ہی او روح الطف ہی قلب سے
مشائخ مجددیہ مین معمول ہی کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین
لطائف مذکورہ سے القا کرتے ہین اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہی اور
اُسکے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے مین درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہین اور
ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہین کہ خیال کی زبان
سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہونچا دی اور کلمہ اِلٰہ کو داہنے مونڈھے پر
پستان راست پر پہونچا دے اور کلمہ اِلّا اللہ کو لطائف خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کی

فصل ساتوین

مُوجِمُ الطُّرُقِ کُلِّهَا اِلیٰ تَحْصِیْلِ هَیْأَتٍ نَفْسَانِیَّةٍ تُسَمّیٰ عِنْدَ هُمْ بِالنِّسْبَةِ لِاَنَّهَا
اِنْتِسَابٌ وَّ اِرْتِبَاطٌ بِاللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ بِالسَّکِیْنَةِ وَ بِالنُّوْرِ مرجع مشائخ کے
طریقون کا ہیأت نفسانی کی تحصیل ہی جسکو صوفی نسبت کہتے ہین اسواسطے
کہ نسبت اللہ عز وجل کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہی اور اُنکے نزدیک

بیان حقیقت نسبت

مسمی بسکینہ اور نور ہے وحقیقتہا کیفیۃ حالۃ فی النفس الناطقۃ من باب
التشبیہ بالملائکۃ او التطلع الی الجبروت اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت
کیفیت ہے جو نفس ناطقہ مین حلول کر گئی ہے از قسم تشبیہ بفرشتگان اطلاع پانا
طرف عالم جبروت کے وتفصیلہ ان العبد اذا داوم علی الطاعات والطہارات
والاذکار یحصل لہ صفۃ قائمۃ بالنفس الناطقۃ وملکۃ راسخۃ بہذا
التوجہ فہذان جنسان للنسبۃ تحت کل منہا انواع کثیرۃ اور تفصیل
اس اجمال کی یہ ہے کہ بندہ نے جب طاعات اور طہارات اور اذکار پر مداومت کی
تو اسکو ایک صفت حاصل ہو جاتی ہے جسکا قیام نفس ناطقہ مین ہے اور اس توجہ کا
ملکہ راسخہ پیدا ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے تشبیہ ملکوت مراد ہے اور ملکہ توجہ سے
تطلع جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دونون جنسین ہین ہر جنس کے نیچے انواع
کثیرہ داخل ہین فمنہا نسبۃ المحبۃ والعشق فتکون المحبۃ صفۃ راسخۃ فی القلب
سو منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور عشق کی نسبت ہے تو اسمین محبت کی صفت
محکم ہو جاتی ہے قلب کے اندر ومنہا نسبۃ کسر النفس والتبری عن حظوظہا
وکان سیدی الوالد یسمیہا نسبۃ اہل البیت اور منجملہ انواع مذکورہ
نفس شکنی اور بیزاری لذات کی نسبت ہے اور والد مرشد اسکو نسبت اہلبیت
کہتے تھے ومنہا نسبۃ المشاہدۃ وہی ملکۃ التوجہ الی المجرد البسیط
وبالجملۃ فللحضور مع اللہ الوان بحسب اقتران معنی من المحبۃ
او کسر النفس او غیرہما بالیادداشت والنفس تقوم بہا ملکۃ
راسخۃ من ہذا اللون وتسمی تلک الملکۃ نسبۃ والنسب کثیرۃ

جداً وصاحب السر یدرک کل نسبۃ علی حدتہا والغرض من الاشغال تحصیل نسبۃ والمواظبۃ علیہا والاستغراق فیہا حتی تکتسب النفس منہا ملکۃ راسخۃ اور منجملہ اُنکے مشاہدے کے نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے مجرد بسیط کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہے حاصل کلام بالاجمال یہ ہے کہ حضور مع اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی محبت یا نفس شکنی یا اُنکے غیر کی یادداشت کے ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ مخصوص کا ملکہ راسخہ یعنی کیفیت قویہ قائم ہو جاتی ہے اور یہی ملکہ اور کیفیت مسمیٰ بہ نسبت ہے اور نسبتیں نہایت بکثرت ہیں اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیحدہ علیحدہ دریافت کرتا ہے اور اشغال قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہا سے غرض اس نسبت کی تحصیل ہے اور اسپر دوام اور مواظبت کرنا اور اسمیں ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکہ راسخہ پیدا کرے **ف** حاشیہ سنہیہ میں ارشاد ہوا کہ مصنف رح نے اول طرق کا مآل کار بیان کیا کہ نسبت ہے پھر اُسکو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجبروت کے چند اصناف شمار کیے پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اسکو تامل کرتا کہ تو راہ یاب ہو ولا تظنن ان النسبۃ لا تحصل الا بھذہ الاشغال بل ھذہ طرق لتحصیلہا من غیر حصر فیہا وغالب الرای عندی ان الصحابۃ والتابعین کانوا یحصلون السکینۃ بطرق اخری فمنہا المواظبۃ علی الصلوات والتسبیحات فی الخلوۃ مع المحافظۃ علی شریطۃ الخشوع والحضور ومنہا المواظبۃ علی الطھارۃ وذکرھا ذم اللذات وما اعدہ اللہ للمطیعین لہ من الثواب وللعاصین لہ من العذاب فیحصل الفکاک عن اللذات

الحسیّۃ وانقلاع عنہا ومنہا المواظبۃ علی تلاوۃ الکتاب والتدبر فیہ و
استماع کلام الواعظ وما فی الحدیث من الرقاق وبالجملۃ فکانوا یواظبون
علی ھذہ الاشیاء مدۃ کثیرۃ فتحصل ملکۃ راسخۃ وھیأۃ نفسانیۃ
فیحافظون علیہا بقیۃ العمر وھذا المعنی ھو المتوارث عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من طریق مشائخنا لا شک فی ذلک وان اختلف
الالوان واختلفت طرق تحصیلہا اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نسبت مذکورہ نہین
حاصل ہوتی مگر اُن ہی اشغال سے بلکہ حق یہ ہی کہ یہ اشغال بھی اُسکی تحصیل کا ایک
طریق ہی اُن ہی مین کچھ انحصار نہین اور میرے نزدیک ظن غالب یہی کہ حضرات
صحابہؓ اور تابعینؒ سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی طریقون سے حاصل کرتے تھے
سو منجملہ اُنکے طریق تفصیل کے مواظبت ہی صلوات اور تسبیحات پر خلوتین مین
شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اُسکے طہارت پر اور موت
کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہی محافظت کرنا اور جو حقتعالی نے مطیعون کے
واسطے ثواب مہیا کیا ہی اور جو گنہگارون کے واسطے عذاب معین فرمایا اُسکو
ہمیشہ یاد رکھنا تو اس مواظبت اور یاد کے سبب لذات حسیہ سے انفکاک
اور انقطاع حاصل ہو جاتا تھا اور منجملہ اُسکے مواظبت ہی قرآن مجید کی تلاوت پر
اور اُسکے معانی غور کرنے پر اور نصیحت کرنے والے کی بات سننے پر اور اُن احادیث کے
تامل کرنے پر جن سے دل نرم ہو جاتا ہی خلاصہ یہ کہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ اشیاء
مذکورہ پر مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے تو اُنکو تقرب الی اللہ کا ملکہ راسخہ
اور ہیأت نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر مین

ف
اثبات
توارث
نسبت
طریقت
از بدو
زمانہ
دہالت
الی الآن
و دفع
ظنون
فہمین

اور یہی مقصود متوارث ہی شارع سے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بوراثت
چلا آیا ہمارے مرشدون کے طریق مین اسمین کچھ شک نہین اگرچہ الوان مختلف ہین
اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ برنگ ہین ف مولانا نے فرمایا کہ مین نے مصنف
قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل اس بات مین یہ ہی کہ نسبت صحابہؓ اور تابعینؒ کی
نسبت احسانیہ ہی اور وہ نسبت طہارت اور نسبت سکینہ سے مرکب ہی برکات
عدالت اور تقوی اور سماحت کے اختلاط کے ساتھ تو انکے کلام کا محل اصلی اور انکے
خاص اور عام کا مطمح اولی یہی ہی تو تجکو لائق ہی کہ ان حضرات کے احوال اور اقوال کو
اسی پر جو ہمنے بتایا محمول کیجیو چنانچہ انکے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہین اور مین نے
سنا مصنف رحمہ اللہ سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو مین نے مشاہدہ کیا
کہ ایک دوسرے کے دامن مین خیمہ گاڑے ہی اور انکا سلسلہ عالم ارواح مین حظیرۃ القدس
کے ساتھ نہج عجیب رسوخ غریب متصل ہی اور ہمنے مشاہدہ کیا کہ انکا قول عالم ارواح کی باطن
در باطن مین زیادہ تر ہی خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم کہتا ہی حضرت مصنف محقق کی کلام
دلپذیر اور تحقیق عدیم النظیر سے شبہات ناقصین کو جڑ سے اکھاڑ دیا بعضے نادان
کہتے ہین کہ قادریہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کی اشغال مخصوصہ صحابہؓ اور تابعینؒ کی زمانی مین
نہ تھی تو بدعت سیئہ ہوئی خلاصہ جواب یہ ہی کہ جس امر کی واسطے اولیاء طریقت
رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کیے ہین وہ امر زمان رسالت سے اتبک برابر چلا آیا
ہی گو طرق اسکی تحصیل کے مختلف ہین تو فی الواقع اولیاے طریقت مجتہدین شریعت
کے مانند ہوے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول ٹھہرا کی
اور اولیاء طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کی جسکو طریقت کہتے ہین قواعد مقرر فرمائی

له سماحت یعنی فیاضی اور نرمی ۱۲

تو یہان بدعت سیئہ کا گمان سراسر غلط ہی ہان یہ البتہ ہو کہ حضرات صحابہ رضی کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید رسالت کی تحصیل نسبت مین السے اشغال کی حاجت نتھی بخلاف متاخرین کی کہ انکو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کی فہم مین قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نتھی اور اہل عجم اور بالفعل عرب سکے محتاج ہین واللہ اعلم سمعت سیّدی الوالد قدّس سرّہٗ یذکر واقعۃ لہٗ طویلۃ رأی فیہا الحسن و الحسین و علیًا رضی اللہ تعالی عنہم فقال سألت علیًا کرّم اللہ وجہہٗ عن نسبتی ھل ھی التی کانت عندکم فی زمن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فامرنی بالاستغراق فیہا و تأمّل جدًّا ثمّ قال ھی ھی بلا فرق والد مرشد قدس سرہ سے مین نے سُنا کہ اپنی طویل خواب کو ذکر کرتے تھے جسمین حسنین اور سیدالاولیا علی مرتضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ مین نے علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہو جو تمکو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین حاصل تھی تو مجھکو امر کیا نسبت مین استغراق کرنیکا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا یہ نسبت وہی ہے بلا فرق ثمّ لصاحب المداومۃ علی السکینۃ احوال رفیعۃ تنوبہ مرّۃ و مرّۃ فلیغتنمہا السالک و لیعلم انّہا علامات قبول الطاعات و تاثیرہا فی صمیم النفس و سویداء القلب پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر مداومت کرنے والے کے حالات رفیع الشان نوبت بنوبت ہوتے ہین گاہے کوئی اور کبھی کوئی تو سالک اُن حالات رفیعہ کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس اور دل کے اندر

لہ مثال اُسکی ایسی ہو کہ جب تک آفتاب نکلا ہوا ہو پھر ضرورت چراغ کی نہ تھی اور جب آفتاب غروب ہو گیا تو حاجت روشنی کی اُسکی ہوئی پس صحابہ رضوان اللہ علیہم کو وقت مین آفتاب رسالت طلوع ہوئے تھا کچھ حاجت اشغال کی حضور مع اللہ کیلئے نتھی فقط ایک نظر ڈالنا جمال باکمال پر کچھ حاصل ہوتا ہی کہ اب چلوت مین نہیں حاصل ہوتا اور اب چونکہ وہ آفتاب عالمتاب غروب ہوا حاجت

اثر کرنے کے علامات ہین وَمِنْهَا اِيْثَارُ طَاعَةِ اللهِ سُبْحَانَهُ عَلٰى جَمِيْعِ مَا سِوَاهُ وَ الْغَيْرَةُ عَلَيْهِ فَقَدْ اَخْرَجَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَائِطٍ لَهُ فَطَارَ دُبْسِيٌّ فَطَفِقَ يَتَرَدَّدُ وَيَلْتَمِسُ مَخْرَجًا فَاَعْجَبَهُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صَلَاتِهِ فَاِذَا هُوَ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَقَالَ قَدْ اَصَابَتْنِيْ فِيْ مَالِيْ هٰذَا فِتْنَةٌ فَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ الَّذِيْ اَصَابَهُ فِيْ حَائِطِهِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هُوَ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَضَعْهُ حَيْثُ شِئْتَ وَ قِصَّةُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُشَارُ اِلَيْهَا فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مَشْهُوْرَةٌ مَعْلُوْمَةٌ منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا ہی طاعات الٰہی کا اُسکے جمیع ماسوا پر اور اُسپر غیرت کرنا سو البتہ امام مالکؒ نے موطا مین عبد اللہ بن ابی بکرؓ سے روایت کی کہ ابو طلحہ انصاری اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوشرنگ اُڑی سو اِدھر اُدھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت ایسے گنجان اور زمین پر جھکے تھے کہ اُسکا نکلنا دشوار ہوا تو ابو طلحہؓ کو یہ امر خوش معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اُسکے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق مین فتنہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرتؐ سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ باغ خیرات ہی اللہ کی راہ مین اسکو رکھیے اور دیجیے جہان کہین چاہیے اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ کہ اس آیت مین اشارہ ہی فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہی مترجم کہتا ہی

قصہ مذکورہ مجملاً یون ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایکبار گھوڑون کو دیکھنے مین ایسے
مشغول ہوی کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہوگیی تو فرمایا کہ گھوڑون کی پنڈلیان
اور گردنین کاٹی جاوین خلاصہ یہ ہی کہ اہل کمال کی نزدیک طاعت حق ہر امر پر
مقدم ہوتی ہی اگر احیاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعت حق مین خلل ڈالا تو غیرت
اہل کمال اُس چیز کی دفع کرنی کو مقتضی ہوتی ہی چنانچہ ابو طلحہ رضؓ نے عمدہ باغ خیرات
کردیا اور حضرت سلیمانؑ نے گھوڑون کو مروا ڈالا ومنہا غلبۃ الخوف من اللہ تعالی
بحیث یظہر علی ظاہر البدن والجوارح لہ اثر اخرج الحفاظ فی الاصول ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ الی ان قال ورجل ذکر
اللہ خالیا ففاضت عیناہ وفی الحدیث ان عثمان رضی اللہ تعالی عنہ قام
علی قبر فبکی حتی ابتلت لحیتہ وکان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی
باللیل ازیز کازیز المرجل اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کی اللہ تعالی کا خوف ہی اسطرح
کہ اُسکا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہوجاتا ہی حفاظ حدیث نے اصول مین یہ حدیث روایت
کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصون کو حق تعالی اپنے سایہ رحمت مین رکھیگا
یہان تک کہ پانچوان شخص فرمایا وہ مرد ہی جسنے اللہ کو خالی مکان مین یاد کیا پھر اُسکی
دونون آنکھین آنسوؤن سے بہ نکلین اور حدیث مین وارد ہی کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک
قبر پر کھڑے ہوی تو اتنا روئی کہ داڑھی تر ہوگیی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

ف اسکی آگے یہ ہی اُس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر سایہ اُسکا ایک تو امام عادل اور نوجوان کہ نشو و نما پایا اُسنے اللہ کی عبادت مین
اور وہ شخص کہ دل اُسکا مسجدون مین لگا رہتا ہی جب نکلتا ہی مسجد سے یہان تک کہ پھر آوے مسجد مین اور وہ دو شخص کہ محبت
رکھتے ہین آپس مین اللہ کی واسطے جمع ہوتے ہین محبت پر اور جدا بھی ہوتے ہین محبت پر اپنی حاضر و غائب محبت یکسان رکھتے ہین اور
وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو تنہائی مین پس جاری ہوئین اُسکی آنکھین آنسوؤن سے اور وہ شخص کہ بلایا اُسکو ایک عورت حسب
وجمال والی نے پس کہا اُسنے کہ مین ڈرتا ہون اللہ سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا اُسکو یہانتک کہ نجانا بائین
ہاتھ اُسکی نے اُس چیز کو کہ خرچ کیا داہنے ہاتھ اُسکی نے یعنی اسطرح کچھ دیا کہ داہنے ہاتھ والی کو دیا اور بائین ہاتھ والی کو خبر نہ ہوئی

یہ حال تھا کہ جب تہجد کی نماز پڑھتی تھی تو سینۂ مبارک سی جوش کی آواز آتی تھی دیگ کی جوش کرنی کی طرح یعنی رونی کی ایسی آواز آتی تھی سینۂ مبارک سی جیسی ہانڈی سن سن بولتی ہی ف مولانا نی فرمایا حدیث مین وارد ہی کہ دوزخ مین نہ داخل ہوگا وہ مرد جو رویا اللہ کی خوف سی یہانتک کہ دودھ تھن مین پھر جاوی[۱] اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مرد کثیر البکا تھی آنکھین تھمتی تھین آنسوون سی جب کہ وہ قرآن پڑھتی تھی اور جبیر بن مطعمؓ نی کہا کہ جب مین نی یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سی سُنی اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ ھُمُ الْخَالِقُوْنَ تو گویا میرا قلب اُڑ گیا خوف سی وَ مِنْھَا الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ قَدْ اَخْرَجَ الْحُفَّاظُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْیَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَ اَنَّہٗ قَالَ لَنْ یَّبْقٰی بَعْدِیْ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاھَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَوْ تُرٰی لَہٗ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَبِہٖ فُسِّرَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا اور منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہی حافظان حدیث نی روایت نقل کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد سی نبوت کی چھیالیس حصون مین سی ایک حصہ ہی اور آنحضرت نی فرمایا نہ باقی رہیگا میری بعد نبوت سی مگر مبشرات صحابہؓ نی کہا اور مبشرات کیا ہین یارسول اللہ فرمایا نیک خواب جسکو نیک مرد دیکھی یا اُسکو واسطی دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکھی وہ نبوت کی چھیالیس حصون مین سی ایک حصہ ہی اور اللہ تعالی کا یہ قول کہ اُنکی واسطی بشارت ہی زندگانی دنیا مین تفسیر کیا گیا ہی بروپای صالحہ یعنی اس آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہی

[۱] اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہین یعنی جیسی دودھ کا تھنون مین پھر جانا محال ہی ایسی ہی اسکا دوزخ مین جانا محال ہی ۱۲

کہ بشارت دنیاوی سی سچا خواب مراد ہی **ف** مولانا نی فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکون کی خواب کی تعبیر فرمایا کرتی تھی تا اینکہ بعد نماز صبح کی جلوس فرماتی اور ارشاد کرتی کہ تم مین سی کسی نی خواب دیکھا ہی تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت ﷺ اسکی تعبیر فرماتی تھی وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ رُؤْيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ اَوْ رُؤْيَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اَوْ رُؤْيَةُ الصَّالِحِيْنَ وَالْاَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْمَشَاهِدِ الْمُتَبَرَّكَةِ كَبَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ رُؤْيَةُ الْوَقَائِعِ الْاٰتِيَةِ الْمُسْتَقْبِلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَاٰى اَوِ الْمَاضِيَةِ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ اَوْ رُؤْيَةُ الْاَنْوَارِ وَالطَّيِّبَاتِ كَشُرْبِ اللَّبَنِ اَوِ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ كَمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ فِيْ كِتَابِ الرُّؤْيَا مِنَ الْاُصُوْلِ وَرُؤْيَةُ الْمَلٰٓئِكَةِ فَفِي الْحَدِيْثِ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ ظُلَّةٌ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ اِلٰى اٰخِرِ الْقِصَّةِ

اور رویاء صالحہ سی مراد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت ہی خواب مین یا دیکھنا جنت اور نار کا یا دیکھنا صالحین اور انبیا علیہم السلام کا اسکی بعد مکانات متبرکہ کا خواب مین دیکھنا جیسی بیت اللہ محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اسکی بعد رتبہ ہی وقائع آئندہ کی دیکھنی کا کہ مطابق رویت کی واقع ہون یا وقائع گذشتہ کا دیکھنا ٹھیک ٹھیک یا انوار اور طیبات کا دیکھنا جیسی دودھ اور شہد اور گھی پینا چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الرؤیا مین مذکور ہی اور اسیطرح فرشتون کا دیکھنا جاگنی کی حالت مین حدیث مین وارد ہی کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سائبان

ظاہر ہوا جسمین چراغ سے تھے تا آخر قصہ ف قصہ مذکورہ مجملاً صحیحین کی روایت سے یون ہے کہ اُسید بن حضیر رض تہجد کے وقت سورہ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے جسمین چراغون کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آ گیا کہ اُنکا گھوڑا بھڑکنے لگا اُنھون نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھکو معلوم ہے کہ وہ کیا تھا اُنھون نے کہا کہ نہین فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سننے کو قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت اُنکو لوگ دیکھ لیتے وہ چھپتے نہو نے مترجم کہتا ہے رویت نبوی جمیع مقامات سے اسواسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین مین ابی ہریرہ رض سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے مجھکو خواب مین دیکھا اُسنے مجھکو فی الواقع دیکھا اسواسطے کہ شیطان میری صورت نہین پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا و وہ دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑون کا بھی خواب ہے احمد رح اور ترمذی رح نے عائشہ صدیقہ رض سے روایت کی کہ کسی نے ورقہ بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجہ الکبریٰ رضی نے کہا کہ اُسنے تو آپکی تصدیق نبوت کی تھی ولیکن وہ مر گیا قبل آپکے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اُسکو خواب مین دیکھا اُسپر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دوزخی ہوتا تو اُسپر لباس سفید نہوتا وَمِنْهَا الْفِرَاسَةُ الصَّادِقَةُ وَالْخَاطِرُ الْمُطَابِقُ الْوَاقِعَ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ اور منجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہے اور وہ خاطر جو مطابق ہے واقع کے سو البتہ حدیث مین آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نور الٰہی کے نظر کرتا ہے مترجم کہتا ہے فراست صادقہ سے ٹھیک اٹکل مراد ہے وَمِنْهَا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَظُهُوْرُ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ اللهِ تَعَالٰى بِمُجَرَّدِ هِمَّتِهِ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ فِي الْحَدِيْثِ رُبَّ اَغْبَرَ

وَاَشْعَثَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُعْبَأُ بِہٖ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ وَبِالْجُمْلَۃِ فَھٰذِہِ الْوَقَائِعُ
وَاَمْثَالُھَا دَالَّۃٌ عَلٰی صِحَّۃِ اِیْمَانِ الرَّجُلِ وَقُبُوْلِ طَاعَاتِہٖ وَسِرَایَۃِ النُّوْرِ
فِیْ صَمِیْمِ قَلْبِہٖ فَلْیَغْتَنِمْھَا اور منجملہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہوتا ہے اور ظاہر
ہونا اُس کا جس کا اللہ سے طالب ہے اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسکی طرف
اشارہ حدیث مین ہے کہ بعضا شخص غبار آلودہ پریشان مُو پرانے پھٹے کپڑون والا
جسکو کوئی خیال مین نہین لاتا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالے
اسکی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک اُسکی ایسی وجاہت ہے کہ جیسا اُسنے کہا
ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوے اور مانند
انکے اور حالات بلند دلالت کرتے ہین مرد کی صحت ایمان پر اور اسکی طاعات کے
قبول ہونے پر اور نور سرایت کر جانے پر اُسکے قلب کے باطن مین تو سالک ان کو
غنیمت جانے ثُمَّ بَعْدَ حُصُوْلِ النِّسْبَۃِ عُرُوْجٌ اٰخَرُ وَھُوَ الْفَنَاءُ فِی اللّٰہِ
وَالْبَقَاءُ بِہٖ وَالْحَقُّ عِنْدِیْ اَنَّہٗ لَیْسَ مُتَوَارِثًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِوَاسِطَۃِ الْمَشَائِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ ھُوَ مَوْھِبَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ
تَعَالٰی یَھَبُہٗ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِہٖ مِنْ غَیْرِ تَوَارُثٍ وَمِمَّا یَشْھَدُ لِھٰذَا
الْمَعْنٰی مَا رُوِیَ اَنَّ خَوَاجَہْ نَقْشْبَنْدْ سُئِلَ عَنْ سِلْسِلَۃِ شُیُوْخِہٖ
فَقَالَ لَمْ یَصِلْ اَحَدٌ اِلَی اللّٰہِ بِالسِّلْسِلَۃِ بَلْ وَصَلْتُ اِلَی جَذْبَۃٍ
فَاَوْصَلَتْنِیْ اِلَی اللّٰہِ قَضِیَّۃٌ لِمَا وَرَدَ جَذْبَۃٌ مِّنْ جَذَبَاتِ اللّٰہِ
تُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ ھٰذَا مَعَ اَنَّ سِلْسِلَۃَ شُیُوْخِہٖ مَعْلُوْمَۃٌ وَمَعْرُوْفَۃٌ
فَمَنْ شَاءَ ھٰذَا الْعُرُوْجَ فَلْیَرْجِعْ اِلٰی سَائِرِ کُتُبِنَا وَاللّٰہُ الْھَادِیْ

پھر بعد حاصل ہونی نسبت کے وہ سیر عروج اور ترقی ہی اور وہ عبارت ہی فنا فی اللہ اور بقا باللہ سی اور میری نزدیک واقعی یہ امر ہی کہ مرتبۂ فنا اور بقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی بواسطۂ مشائخ سند متصل سی متوارث نہین بلکہ یہ تو خدا کی داد ہی جسکو اپنی بندون مین سی چاہی عنایت کری بدون توارث کی اور اس مدعا کا شاہد وہ امر ہی جو خواجہ نقشبند سی منقول ہی کہ کسی نی اُنکی پیرون کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص اللہ تک اپنی سلسلی کی واسطے سے نہین پہونچا بلکہ مجھکو تو کشش ربّانی پہونچ گئی سو اُسنی مجھکو اللہ تک پہونچا دیا یہ کلام مطابق ہی اُس حدیث مروی کی کہ کششون ربانیہ سی ایک کشش جن اور انسان کی عمل کی مقابل ہی اسکو یاد رکھنا با اینہمہ خواجہ نقشبند رح کی مرشدون کا سلسلہ معروف اور مشہور ہی سو اس امر کی جو زیادہ تحقیق چاہی یعنی فنا اور بقا کی وہبی ہونے کی یا کسبی ہونی کی تو ہماری اور کتابون کی طرف رجوع کری اور اللہ جل شانہ رہنما ہی

ف مصنف قدس سرہ نی حاشیۂ منہیہ مین فرمایا کہ اس مقدمی کو ہمنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین بتفصیل بیان کیا ہی جسکو شوق ہو وہ اُس کتاب کو دیکھی

فصل آٹھوین

فی شیءٍ من فوائد سیدی الوالد قدس سرہٗ اس فصل مین والد مرشد قدس سرہ کی بعضی فائدی مذکور ہین یعنی حضرت مصنف رح کی خاندانی اعمال مجربہ کا اسمین ذکر ہی اوصانی سیدی الوالد قدس سرہٗ بمواظبۃ یا مغنی کل یوم مائۃ والف مرۃ وسورۃ المزمل اربعین مرۃ فان لم تستطع فاحدی عشر

مَرَّةً وَّقَالَ هٰذَانِ مُجَرَّبَانِ لِلْغِنَى الْقَلْبِيِّ وَالظَّاهِرِيِّ كِلَيْهِمَا والد مرشد قدس سرہ نے مجھکو وصیت کی یا مُغْنِیُ کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل پڑھنے کی چالیس بار سو اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار[1] اور فرمایا کہ یہ دونوں عمل غنای دلی اور ظاہری دونوں کے واسطے مجرب ہیں وَاَوْصَانِیْ بِمُوَاظَبَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ يَوْمٍ وَّقَالَ بِهَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا اور مجھکو وصیت کی درود کی ہمیشگی پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے ہمنے پایا جو پایا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِذَا جَاءَكَ مَنْ يَّتَأَلَّمُ ضِرْسُهٗ اَوْ رَأْسُهٗ اَوْ تَوَجُّعُهُ الرِّيَاحُ فَخُذْ لَوْحًا طَاهِرًا وَّضَعْ عَلَيْهِ رَمْلًا طَاهِرًا وَّاكْتُبْ بِمِسْمَارٍ اَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّيْ وَشَدِّدْ بِالْمِسْمَارِ عَلَى الْاَلِفِ وَاقْرَأِ الْفَاتِحَةَ مَرَّةً وَّصَاحِبُ الْاَلَمِ وَاضِعٌ اِصْبَعَهٗ عَلٰى مَوْضِعِ الْاَلَمِ بِقُوَّةٍ ثُمَّ اَسْأَلُهٗ هَلْ شُفِيْتَ فَاِنْ شُفِيَ فَبِهَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَى الْبَاءِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهٗ كَالْاُوْلٰى فَاِنْ شُفِيَ فَبِهَا وَاِلَّا نَقَلْتَ الْمِسْمَارَ اِلَى الْجِيْمِ وَقَرَأْتَ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثًا وَّهٰكَذَا فَلَا تَصِلُ اِلٰى اٰخِرِ الْحُرُوْفِ اِلَّا وَقَدْ شَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اور سنا مینے والد مرشد سے فرماتے تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے درد یا سر کے درد سے نالان آوے یا اسکو ریاح ستاتی ہوں تو ایک تختی یا پٹری پاک اور اسپر پاک ریتا ڈالے اور ایک کیل یا کھونٹی سے اسپر ابجد ہوز حطی لکھے اور کیل کو الف پر زور سے داب دے اور ایکبار سورۂ فاتحہ پڑھے اور درد والا آدمی اپنی انگلی کو درد کے مقام پر زور سے رکھے رہے پھر اُس سے پوچھے کہ تجھکو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے

---

[1] اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورۂ مزمل کا اکتالیس بار بھی منقول ہے اور بعض سے نماز میں پڑھنا اسکا اسطرح کہ عشاء کے بعد دو رکعتوں میں اکتالیس بار پڑھے اسطرح کہ اکیس بار پہلی رکعت میں اور بیس بار دوسری رکعت میں اور مولوی فخر الدین صاحب رحمہ اللہ کے مریدوں میں مجرب اسکا ایک طریق یہ ہے کہ بعد سنت فجر کے ایکبار اور بعد ہر نماز کے پنجگانہ میں سے دو دو بار کہ شب و روز میں گیارہ بار ہو جاوے اور اس فقیر کو ان سب طرق کی اجازت ہے اور جو چاہے پڑھے اسکو بھی میری طرف سے اجازت ہے جَرَّبْتُ هٰذَا الْعَمَلَ فَوَجَدْتُهٗ كَذٰلِكَ ۱۲ ق [2] نظر جلیل میں کچھ فائدے درود شریف کے اور الفاظ اسکے بیان کئے ہیں جو چاہے اسمیں سے دیکھ لے اور صلوٰۃ تنجینا کا ستر بار ہر روز پڑھنا تقناً کا جامع کے لئے ایک بزرگ سے مجھکو پہونچا ہے اسکی بھی اجازت ہے جو چاہے سو پڑھے۔

اور نہین تو کیل کو دوسرے حرف یعنی ر کی طرف نقل کرے اور دو بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح کہ صحت ہوئی یا نہین اگر صحت ہوگئی تو فہو المراد اور نہین تو جیم کی طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دباتا جاوے اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا جاوے تو آخر حرف تک تو نہ پہونچیگا مگر یہ کہ خدا اسکو اندر ہی شفا عنایت کریگا وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِذَا عَنَّتْ لَكَ حَاجَةٌ اَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَاَرَدْتَّ اَنْ يَّرْجِعَهُ اللّٰهُ سَالِمًا غَانِمًا اَوْ كَانَ لَكَ مَرِيْضٌ فَاَرَدْتَّ اَنْ يَّشْفِيَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدٰى وَّاَرْبَعِيْنَ مَرَّةً بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهَا اور مین نے والد مرشد کو سنا فرماتی تھی کہ جب تجھکو کوئی حاجت پیش آوے یا کوئی شخص تیرا غائب ہوا ور تو چاہے کہ حقتعالے اسکو سالم اور غانم پھیر لاوے یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چاہے کہ اللہ تعالی اسکو صحت بخشے تو سورۂ فاتحہ کو اکتالیس بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین پڑھ ف مولانا نے حاشیے مین فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو فاتحۃ الکتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محموم یعنی تپ والے کے منھ پر چھینٹا مارے تو حقتعالے اسکو فائدہ بخشے وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ عَضَّهُ الْكَلْبُ الْمَجْنُوْنُ وَخِيْفَتْ عَلَيْهِ الْجُنُوْنُ فَاكْتُبْ لَهٗ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى اَرْبَعِيْنَ كِسْرَةً مِّنَ الْخُبْزِ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا وَمُرْهُ اَنْ يَّاْكُلَ كُلَّ يَوْمٍ كِسْرَةً اور مین نے سنا انہی حضرت سے فرماتی تھی کہ جسکو باؤلا کتا کاٹے اور اُس کے دیوانہ ہوجانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑون پر لکھے اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا

برای ادای قرض و حاجت و واپسی غائب و شفاء مریض

برای دفع ضرر کاٹنے سگ دیوانہ

ف اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پہونچا ہے کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو اُسپر الحمد اکتالیس بار ساتھ وصل بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے پڑھکر چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالی وہ مرض اُسکا جاتا رہیگا اور اگر فرصت تھوڑی ہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے۔

لفظ وَدُیْنَ تک اور اُس سے کہدے کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کرے[1] وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ[2] اور مین نے اُن حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے اُسکو فاقہ نہین ہوتا مترجم کہتا ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَسَأَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُّوْقِظَهٗ فِيْ اَيِّ سَاعَةٍ اَرَادَ اَيْقَظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا اور مین نے اُن حضرت سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ اُسکو جگاوے جسوقت کا کہ ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اُسکو جگا دیگا اُسی وقت مترجم کہتا ہے سورہ کہف کے آیات مذکورہ یہ ہین اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی مسند مین روایت کیا ہے کذا فی حاشیہ العزیزیہ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اُكْتُبْ هٰذِهِ الْعُوْذَةَ وَعَلِّقْهَا فِيْ عُنُقِ الطِّفْلِ يَحْفَظُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی گردن مین لٹکا

[1] سنا اس فقیر نے اپنے اُستاد مولانا اسحق صاحب رحمہ اللہ سے کہ فرماتے تھے جسکو باؤلا کتا کاٹے تو ایک ٹکڑا بتاشے کا تھوڑے گڑ مین لپیٹ کر کھلاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ زہر اُسکا کہین اثر نہ کریگا ۱۲ ق [2] اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے حزب البحر کی شرح مین حدیث سے یا کسی صحابی سے لکھا ہے کہ جو کوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سو بار ہر روز پڑھ لیا کرے تو اُسکو فاقہ نہین پہونچے گا ۱۲ ق -

حق تعالیٰ اُسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ سے آخر تک تعویذ مذکور ہے ترجمہ اُسکا یہ ہے کہ بوسیلہ کلمات الٰہیہ کے جو اپنی تاثیر مین پوری ہین مین پناہ مانگتا ہون ہر شیطان اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے والے کی آنکھ کی شر سے مین نے پناہ پکڑی دس لاکھ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعے مین وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ هٰذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِّنْ كُلِّ اٰفَةٍ يَقْرَأُ صَبَاحًا وَّمَسَاءً بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَّاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ اور سُنا مین نے اُنسے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہے ہر آفت سے پڑھا کرے اسکو صبح اور شام ترجمہ اُسکا یہ ہے کہ شروع کرتا ہون اللہ کے نام سے خداوندا تو میرا رب ہے کوئی معبود برحق نہین سوائے تیرے تجھی پر مین نے بھروسا کیا اور توہی مالک ہے عرش عظیم کا اور نہ بچاؤ ہے گناہ سے اور نہ قوت ہے بندگی پر مگر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ ہے جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا مین گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے اور ہر چیز کو شمار

دعائی امان از ہر آفت

لے حدیث شریف مین آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین رضی کے یہ یون تعویذ کرتے تھے اُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ اور فرماتے تھے کہ تمھارے باپ حضرت ابراہیم ؑ تعویذ کرتے تھے ساتھ اس دعا کے اسمٰعیل ؑ اور اسحٰق ؑ کو روایت کی یہ مسلم ؒ نے اور معمول مولانا عبدالعزیز صاحب و مولانا اسحٰق صاحب رحمہما اللہ کا فقط اس دعا لکھنے کا تھا اعوذ بکلمات اللہ التامات من کل شر شیطان و ھامۃ ومن کل عین لامۃ ۱۲ ق

مین کرلیا ہی کہ مین کہ خداوند امین پناہ مانگتا ہون اپنی ذات کی برائی سی اور ہر چلنی والی جاندار کی برائی سی جسکی چوٹی کو تو تھامنی ہی یعنی تیری قبضہ قدرت مین ہی مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہی اور تو ہر چیز کا نگہبان ہی البتہ میری کام کا بنانیوالا اللہ ہی جسنی قرآن اُتارا اور وہ نیکوکارون کو دوست رکھتا ہی سو اگر وہ مانین اور گردن کشی کرین تو کہہ مجھکو اللہ کافی ہی کوئی معبود برحق نہین سوای اُسکی اُسی پر مین نی اعتماد اور بھروسا کیا اور وہی مالک ہی عرش عظیم کا وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانٍ فَلْیَقُلْ کٓھٰیٰعٓصٓ کُفِیْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِیْتُ وَلْیَقْبِضْ کُلَّ اِصْبَعٍ مِّنَ الْیَدِ الْیُمْنٰی عِنْدَ کُلِّ حَرْفٍ مِّنَ اللَّفْظِ الْاَوَّلِ وَمِنَ الْیُسْرٰی عِنْدَ کُلِّ حَرْفٍ مِّنَ الثَّانِیْ ثُمَّ لْیَفْتَحْهُمَا جَمِیْعًا فِیْ وَجْہِ مَنْ یَّخَافُ مِنْہُ اور مین نی حضرت والد سی سنا فرماتی تھی کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سی ڈری اُسکو چاہیی یون کہے کٓھٰیٰعٓصٓ کُفِیْتُ حٰمٓعٓسٓقٓ حُمِیْتُ اور چاہیے کہ داہنے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کری لفظ اول کی ہر حرف کی تلفظ کی ساتھ اور بائین ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کری لفظ ثانی کی ہر حرف کی نزدیک پھر دونون ہاتھون کی انگلیان بند کیے چلا جاوی پھر دونون کو کھول دی اُسکی سامنی جس سے ڈرتا ہی مترجم کہتا ہی لفظ اول سے کٓھٰیٰعٓصٓ اور لفظ ثانی سے حٰمٓعٓسٓقٓ مراد ہی یعنی جب کاف کہی تو داہنی ہاتھ کی ایک انگلی بند کری پھر جب ہا کہی یعنی دوسرا حرف بولی تو دوسری انگلی بند کرلی اور یای تحتانیہ کی بعد تیسری انگلی اور عین کی بعد چوتھی اور صاد کی بعد پانچوین بند کرلی اور علی ہذا القیاس لفظ ثانی کی ہر حرف کی ساتھ ایک ایک انگلی بائین ہاتھ کی بند کری وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ سِتُّ اٰیَاتٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ تُسَمّٰی بِاٰیَاتِ الشِّفَاءِ

آیات شفا برای مریض

یکتبہا للمریض فی اناء فیمحوہا بالماء ویشرب ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور ویخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین و اذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین امنوا ہدی وشفاء اور مین نے سنا حضرت والد ماجد سے فرماتے تھے کہ چھ آیتین ہین قرآن کی جن کا آیات شفا نام ہے بیمار کے واسطے انکو ایک برتن مین لکھو اور پانی سے دھو کر پلا دے آیات مذکورہ ویشف سے آخر تک ہین وسمعتہ یقول ثلث وثلثون ایۃ تنفع من السحر وتکون حرزا من الشیطان واللصوص والسباع اربع ایات من اول البقرۃ وایۃ الکرسی وایتان بعدہا الی خلدون وثلث من اخر البقرۃ وثلث من الاعراف ان ربکم اللہ الی المحسنین واخر بنی اسرائیل قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن وعشر ایات من اول الصفت الی لازب وایتان من سورۃ الرحمن یا معشر الجن الی تنتصران واخر الحشر لو انزلنا ہذا القران وایات من قل اوحی وانہ تعالی جد ربنا الی شططا فہذہ ہی الایات المسماۃ بثلث وثلثین ایۃ وکان سیدی الوالد یزید علیہا الفاتحۃ وقل یا ایہا الکفرون وقل ہو اللہ احد والمعوذتین ویاخذ من اول السورۃ قل اوحی الی شططا اور مین نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے تینتیس آیتین ہین کہ جادو کے اثر کو دفع کرتی ہین اور شیطان اور چورون اور درندے جانورون سے پناہ ہو جاتی ہین چار آیتین سورہ بقرہ کے اول سے اور آیۃ الکرسی اور دو آیتین اسکے بعد کے خالدون تک اور

عمل سی و سہ آیت برای دفع اثر سحر و حفاظت از دزدان و درندگان

تین آیتیں آخر سورۂ بقرہ کی یعنی لِلّٰہِ مَافِی السَّمٰوٰتِ سے آخر تک اور تین آیتیں سورۂ اعراف کی اِنَّ رَبَّکُمُ سے مُحْسِنِیْنَ تک اور سورۂ بنی اسرائیل کی پچھلی آیت یعنی قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ سے آخر تک اور دس آیتیں صافات کے اول سے لَازِبٍ تک اور دو آیتیں سورۂ رحمٰن کی یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ سے تَنْتَصِرَانِ تک اور آخر سورۂ حشر کی لَوْ اَنْزَلْنَا سے آخر تک اور دو آیتیں سورۂ جن یعنی قُلْ اُوْحِیَ کی وَّاَنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ رَبِّنَا سے شَطَطًا تک تو یہی آیات مذکورہ تینتیس ۳۳ آیت سے مسمّیٰ ہیں اور ہمارے والد مرشد آیات مذکورہ پر سورۂ فاتحہ اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس زیادہ کرتے تھے اور سورۂ جن سے اول آیت یعنی قُلْ اُوْحِیَ سے شَطَطًا تک یعنی چھ۔ ف مترجم کہتا ہے حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بطور اختصار کے کہ واقف سمجھ لیگا تو نا واقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات ممدوحہ کو یہاں پورا ذکر کردیجیے کہ تلاش نہ کرنی پڑے

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ

فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ
آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ
يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝
لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ ۖ
فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ
رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ ۚ
وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا
مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا
إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا ۚ وقف
وَاغْفِرْ لَنَا ۚ وقف وَارْحَمْنَا ۚ وقف أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي
خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ
حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ
الْعَالَمِينَ ۝ ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ
أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَٰنَ ۖ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا
وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ
يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ ۖ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۝ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا ۝ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ۝ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ۝
إِنَّ إِلَٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا
بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ وَيُقْذَفُونَ

من کل جانب دحورا ولهم عذاب واصب الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب فاستفتهم
اهم اشد خلقا ام من خلقنا انا خلقناهم من طين لازب يا معشر الجن والانس ان استطعتم
ان تنفذوا من اقطار السماوات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان
فباي آلاء ربكما تكذبان يرسل عليكما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران
لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرأيته خاشعا متصدعا من خشية الله و
تلك الامثال نضربها للناس لعلهم يتفكرون هو الله الذي لا اله الا هو عالم
الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم هو الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس
السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله
الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما في السماوات والارض وهو العزيز
الحكيم قل اوحي الي انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا يهدي الى الرشد
فآمنا به ولن نشرك بربنا احدا وانه تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا
وانه كان يقول سفيهنا على الله شططا و سمعته يقول اذا ظهر مرض الحصبة
فخذ خيطا ازرق واقرأ سورة الرحمن وكلما مررت على قوله تعالى فباي آلاء
ربكما تكذبان فاعقد عقدة وانفث فيها وعلق الخيط في عنق الصبي يعافيه
الله تعالى من ذلك المرض اور یہی نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جب
چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اور اسپر سورہ رحمن پڑھے اور جب
کہ تو فبای آلاء ربکما تکذبان پر پہونچے تو ایک گرہ دے اور اسپر پھونک
ڈالے اور تاگے کو لڑکے کی گردن میں باندھے وہ حقتعالی اسکو اس بیماری سے
آرام دیگا و سمعته یقول اسماء اصحاب الکہف امان من الغرق

وَالْحَرْقِ وَالنَّهْبِ وَالسَّرْقِ اِلٰهِي بِحُرْمَةِ يَمْلِيخَا مَكْسَلْمِينَا كَشْفُوطَطْ اَذَرْفَطْيُونُسْ
كَشَافَطْيُونُسْ تَبْيُونُسْ يُوَانِسْ بُوسْ وَكَلْبِهِمْ قِطْمِيرٍ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ
وَمِنْهَا جَائِرٌ اور سنا مین نے حضرت والد سے فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام
امان ہین ڈوبنے اور جلنے اور غارتگری اور چوری سے الٰہی سے آخر تک دعا
کرے وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِذَا اعْتَرَضَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاقْرَأْ يَا بَدِيعَ الْعَجَائِبِ
بِالْخَيْرِ يَا بَدِيعُ اَلْفًا وَمِائَتَيْ مَرَّةٍ اِثْنَا عَشَرَ يَوْمًا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْضِي حَاجَتَكَ هٰذِهِ
دَعْوَاتُهُمْ اَجَازَنِي سَيِّدِي الْوَالِدُ بِهَا فِي جُمْلَةِ مَا اَجَازَنِي اور سنا مین نے حضرت
والد سے فرماتے تھے کہ جب تجھکو کوئی حاجت درپیش آوے تو یا بَدِيعَ الْعَجَائِبِ
بِالْخَيْرِ يَا بَدِيعُ کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک کہ حقتعالی تیری حاجت برلاویگا
اوران اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہانتک مجھکو میرے والد مرشد نے اجازت
دی ہے منجملہ اور اعمال کے کہ جنہین مجھکو اجازت فرمائی ہے لِقَضَاءِ الْحَاجَاتِ الْمُهِمَّةِ
يَرْكَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝
مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ رَبِّ اِنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝
مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الثَّالِثَةِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِي اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۝
مِائَةَ مَرَّةٍ وَفِي الرَّابِعَةِ قَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ مِائَةَ مَرَّةٍ ثُمَّ يُسَلِّمُ
وَيَقُولُ رَبِّ اِنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ مِائَةَ مَرَّةٍ حاجات مشکلہ کے برآنے کے
واسطے چار رکعتین پڑھے پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد لا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ

(حاشیہ: ... حدیث شریف میں آئی ہے ... افضل سبب ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے ...)

وکذالک ننجی المؤمنین کو سو بار پڑھو اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے رب انی مسنی
الضر وانت ارحم الراحمین سو بار پڑھے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے وافوض
امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد سو بار پڑھے اور چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ
کے قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر کے رب انی
مغلوب فانتصر سو بار **ف** مولانا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے
ارشاد کیا کہ یہ چارون آیتین اسم اعظم ہین کہ جنکے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے
اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجھکو تعجب آتا ہے اس شخص سے کہ بواسطہ انکے دعا کرے اور
قبول نہ ہو **فائدہ جلیلہ** حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب مین فرمایا
کہ جو عمل کہ حصول ہر مطلب مین جلالی ہو یا جمالی حکم مین کبریت احمر کے ہے اور اسکو
اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین
رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذو النون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ
مین فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کریگا قبول
ہوگی اور حق یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب التاثیر اور بکمال سریع الاثر ہے جس امر مین
چاہے اس آیت سے دعا کرلے اور مشائخ اسکی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر
اجماع اور اتفاق رکھتے ہین اور طریقہ دعا کا انھون نے باقسام متعددہ
ذکر کیا ہے آسان تر دو طریقے ہین ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب
بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول و آخر
چند بار درود پڑھ کے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے

ف جناب مولانا عبد العزیز صاحب علیہ الرحمۃ نے بیچ تفسیر سورہ نون کے جب یہ آیت ذکر آئی تدارکہ نعمۃ الآیہ کے لکھا ہے کہ
مشائخ معتبرین نے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے آیت لا الہ الا انت سبحانک الآیہ کا پڑھنا تریاق مجرب کہا ہے اور طریق اسکے

خلاصہ یہ ہی کہ اسکی قوت تاثیر مین کچھ شک نہین اسواسطے کہ ایسا کوئی عمل نہین کہ جسکی
صحت قرآن مجید سی بھی ہوا ور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سی بھی سوائے
اسکے قرآن مین اسکی شان مین وارد ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي
الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ولِمَن خَبطَهُ الشَّيْطَانُ يقرأ فِي اُذُنِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَقَدْ
فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ اورجسکو شیطان باولا کرڈالی
یعنے جسپر آسیب کا خلل ہو تو اُسکے بائین کان مین یہ آیت سات بار پڑھے وَلَقَدْ
فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ وَاَيْضًا يُؤَذِّنُ فِي اُذُنِهٖ سَبْعَ
مَرَّاتٍ وَيَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ وَالْمُعَوِّذَاتِ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَالطَّارِقِ وَاٰخِرَ
سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَسُوْرَةِ الصّٰٓفّٰتِ كُلِّهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْتَرِقُ اور دفع آسیب
کا یہ بھی عمل ہی کہ اُسکے کان مین سات بار اذان دی اور سورۂ فاتحہ اور قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورۂ طارق یعنی
والسماء والطارق اور سورۂ حشر کی آیتین یعنی ہو اللہ الذی سی آخر تک اور
سورۂ صافات ساری پڑھے آسیب جل جاویگا وَاَيْضًا يَقْرَأُ فِي اُذُنِهٖ اَفَحَسِبْتُمْ
اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور آسیب زدہ کے واسطے یہی عمل ہی کہ اُسکے
کان مین آخر سورۂ مومنین کی یہ آیتین پڑھو اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا
لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ
رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ وَاَيْضًا يَقْرَأُ عَلٰى مَاءٍ طَاهِرٍ الْفَاتِحَةَ
وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْجِنِّ وَيَرُشُّ بِهٖ وَجْهَهٗ فَاِنَّهٗ يُفِيْقُ وَاِذَا جُرِّ

اعمال برائے آسیب زدہ

بِالْجِنِّيِّ فِي مَكَانٍ فَرُشَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فِي نَوَاحِي الْمَكَانِ فَإِنَّهُ لَا يَعُوْدُ إِلَيْهِ
اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل ہے کہ پاک پانی پر سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ
آیتیں اول سورۂ جن کی پڑھے اور اس پانی کا اسکے منہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش میں آجاویگا
اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو سو اسی پانی سے اس مکان کی نواحی میں چھینٹے
مارے تو وہاں پھر نہ آویگا مترجم کہتا ہے سورۂ جن کی آیات مذکورہ یہ ہیں قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ
اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَّهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُّشْرِكَ
بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝ وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا
عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ وَّأَنَّا ظَنَنَّا أَنْ لَّنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ وَلِإِلْمَامِ
الشَّيْطَانِ بِالْبَيْتِ وَرَمْيِهِمْ بِالْحِجَارَةِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَاتِ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا إِلَى
رُوَيْدًا ۝ عَلَى أَرْبَعَةِ مَسَامِيرَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً ثُمَّ يَدْفِنُهَا
فِي أَرْبَعَةِ أَطْرَافِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ اور واسطے قریب ہونے شیطان کے گھر سے
اور انکے پتھر پھینکنے کے لیے یہ آیت پڑھے إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝ وَّأَكِيدُ
كَيْدًا ۝ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چار لوہے کی کیلوں پر ہر کیل پر
پچیس پچیس بار پھر انکو گھر کے چاروں کونوں میں ٹھونک دے وَأَيْضًا تُكْتَبُ أَسْمَاءُ
أَصْحَابِ الْكَهْفِ فِي جُدْرَانِ الْبَيْتِ اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ اصحاب
کہف کے نام گھر کی دیواروں میں لکھے وَلِلْعَقِيمَةِ تُكْتَبُ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي رَقِّ
الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ ثُمَّ تُعَلَّقُ فِي عُنُقِهَا وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ
الْجِبَالُ إِلَى جَمِيعًا وَأَيْضًا يَقْرَأُ عَلَى أَرْبَعِيْنَ قَرَنْفُلًا عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ سَبْعَ
مَرَّاتٍ أَوْ كَظُلُمَاتٍ إِلَى نُوْرٍ تَأْكُلُ كُلَّ يَوْمٍ وَاحِدًا وَّابْتَدَأْتُ

ایضاً عمل آسیب زدہ و برائے دفع جن از خانہ
برائے دفع جن از خانہ
ایضاً برائے دفع جن از خانہ

مِنْ وَقْتِ فَرَاغِهَا مِنْ غُسْلِ الْحَيْضِ وَيُوَاقِعُهَا زَوْجُهَا فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ اور
عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ آیت
لکھے وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ
الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ۝ پھر اس تعویذ کو اُسکی گردن مین باندھے اور یہ
بھی عقیمہ کے واسطے ہے کہ چالیس لونگون پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے
اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ
يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ اور ایک لونگ کو ہر دن
کھاوے اور شروع کرے حیض کے غسل کے ہونے سے اور اُن دنون مین اُسکا زوج
اُس سے صحبت کرتا رہے **ف** مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ
رات کو کھاوے اُسپر پانی نہ پیوے وَالَّتِيْ تُمْلِصُ جَنِيْنَهَا يَاخُذُ خَيْطًا مُعَصْفَرًا اَعْلٰى
مِقْدَارِ طُوْلِهَا وَيَعْقِدُ عَلَيْهِ تِسْعَ عُقَدٍ يَّنْفُثُ فِيْ كُلٍّ مِّنْهَا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ
اِلَّا بِاللّٰهِ اِلٰى مُحْسِنُوْنَ ۝ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اِلٰى اٰخِرِهَا اور جو عورت بچہ اسقاط کرتی
ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اُسکے قد کے برابر لے اور اُسپر نو گرہیں لگاوے اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ
وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ
هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ اور قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور پھونکے وَالَّتِيْ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ
يَكْتُبُ فِيْ رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ اِهْيًا اَشْرَاهِيًا
وَيَلُفُّ الرُّقْعَةَ فِيْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِيْ فَخِذِهَا الْيُسْرٰى فَاِنَّهَا تَلِدُ سَرِيْعًا
قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ
دُعَاءُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ

عقیمہ

عمل اسقاط جنین

برائے درد زہ

اورجس عورت کو درد زہ ہو یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچہ کاغذ مین یہ آیت لکھے وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ اِهْيًا اَشْرَاهِيًا اوس پرچے کو پاک کپڑے مین لپیٹے اور اُسکی بائین ران مین باندہے تو وہ جلد جنیگی مین کہتا ہون مجکو یاد ہی جلال الدین سیوطی رح کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمش رض کہ یہ کلمہ یعنی اِهْيًا اَشْرَاهِيًا جناب موسی علیہ السلام کی دعا ہی یعنی اُسکے یہ کہ ای زندہ قبل ہر چیز کے اور ای زندہ بعد ہر چیز کے **ف** مترجم کہتا ہے اِهْيًا بکسر ہمزہ وَاَشْرَاهِيًا بفتح ہمزہ وشین لفظ یونانی ہی یعنی وہ ازلی کہ کبھی اُسکو زوال نہین اور شَرَاهِيًا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہی بزعم علماء یہود کے کذا فی القاموس مولانا رح نے فرمایا کہ اگر اول سورۃ سے حقت تک شیرینی پر پڑہے اور حاملہ کو کھلا وے تو بھی جلد جنے وَالَّتِيْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰى يَكْتُبُ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ عَلَى الْحَبَلِ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ عَلٰى رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ وَهٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰزَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ الْاٰيَةَ ۝ ثُمَّ يَكْتُبُ بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيْسٰى اَبْنَا صَالِحًا طَوِيْلَ الْعُمُرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اور جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ۝ اور اس آیت کو لکھے يٰزَكَرِيَّا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ۨاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا پھر یہ لکھے

برائے [illegible]

يحق مريم وعيسى ابنًا صالحًا طويل العمر بحق محمد وآله يعني پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے وَاَخبرني مَن اَثق بِه لِلمِقلاة لا يعيش لها ولد يا حُنَنا تُخواه والفلفل الاسود ويقرأ عليهما عنا ظهيرة يوم الاثنين اربعين مرة سورة الشمس يبدأ كل مرة بالصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم ويختم بها تأكلها المرأة كل يوم من حملها الى فطام الولد اور اوس شخص نے جسپر مجکو اعتماد ہی خبر دی کہ جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو اجوائن اور کالی مرچ ان دونوں چیزوں پر دوشنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور اوسی پر ختم کرے اوس کو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک وَاَخبرني ايضًا الّتي لا تلد الّا انثى ان تخط خطًّا مستديرًا على بطنها سبعين مرة في كل مرة يقول مع ادارة الاصبع يا متين اور یہ بھی اُسی شخص معتمد نے مجکو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اسکے پیٹ پر گول لکیر کھینچے ستر بار ہر بار انگلی کے پھیرنے کے ساتھ یا متین کہے ثم نعود الى الكلام الاوّل فنقول من تلك العزائم للصبي الذي اصابه عين عائنة تخط خطًّا مستديرًا بالسكين وهو يقرأ اية الكرسي وهذه الايات وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقًا ٥ ويحق الله الحق بكلمته ولو كره المجرمون ٥ ويريد الله ان يحق الحق بكلماته ويقطع دابر الكافرين ليحق الحق ويبطل الباطل ولو كره المجرمون ٥ ويمحو الله الباطل ويحق الحق بكلماته انه عليم

له مقلاة الّتی لا یعیش لہا ولد مجرب — براے زندہ ماندن فرزند مجرب

ایضاً براے فرزند نرینہ

علہ دوکسی کو لگی ہو نظر یعنی داد

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۰ ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ
وَّهَآمَّةٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّةٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰہُ
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۰ ثُمَّ یَرْکُزُ السِّکِّیْنَ فِیْ وَسْطِ الدَّائِرَۃِ وَیَقُوْلُ رَکَزْتُهَا فِیْ
قَلْبِ الْعَائِنَۃِ ثُمَّ یَسْتُرُهَا تَحْتَ صَحْفَۃٍ اَوْ قَعْبٍ پھر ہم رجوع کرتے ہین پہلے
کلام کی طرف تو کہتے ہین اون ہی عزیمتون سے یعنی جنکی والد ماجد سے اجازت
ہی یہ عمل ہی اُس لڑکے کیواسطے جسکو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگ گئی
اوس عورت کو ڈائن اور ڈھیا بھی کہتے ہین ایک گول لکیر چھری سے کھینچے
آیۃ الکرسی اور ان آیتون کو پڑھتے ہوے وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۰ اِنَّ الْبَاطِلَ
کَانَ زَهُوْقًا ۰ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ
الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ وَیَقْطَعَ دَابِرَ الْکَافِرِیْنَ ۰ لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ
وَیَمْحُ اللّٰہُ الْبَاطِلَ وَیُحِقُّ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ ۰ اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۰
پھر یہ دعا پڑھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّ
عَیْنٍ لَّامَّةٍ یَا حَفِیْظُ یَا رَقِیْبُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ سَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰہُ وَهُوَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ ۰ پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑے اور کہے کہ مین نے چھری
ٹھونکدی نظر لگانے والی کے دل مین پھر اُسکو ڈھکدے رکابی کے نیچے یا قعب کے
نیچے یعنی طباق کے نیچے وَاَیْضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ اَوِ السَّاحِرِ یَا فُلَانُ وَدَعَاہُ
بِاِسْمِہٖ وَقْتَ اِصَابَتِہٖ اَوْ وَقْتَ حِکَایَتِہٖ عَنْ نَّفْسِہٖ بَطَلَ عَمَلُہٗ اور یہ بھی ہی کہ جو
نظر لگانے والے یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اُسکا نام لیکر پکارے نظر لگانے کے
وقت یا اوسوقت جب خود اوسکا ذکر کرے تو اُسکا اثر باطل ہو جائیگا وَاَیْضًا اِذَا تَحَقَّقَ

اَلْعُیُوْنُ وَالْعَائِنُ اُمِرَ اَنْ یَّغْسِلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَیْهِ وَرِجْلَیْهِ دَاخِلَةَ اِزَارِهٖ فِیْ اِنَاءٍ وَّصَبَّ ذٰلِكَ الْمَاءُ عَلَی الْمَعْیُوْنِ بَرَأَ مِنْ سَاعَةٍ قُلْتُ اَخْرَجَہٗ مَالِكٌ فِی الْمُوَطَّا اَمَرَهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِعَائِنٍ قَرِيْبًا مِّنْ هٰذِهِ الْكَيْفِيَّةِ اور یہ بھی ہی کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جاوے تو اُسکے منھ اور دونون ہاتھ اور دونون پاؤن اور اوسکی شرمگاہ کے دھونے کو کہے ایک برتن مین اور اوس پانی کو اوسپر چھڑکے جسکو نظر لگی تو اُسیدم اچھا ہوجاوے مین کہتا ہون امام مالکؒ نے موطا مین روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگانیوالے کو اسیطرح کے مانند کا حکم کیا یعنی شرمگاہ وغیرہ کے دھونیکا **ف** مولاناؒ نے فرمایا کہ صحیح مسلم مین مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تمسے دُھلاوے تو دھو دو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی تمسے درخواست کرے کہ منھ وغیرہ دھو دیجیے تو دھو دینا چاہیے کہ شاید تمھاری ہی نظر لگ گئی ہو اسکا بُرا ماننا عبث ہی اور روایت ہی کہ عثمانؓ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اسکی ٹھوڑی مین کالا ٹیکا لگا دو کہ اسکو نظر نہ لگے مترجم کہتا ہی کہ یہ جو لڑکے کے کالا ٹیکا لگا دیتے ہین معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہین ہی واللہ اعلم وَاَيْضًا اُذْرُعْ مِنْ خَيْطٍ طَاهِرٍ ثَلٰثَةَ اَذْرُعٍ وَاتْرُكْهُ عِنْدَ مَنْ يَحْفَظُهٗ ثُمَّ اَقْرَأْ هٰذِهِ الْعَزِيْمَةَ عَلَى الْمَعْيُوْنِ ثُمَّ اُذْرُعْ ثَانِيًا فَاِنْ زَادَ اَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْيُوْنٌ فَكَرِّرِ الْعَمَلَ ثَلٰثًا يَذْهَبُ اَثَرُ الْعَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَتَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِيْ فِيْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ اَوْ فُلَانَةَ

ف کالا ٹیکا لگانا لڑکون کے واسطے دفع نظر کے اثر سے ترمذی مین ثابت ہی ۱۲

بِنْتِ فُلَانَۃَ بِعِزِّ عِزِّ اللّٰہِ وَ بِنُوْرِ عَظَمَۃِ وَجْہِ اللّٰہِ بِمَا جَرٰی بِہِ الْقَلَمُ مِنْ عِنْدِ
اللّٰہِ اِلٰی خَیْرِ خَلْقِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ عَزَمْتُ
عَلَیْكِ اَیَّتُھَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ بِحَقِّ اَشْرَاھِیَا بَرَاھِیَا اَدُوْنَیَا
اَصْبَاؤُتُ اٰلِ شَدَّائِیْ عَزَمْتُ عَلَیْكِ اَیَّتُھَا الْعَیْنُ الَّتِیْ فِیْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ بِحَقِّ
شَھْتُ بَھْتُ اِنْتَھَتْ یَا قِطَاعَ النَّجَا بِالَّذِیْ لَا یَقُوْلُ عَلَیْہِ اَرْضٌ وَّ لَا سَمَاءٌ
اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ كَمَا اُخْرِجَ یُوْسُفُ مِنَ الْمَضِیْقِ
وَجُعِلَ لِمُوْسٰی فِی الْبَحْرِ طَرِیْقٌ وَّ اِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ اللّٰہُ تَعَالٰی
بَرِیْءٌ مِّنْكِ اُخْرُجِیْ یَا نَفْسَ السُّوْءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ بِاَلْفِ اَلْفِ قُلْ
ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّہٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ اُخْرُجِیْ
یَا نَفْسَ السُّوْءِ بِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَنُنَزِّلُ
مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ
لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّ ھُوَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِیْنَ ۝ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ سَلَّمَ اور یہ بھی چشم زخم کا عمل
ہے کہ ایک پاک تاگا تین ہاتھ ناپ اور اُسکے پاس رکھ جو نظر زدہ ہے
پھر یہ عزیمت یعنی عزمتُ علیکِ سے آخر تک پڑھ جسپر نظر لگی ہے پھر اُس تاگے کو
دوسری بار ناپ سو اگر تین ہاتھ سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم
کر کہ اُسکو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکرر کر نظر کا اثر دور ہو گا طریقہ عزیمت
کا یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کو تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار

پڑھ کر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجاے فلان بن فلانۃ کے اُسکا
اور اُسکی ماں کا نام لے وَلِلْمَسْحُوْرِ وَالْمَرِيْضِ الَّذِىْ اَعْيَا الْاَطِبَّاءَ مَرَضُهٗ
يَكْتُبُ فِىْ اِنَاءِ صِيْنِىٍّ اَبْيَضَ يَاحَىُّ حِيْنَ لَاحَىَّ فِىْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ
يَاحَىُّ فَيَمْحُوْهُ بِالْمَاءِ وَيَشْرَبُ اِلٰى اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا قُلْتُ وَرَاَيْتُ سَيِّدِى الْوَالِدَ
يَزِيْدُ عَلَيْهِ الْفَاتِحَةَ اور جسپر جادو کا اثر ہو اور اُس بیمار کے واسطے
جسکی بیماری نے طبیبوں کو عاجز کردیا ہو چینی کے سفید برتن مین یہ اسم لکھے
یاحی حین لاحی فی دیمومتہ ملکہ وبقائہ یاحی[له] پھر اُسکو پانی سے دھوکر چالیس دن
پیے مین کہتا ہون مین نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ زیادہ
کرتے تھے وَمَنْ ضَاعَ لَهٗ شَيْءٌ فَقَالَ يَا حَفِيْظُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّتِسْعَ عَشَرَةَ مَرَّةً مِنْ غَيْرِ
زِيَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ ثُمَّ قَرَاَ يٰبُنَىَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اِلٰى يَاْتِ بِهَا
اللّٰهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَّتِسْعَ عَشَرَةَ مَرَّةً رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ ضَالَّتَهٗ اور جسکی کوئی چیز کھوئی جاوے
پھر کہے یا حفیظ ایک سو انیس ۱۱۹ بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت يٰبُنَىَّ اِنَّهَا
اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِىْ صَخْرَةٍ اَوْ فِى السَّمٰوٰتِ اَوْ فِى الْاَرْضِ
يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ایک سو انیس ۱۱۹ بار پڑھے تو حق تعالیٰ اُسکی گم ہوئی چیز کو اُسکے
پاس پھیر لاویگا وَلِمَعْرِفَةِ السَّارِقِ يَتَقَابَلُ اثْنَانِ وَيُمْسِكَانِ الْاِبْرِيْقَ بَيْنَهُمَا
وَيُعَلِّقَانِهٖ بَيْنَ اُصْبُعَيْهِمَا السَّبَّابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ اسْمَ الْمُتَّهَمِ فِى الْاِبْرِيْقِ وَ
يَقْرَاُ سُوْرَةَ يٰسٓ اِلٰى مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ فَاِنْ كَانَ هُوَ الَّذِىْ

له یعنے اے زندہ اس وقت کہ نہین تھا کوئی زندہ قائم ہے تو بیچ بادشاہت ہمیشہ اپنی کے اور بقا اپنی
کے اے زندہ اچھا کردے اس بیمار کو ۱۲

سَارِقٍ دَارًا لَّا بُرِيْقُ فَإِنْ لَّمْ يَدُرْ فَلْيَمْحُ اسْمَهٗ وَلْيَكْتُبْ اسْمَ غَيْرِهٖ وَهٰكَذَا حَتّٰى يَدُوْرَ قُلْتُ وَيَجِبُ عَلٰى مَنِ اطَّلَعَ عَلَى السَّارِقِ بِاَمْثَالِ هٰذِهٖ اَنْ لَّا يَجْزِمَ بِسَرِقَتِهٖ وَلَا يُشِيْعَ فَاحِشَتَهٗ بَلْ يَتَّبِعُ الْقَرَائِنَ فَاِنَّمَا هِيَ طَرِيْقُ اِتِّبَاعِ الْقَرَائِنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ الخ اور چور کے پہچاننے کے واسطے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو اپنے درمیان میں تھامے رہیں اور اسکو کلے کی دو انگلیوں سے اٹھائے رہیں اور جسپر چوری کی تہمت ہو اسکا نام بدھنی میں لکھے اور سورہ یٰس کو من المکرمین تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جاویگی پھر اگر نہ گھومے تو اسکا نام مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک پڑھے اور اسی طرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جاوے یہانتک کہ گھومے میں کہتا ہوں کہ جو شخص یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرکے چور پر مطلع ہو تو اسپر واجب ہے کہ اسکی چورانے پر یقین نہ کرے اور اسکو بدنام نہ کرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے حق تعالی نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا اور نہ پیچھے پڑ اس چیز کے جسکا تجھکو یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک کا سوال کیا جاویگا وَاِذَا اَبَقَ لَكَ اٰبِقٌ فَاكْتُبْ فِيْ قِرْطَاسٍ وَّاجْعَلْهُ فِيْ غِطَاءٍ وَّاتْرُكْهُ فِيْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَضَعْهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ وَهِيَ الْفَاتِحَةُ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ اكْتُبْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِمَا عَلٰى عَبْدِكَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةَ اَضْيَقَ مِنْ حَلْقَةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ثُمَّ اكْتُبْ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّمِنْ

وَّ مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ہ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ط وَ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ہ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ہ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰی مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ہ اور اگر تیرا غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اسکو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھری میں دو پتھروں کے بیچ میں رکھدے یعنے سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو لکھ پھر اللھم سے یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ آیت لکھ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ وَّ مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ط وَ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ہ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ہ پھر یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ سے آخر تک[1] وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ يُّنْجِحَ اللّٰهُ حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ بِاَنْ تُوْصِلَ مِيْمَ الْبَسْمَلَةِ بِلَامِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ تَبْدَأُ مِنْ يَّوْمِ الْاَحَدِ بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهٖ سَبْعِيْنَ مَرَّةً وَّالْيَوْمَ الثَّانِيْ سِتِّيْنَ وَهٰكَذَا تَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ عَشَرَةً حَتّٰی يَكُوْنَ يَوْمَ السَّبْتِ عَشَرَ مَرَّةٍ اور جب تو چاہے کہ حقتعالی تیری مراد بر لاوے تو سورہ فاتحہ کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم کو الحمد للہ کی لام سے ملادے یکشنبہ کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس کم کرتا جاوے یہاں تک کہ ہفتہ کے دن دس بار پڑھے وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَرٰی فِيْ مَنَامِكَ مَا فِيْهِ مَخْرَجٌ مِّمَّا اَنْتَ

[1] معمول مولانا اسحق رحمۃ اللہ کا یہ تھا کہ گم ہوئی چیز کے لیے یا کسی کو لڑکے وغیرہ گم ہوئی کے لیے درود شریف لکھکر دیتے تھے کہ اونچی جگہ یعنی درخت یا کھونٹی وغیرہ پر لٹکادے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم الٰہ الف... وَالٰہَ الھند ۱۲

فِیْهِ مِنَ الضِّیْقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثِیَابًا طَاهِرَةً وَنَمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ عَلٰی یَمِیْنِكَ وَ
اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّاللَّیْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ سَبْعَ
مَرَّاتٍ وَّفِیْ رِوَایَةٍ بَدَلَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ سُوْرَةَ التِّیْنِ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْ
اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَرِنِیْ
فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِهٖ عَلٰی اِجَابَةِ دَعْوَتِیْ فَاِنْ رَاَیْتَ مَا یَسُرُّكَ وَاِلَّا فَافْعَلْ
مِثْلَ ذٰلِكَ فِی اللَّیْلَةِ الثَّانِیَةِ فَاِنْ رَاَیْتَ وَاِلَّا فِی الثَّالِثَةِ اِلَی السَّابِعَةِ لَا یَعْدُوْهَا
الْاَمْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِنَا اور جب تو چاہے کہ اپنے
خواب مین وہ حال دیکھے جسمین تیری نکاسی ہو اُس تنگی ہو جسمین تو مبتلا ہی
تو وضو کر اور پاک کپڑے پہن اور قبلہ رو داہنی کروٹ پر لیٹ اور سورہ
والشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑھ
اور دوسری روایت مین قل ہو اللہ کی عوض سورہ والتین کا سات بار پڑھنا آیا
ہی پھر یون کہے خداوند مجھکو میرے خواب مین ایسا اور ایسا دکھلادی اور میری
اس حال مین کشادگی اور نکاسی کردی اور میری خواب مین وہ چیز دکھادی جس سی
مین اپنی دعا کی قبول ہو جانی کو دریافت کرجاؤن تو اگر تو اُسی رات وہ چیز خواب
مین دیکھی جسکو تو چاہتا ہی تو خوب ہوا اور نہین تو اسی طرح دوسری رات کر
سو اگر مطلب حاصل ہو فہو المراد اور نہین تو تیسری رات بھی اسی طرح کر ساتوین
رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتوین کی آگے نہ بڑھیگا کہ حال کھل جائیگا اس عمل کا ہماری
صحبت والون نی تجربہ کیا ہی رُقْیَةُ الْمَحْمُوْمِ اَنْ تُكْتَبَ وَیُعَلَّقَ عَلٰی عَضُدِهٖ یَبْرَأُ سَرِیْعًا
بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ

الیٰ اُمِّ مِلْدَم الَّتِیْ تَاْکُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَتَھْشِمُ الْعَظْمَ اَمَّا بَعْدُ یَا اُمَّ مِلْدَمِ اِنْ کُنْتِ مُؤْمِنَۃً فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کُنْتِ یَھُوْدِیَّۃً فَبِحَقِّ مُوْسَی الْکَلِیْمِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنْ کُنْتِ نَصْرَانِیَّۃً فَبِحَقِّ الْمَسِیْحِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ اَنْ لَّا اَکَلْتِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ لَحْمًا وَّلَا شَرِبْتِ لَہٗ دَمًا وَّلَا ھَشَمْتِ لَہٗ عَظْمًا وَّتَحَوَّلِیْ عَنْہُ اِلٰی مَنِ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِیْئَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی بَرِیْئٌ مِّنْکِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ جسکو تپ آتی ہو اُسکا افسون یہ ہی کہ ایک کاغذ مین لکھے اور اوسکے بازو مین باندھے جلد اچھا ہوجا دیگا اللہ تعالی کے حکم سے بسم اللہ سے آخر تک لکھے ف اُمِّ مِلْدَم عرب کی زبان مین تپ کی کنیت ہی اور بجاے فلان بن فلانۃ کے مریض کا اور اُسکی مان کا نام لکھے وَاَیْضًا یَقْرَأُ کُلَّ یَوْمٍ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ سُوْرَۃَ الْمُجَادِلَۃِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور یہ بھی عمل ہی دفع تپ کا کہ ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ تین بار پڑھے تپ والے پر وَلِمَنْ بِہِ الْحُمّٰی یُرْیَعْقِدُ عَلٰی سَیْرٍ مِّنَ الْاَدِیْمِ عَلٰی مِقْدَارِ طُوْلِ الْمَرِیْضِ اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ عُقْدَۃً یَّنْفُثُ فِیْ کُلِّ عُقْدَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِنُوْرِ اللّٰہِ وَقُدْرَۃِ اللّٰہِ وَقُوَّۃِ اللّٰہِ وَعَظَمَۃِ اللّٰہِ وَبُرْھَانِ اللّٰہِ وَسُلْطَانِ اللّٰہِ وَکَنَفِ اللّٰہِ وَجِوَارِ اللّٰہِ وَاَمَانِ اللّٰہِ وَحِرْزِ اللّٰہِ وَصُنْعِ اللّٰہِ وَکِبْرِیَاءِ اللّٰہِ وَنَظَرِ اللّٰہِ وَبَھَاءِ اللّٰہِ وَجَلَالِ اللّٰہِ وَکَمَالِ اللّٰہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ اور جسکی گردن مین

ف معمول مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ اور مولانا اسحٰق رحمہ اللہ کا تپ کی دفع کے لیے تھا کہ گلے مین باندھنے کو یہ لکھدیتے تھے قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اور تپ کو یہ بیاری دفع ہوگی یہ سلامٌ قولًا من رب رحیم

کنٹھ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دے اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکے یعنی بسم اللہ سے آخر تک وَلِمَنْ ظَهَرَتْ عَلٰى بَدَنِهِ الْحُمْرَةُ يَرْقِيْهِ بِهٰذَا الدُّعَاءِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّيُشِيْرُ بِالسِّكِّيْنِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللهِ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ اَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكِ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ اَيَّتُهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللهِ فَمَالَهٗ مِنْ مَّلْجَاءٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ ظَهِيْرٍ بِسْمِ اللهِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللهِ اَللهُ يَكْفِيْكَ وَاللهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ كُلِّ اٰفَةٍ تَعْتَرِيْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسون کرے اس دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے۔

وَلِمَنْ يَّشْكُوْ بَصَرَهٗ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ یہ آیت پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ وَلِمَنِ ابْتُلِيَ بِالصَّرْعِ يَأْخُذُ لَوْحًا مِّنَ النُّحَاسِ فَيَنْقُشُ فِيْهِ اَوَّلَ سَاعَةٍ مِّنْ يَّوْمِ الْاَحَدِ فِيْ طَرَفٍ مِّنْهُ يَا قَهَّارُ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ

برائے حمرہ

برائے سرخ بادہ

برائے ضعف بصر

اِنْتِقَامُہٗ یَاقَہَّارُ وَ فِی الطَّرَفِ الْاٰخِرِ یَامُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانُہٗ یَامُذِلُّ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ الْمُعِیْنُ اور جو مرگی مین مبتلا ہو تو تانبے کی ایک تختی لے سو اسمین یکشنبہ کی پہلی ساعت مین اُس تختی کے ایک طرف یہ کھدواوے یَاقَہَّارُ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُہٗ یَاقَہَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدواوے یَامُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ بِقَھْرِ عَزِیْزِ سُلْطَانُہٗ یَامُذِلُّ اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر منحصر ہے

فصل نوین

مصنف قدس سرہ نے عالم ربانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونون سے کامل ہو اُسکے آداب اس فصل مین ارشاد کیے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَائِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ حق تعالی نے فرمایا سو کیون نہین نکلتے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم حاصل کرین اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی سے ڈراوین جب اُنکی طرف پلٹ جاوین شاید وہ پرہیز کرین نافرمانی سے ف مولانا نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور عمدہ غرض فقاہت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اُنکا ٹھہراوین اور ڈرانے کو واسطے خاص کر ذکر فرمایا نہ مژدہ رسانی کو ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت مین دلیل ہی اسپر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہی یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گانون مین چند لوگون پر علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگون کو سکھانا ضرور ہی اور اگر بعض

اہل شہر علم دینی نہ سیکھین گے توسب گنہگار ہونگے اور معلوم ہوا اس آیت سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگون کو دین پر لادے اور نہین کہ اپنی علم کی گھمنڈ سے لوگون کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف جھکاوے دنیا حاصل کرنیکو

تتمہ کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا **نظم**

علم کز تو ترا نہ بستاند	جہل ازان علم بہ بود صد بار
نہ بدان لعنت است بر ابلیس	کہ نداند ہمین یقین و یسار
بل بدان لعنت ست کاندر دین	علم داند بعلم نہ کند کار

اَلْعَالِمُ الرَّبَّانِیُّ الَّذِیْ یَکُوْنُ وَارِثَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ هُوَ مَنْ یُحَافِظُ عَلٰی اُمُوْرٍ عالم ربانی اور فقیہ حقانی جو انبیا اور مرسلین کا وارث ہے وہ ہے جو محافظت کرے چند امور پر از انجملہ مصنف حقانی نے پانچ امر یہان بیان فرمائے مِنْهَا اَنْ یُدَرِّسَ الْعِلْمَ مِنَ التَّفْسِیْرِ وَالْحَدِیْثِ وَالْفِقْهِ وَالسُّلُوْكِ وَالْعَقَائِدِ وَالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ لَیْسَ لَهٗ اَنْ یَّشْغَلَ بِالْکَلَامِ وَالْاُصُوْلِ وَالْمَنْطِقِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیِّیْنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیَاتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ منجملہ اُن امور کے جنکی محافظت عالم ربانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے اور اُسکو لازم نہین کہ علم کلام اور اصول اور منطق سے مشغول ہے حق تعالی نے سورہ جمعہ مین فرمایا کہ اللہ وہ ہے جسنے بن پڑھون مین رسول بھیجا اُن ہی مین سے یعنی وہ بھی اُمّی ہے خواندہ نہین تلاوت کرتا ہے اُن پر آیات خدا کی اور پاک کرتا ہے اُنکو اور سکھاتا ہے اُنکو کتاب یعنی قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث **ف** مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے

قرآن اور حدیث ہین اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج
اور مستنبط ہین کتاب اور سُنت بجای متن ہین اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجای شرح
کی اور نحو اور صرف اسواسطے علم دین مین شمار ہوئے کہ فہم کتاب اور سنت کا
اُسپر موقوف ہی اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہی اسواسطے کہ کلام کو اصول
بھی بولتے ہین اور اصول سے فقہ اصول حدیث مراد نہین اسواسطے کہ جب حدیث اور
فقہ علم دین ہوئے تو اُنکی اصول بھی علوم دینیہ مین داخل ہین مولانا نے حاشیے مین
فرمایا عقائد اور کلام مین فرق یہ ہی کہ عقائد علم باللہ اور اُسکی صفات اور افعال سے
عبارت ہی دلائل عقلیہ سے خالص ہوکر اور اگر دلائل عقلیہ کہین مذکور بھی ہون تو
بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام مین تو مباحث منطق اور امور عامہ اور
جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کی مباحث اور نفس وغیرہ کی مباحث داخل
ہین اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہی مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے وَمَا يَجِبُ فِي
التَّدْرِيسِ مُرَاعَاتُهُ أَشْيَاءُ شَرْحُ الْغَرِيبِ لُغَةً اور تدریس مین جسکی مراعات واجب ہی
چند چیزین ہین (۱) شرح غریب کرنا باعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو
جسکے معنی نہ مفہوم ہوتے ہون تو اُسکو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے
وَالتَّعْوِيصُ الْمُغْلَقُ نَحْواً (۲) اور جو مشکل مغلق ہو بنا بر قواعد نحویہ کے اُسکو بیان کرے
یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردون کے ذہن پر صعب ہو تو اُسکو
موافق صرف اور نحو کے حل کردے وَتَوْجِيهُ الْمَسَائِلِ بِأَنْ يُصَوِّرَهَا بِالْأَمْثِلَةِ الْجُزْئِيَّةِ
وَيُبَيِّنَ حَاصِلَهَا (۳) اور توجیہ مسائل کی اسطرح پر کرنا کہ اس کی صورت باندھ
دے جزئی مثالون سے اور اُنکا حاصل بیان کرے یعنی اگر کتاب مین قواعد کلیہ مذکور ہون

اور طلبہ کے ذہن مین نہ آتے ہون تو صاف صاف عبارت سے اُنکی بعضی جزئی مثالین مذکور کرے اور خلاصہ اُنکا اسطرح بیان کرے کہ مخاطبین کے ذہن مین آجاوے وَتَقرِیبُ الدَّلَائِلِ لِتَحصُلَ النَّتِیجَۃُ بِلُزُومِ بَعضِ المُقَدِّمَاتِ لِبَعضٍ وَانْدِرَاجِ بَعضِہَا فِی بَعضٍ (۴) اور تقریب دلائل اسطرح پر کرنا کہ نتیجہ حاصل ہوجاوے بسبب لازم ہونے بعضے مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے بعض مقدمات کی بعض مین یعنی اگر کتاب مین کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اُسکے مقدمات کیطرح یو اسطرح روان کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہے تو بسبب اندراج بعض کی بعض مین نتیجہ حاصل ہوجاوے تقریب دلیل عبارت ہے سَوق دلیل سے اسطرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو وَفَوَائِدِ القُیُودِ فِی التَّعرِیفَاتِ وَالقَوَاعِدِ الکُلِّیَّاتِ (۵) اور فوائد قیود کے بیان کرنا تعریفات اور قواعد کلیہ مین یعنی تعریف اور قاعدے مین ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع غیر مستدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اسواسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت نکل جاوے جو معرف کا افراد نہین ہے مثلاً کلمہ کی تعریف مین لفظ اسواسطے مذکور رہا کہ دَوَالِّ اربع سے احتراز ہوجاوے اسواسطے کہ وہ کلمہ کی افراد نہین اور اسی طرح سے قواعد کلیہ مین چنانچہ علم اصول مین یون کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب العمل نہین تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہوگیا جیسے سعید بن المسیب رض کی مراسیل امام شافعی رح کی نزدیک واجب العمل ہین کذا فی التحایۃ العزیزیہ وَوُجُوہُ الحَصرِ فِی التَّقسِیمَاتِ (۶) اور تقسیمات مین وجوہ حصر کے بیان کرنا یعنی بحسب استقراء یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ مین

منحصر ہی وَدَفْعِ الشُّبُهَاتِ الظَّاهِرَةِ كَمُخْتَلِفَيْنِ يُرٰى اَنَّهُمَا مُشْتَبِهَانِ اَوْ مُشْتَبِهَيْنِ
يُرٰى اَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَالتَّوْجِيْهَاتِ وَالْعِبَارَاتِ (۷) اور دفع کرنا
شبہات ظاہرہ کا جیسے دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارت کا مشتبہ خیال
مین آنا یا دو مشتبہ مذہب وغیرہ کو مختلف گمان کرنا یعنی اگر دو مذہب یا دو
توجیہین یا دو عبارتین اور اسی طرح دو سوال یا دو جواب جو فی الحقیقت مخالف
اور مختلف ہین وہ ظاہر مین مشتبہ معلوم ہوتے ہون تو دونون مین تقریر واضح فرق
بیان کری اسکو تفریق بلتبسین کہتے ہین اور دو مشتبہ کو مختلف گمان کری تو اُسکے
حل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہین خواہ اختلاف دونون کا بدلالت مطابقی
ہو یا ایک مطابقی اور دوسرا تضمنی یا التزامی وَكَلُزُوْمِ مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيْفَاتِ
كَالْاِسْتِدْرَاكِ وَذِكْرِ الْاَخْفٰى وَالْبَرَاهِيْنِ كَجُزْئِيَّةِ الْكُبْرٰى وَسَلْبِ الصُّغْرٰى اور
دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا چنانچہ لازم آنا اُسکا جو تعریفات مین ممتنع ہی جیسے استدراک
اور خفی تر کا ذکر کرنا وعلیٰ ہذا القیاس عدم جمع ومنع یا لازم آنا اُسکا جو براہین مین ممتنع
ہی چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ اور سالبہ ہونا صغریٰ کا مترجم کہتا ہی استدراک عبارت ہی
اُس لفظ سے جو کلام مین زیادہ ہو بلا فائدہ اور تعریف مین اخفی کا لانا چنانچہ نار
کی تعریف مین کہنا اُسْطُقُسٌّ فَوْقَ الْاُسْطُقُسَّاتِ اَوْ قَادِحٍ فِي اللُّزُوْمِ وَالْاِنْدِرَاجِ
اَوْ مُخَالِفَةٍ لِعِبَارَةٍ اُخْرٰى اَوْ لِكَلَامِ اِمَامٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ یا دفع کرنا اُسکا جو قیاس
استثنائی مین لزوم کا اور قیاس اقترانی مین اندراج کا قادح ہی یا دفع کرنا مخالفت
کا اُس کتاب کی دوسری عبارت سے یا کسی امام کی کلام سے وہ امام
جو اس فن کے امامون مین داخل ہی یعنی اگر مصنف کی عبارت اُسکی

کتاب کی دوسری عبارت سے مخالفت ہو یا اوس فن کے امام کے مخالف ہو تو اسکی توجیہ کرنا چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الراے مین نظر آتا ہو اور اوسکا مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر نشست نہ کھاتا ہو تو اسکا دفع کرنا ضرور ہے

هٰكذا صرح المصنف قدس سره فی رسالة اخری فالعالم لا یفید تلامذته فائدة تامّة حتی یبین لهم هٰذه الامور ثم یُنبّه علیها فی درسه تو عالم اپنے شاگردون کو فائدہ تامہ کا افادہ نہ کریگا جب تک اُن سے اِن امور مذکورہ کو نہ بیان کردے پھر اِن ہی امور پر اثناے درس مین آگاہ کرتا جاوے تا ان قواعد کلیہ کے مواقع مخصوصہ مین شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گویا معقول محسوس ہوگیا

ومنها ان یُلقّن الاشغال وقد ذکرناها بالتفصیل ویُعیّن له وقتاً یجلس فیه مع الناس متوجهاً الیهم یُلقی علیهم السکینة فان محبة الله تعالی لا تتم الا بالاستطاعة الممکنة ثم الاستطاعة المیسرة ومن الثانیة الصحبة والحث علی الاشغال قولاً وفعلاً وتصرفاً بالقلب والله اعلم والیه الاشارة فی قوله تعالی ویزکیهم اور منجملہ اون امور کے جن کی محافظت عالم ربانی پر لازم ہو یہ ہے کہ اشغال طریقت کی تلقین کرے اور ہم نے اون کو بتفصیل تمام فصول سابقہ مین ذکر کیا ہے اور اوس کے لیے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جس مین لوگون کے ساتھ بیٹھے اون کی طرف متوجہ ہوکر اون پر نسبت ڈالنے کو اسواسطے کہ محبت الٰہی تمام نہین ہوتی مگر استطاعت ممکنہ سے اور بعد اسکے استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے اور رغبت دلانا اشغال پر قول سے اور فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم

اور اسیکی طرف یعنی صفائی دل ببرکت صحبت کے اشارہ ہی حق تعالی کے اس قول مین
وَيُزَكِّيهِمْ یعنی رسول کریم انکو پاک کرتا ہی اپنے انوار صحبت سے وَمِنْهَا اَنْ يَتَخَوَّلَهُمْ
بِالْمَوْعِظَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ
الذِّكْرٰى ؕ وَيَجْتَنِبِ الْقَصَصَ فَقَدْ رُوِيْنَا فِي الْاُصُوْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ كَانُوْا يَتَخَوَّلُوْنَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِيْنَا فِيْ
سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهٖ اَنَّ الْقَصَصَ لَمْ تَكُنْ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ زَمَانِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَرُوِيْنَا اَنَّ الصَّحَابَةَ
كَانُوْا يُخْرِجُوْنَ الْقُصَّاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ فَعَلِمْنَا اَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ مَوْعِظَةٍ
وَّاَنَّهٗ مَذْمُوْمٌ وَّاَنَّهَا مَحْمُوْدَةٌ اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہی کہ لوگون کا خبر گیر
رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالی نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا کہ نصیحت کیا کر اگر نصیحت کرنا فائدہ دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے
کہ قصہ گوئی سے پرہیز کرے کہ مقرر ہمکو روایت پہونچی ہے کتب حدیث مین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب انکے بعد خبر گیری کیا کرتے
تھے مسلمین کی وعظ اور نصیحت سے اور ہمکو روایت پہونچی ہے سنن ابن ماجہ وغیرہ
مین کہ قصہ خوانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نہ تھی اور نہ ابو بکر اور
عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے مین اور ہمکو بروایت ثابت ہوا ہی کہ صحابہ کرام
قصہ خوانون کو مساجد سے نکالدیتے تھے تو ہمنے ان روایات سے معلوم کیا کہ قصہ گوئی
اور چیز ہے وعظ اور نصیحت کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع مین مذموم اور
معیوب ہی کہ زمانہ صحابہ مین نہ تھی اور وہ قصہ خوانون کو نکالدیتے تھے اور وعظ اور نصیحت

محمود اور پسندیدہ ہی اسواسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کا فعل ہی

فَالْقَصَصُ هُوَ اَنْ یَّذْکُرَ الْحِکَایَاتِ الْعَجِیْبَةِ النَّادِرَةِ وَیُبَالِغَ فِیْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ اَوْ غَیْرِهَا بِمَا لَیْسَ بِحَقٍّ وَلَا یَقْصِدَ فِیْ ذٰلِكَ تَدْرِیْجُ تَلْقِیْنِهِمُ السُّنَّةَ وَ تَمْرِیْنِهِمْ بِهَا بَلِ التَّشَدُّقَ وَالْاِعْجَابَ وَالتَّمَیُّزَ عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ اِیْرَادِ الْحِکَایَاتِ وَالْاَمْثَالِ وَبِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَیْنَهُمَا اَمْرٌ مُهِمٌّ وَسَنَعْقِدُ لَهٗ فَصْلًا سو قصہ گوئی سے مراد یہ ہی کہ حکایات عجیبۂ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اوسکے غیر کو بمبالغۂ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اس گفتار سے اوسکو یہ مقصود نہین کہ لوگون کو اتباع سنت کی تلقین بتدریج کرے اور آہستہ آہستہ اونکو اتباع سنت کا خوگر کردی بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور اعجوبہ گفتاری اور لوگون مین ممتاز ہونا فصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور برمحل مثل گوئی سے خلاصۂ کلام یہ ہی کہ قصہ گوئی اور وعظ مین فرق کرنا ضروری امر ہی اور اسکے بعد ہم ایک فصل بیان کرینگے شرائط تذکیر اور وعظ گوئی مین **ف** مولانا نے فرمایا حکایات عجیبۂ نادرہ جیسے قصۂ کربلا اور قصۂ وفات اور قصۂ معراج کا نہایت طویل عریض کرکے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہین اور اسی طرح صحابۂ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملاکر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہو جاوین ایسی ہی حکایات مصداق ہین اس حدیث کے جو صحیح مسلم مین ابو ہریرہؓ سے مروی ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پچھلی امت مین کچھ لوگ ہونگے جو تمسے ایسی حدیثین نقل کرین گے کہ تم نے اور تمھارے باپون نے نہین سنی ہونگی تو انکی صحبت سے

آپکو بچائیو اور دور رہیو وَمِنْهَا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوْءِ
وَالصَّلٰوةِ بِاَنْ يَرَى اَحَدًا لَا يَسْتَوْعِبُ الْغُسْلَ فَيُنَادِيْ وَيْلٌ لِّلْعَرَاقِيْبِ
مِنَ النَّارِ وَلَا يُتِمُّ الطُّمَانِيْنَةَ فَيَقُوْلُ صَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَفِي اللِّبَاسِ
وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى
الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
وَالْاٰدَابُ فِيْهِمَا الرِّفْقُ وَاللِّيْنُ وَاِنَّمَا الْعُنْفُ وَالشِّدَّةُ شَانُ الْاُمَرَآءِ
وَالْمُلُوْكِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور منجملہ امور
مذکورہ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو مین اور نماز مین کہ اگر
دیکھے کسی کو کہ پانٔون کو پورا نہین دھوتا ہی تو پکار کے کہے کہ عذاب ہے ایڑیون کو
دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانینت نہین کرتا تو کہے کہ نماز پھر پڑھ کہ البتہ
تونے نماز نہین پڑھی ہکذا فی الحدیث اور پوشاک اور گفتگو اور اونکے سوا اور امور مین
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حق تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم مین بعضے
لوگ دعوت الی الخیر کرین اچھے کام کا امر کرین اور برے کام خلاف شرع سے
روکین اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہین اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
مین تلطف اور نرم کلامی آداب ہی اور سختی اور جھڑکنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
مین امرا اور سلاطین کا طریقہ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی کریم سے کہ مجادلہ کر
اون سے اوس طریقہ پر جو نیک تر ہی یعنی تلطف اور نرمی سے وَمِنْهَا مُوَاسَاةُ
الْفُقَرَآءِ وَطَالِبِي الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْاِمْكَانِ فَاِنْ لَّمْ يَقْدِرْ وَكَانَ لَهٗ اِخْوَانٌ
مُّوَافِقُوْنَ حَرَّضَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى الْمُوَاسَاةِ فَاِذَا وُجِدَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ

مُجْتَمِعَةً فِيْ شَخْصٍ وَّاحِدٍ فَلَا تَشُكَّنَّ اَنَّهٗ وَارِثُ الْاَنْبِيَاۤءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّهُ الَّذِيْ
يُدْعٰى فِي الْمَلَكُوْتِ عَظِيْمًا وَّاَنَّهُ الَّذِيْ يَدْعُوْ لَهٗ خَلْقُ اللّٰهِ حَتَّى الْحِيْتَانُ
فِيْ جَوْفِ الْمَاۤءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَازِمْهُ لَا يَفُوْتَنَّكَ فَاِنَّهٗ
الْكِبْرِيْتُ الْاَحْمَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور منجملہ امور مذکورہ کے خبرگیری اور حسن سلوک
ہی فقرا اور طالب علمون سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہو اور اُسکے برادران
دینی موافق مزاج مقدور والے ہون تو اُنکو تحریص اور ترغیب دلاوے اُنکے ساتھ
سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل مذکور ہو چکے ایک شخص مین مجتمع ہون
تو ہرگز شک نہ کرنا اُسکے وارث الانبیاء والمرسلین ہونے مین اور یہی شخص
ملکوت آسمانی مین عظیم الشان مشہور ہے اور ایسے ہی شخص کو خلق اللہ دعا دیتی
ہی یہانتک کہ مچھلیان پانی کے اندر دعا کرتی ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے
تو اے مخاطب اُسکا ساتھ نہ چھوڑیو کہین ایسے شخص کی صحبت نہ فوت ہو جاوے
اسواسطے کہ بلاشک یہ تو کبریت احمر اور اکسیر اعظم ہی واللہ اعلم ف مولانا نے فرمایا
کہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ فضیلت[عه] عالم کی عابد پر جیسے میری فضیلت تمہارے
ادنی شخص پر اور آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گذرے اور طالبان
علم کی فضیلت ذکر کرکے اُن ہی مین بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یعنی مین تعلیم
کے واسطے مبعوث ہوا ہون اور شاید کہ اسمین بھید یہ ہی کہ علم حقانی فی نفسہ کمال ہی
اور ایسی فضیلت ہی جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہی اور یہی سر ہی
خلافت کا اسواسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی تکمیل ہوتی ہی خلق
مین اور اسی کی طرف اشارہ ہی اس آیت مین هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ

[عه] فضل العالم على العابد كفضلي على ادناكم اخرجه ت ۱۲ [illegible]

ولہذا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ اس آیت کو لائے وَاعْلَمْ اَنَّ كُلَّ مَنِ انْتَصَبَ مَنْصِبَ الْهِدَايَةِ وَالدَّعْوَةِ اِلَى اللّٰهِ مَتٰى مَا اَخَلَّ فِىْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ فِيْهِ ثُلْمَةً حَتّٰى يَسُدَّ هَا اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جبکہ وہ خلل انداز ہو گا کسی امر مین امور مذکورہ سے تو اُسمین رخنہ ہی تا اینکہ اُسکو بند کرے یعنی اُس صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو وے یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہی جو علم ظاہر اور باطن دونون کا جامع ہو ورنہ النقصان سے خالی نہین عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہی اور باطنی نسبت الکتاب اور سنت کے حاصل کرنے کا حاجتمند ہی تا جامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار اولیاے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے وَاَنَا اُوْصِىْ طَالِبَ الْحَقِّ بِاُمُوْرٍ مِّنْهَا اَنْ لَّا يَصْحَبَ الْاَغْنِيَاءَ اِلَّا لِدَفْعِ مَظْلِمَةٍ عَنِ النَّاسِ اَوْ بَعْثِ عَامَّتِهِمْ عَلَى الْخَيْرِ وَهٰذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيْقِ بَيْنَ الْاَحَادِيْثِ الدَّالَّةِ عَلٰى ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوْكِ وَبَيْنَ مَا صَحِبَهُمْ كَثِيْرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبَرَرَةِ اور مین وصیت کرتا ہون طالب حق کو چند امور کی ازانجملہ یہ ہے کہ اغنیا اور امراسے صحبت نہ رکھے مگر بہ نیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا اُن کو مستعد کرنے کے واسطے خیر پر اور یہ وہی وجہ ہے جس سے اُن احادیث کے درمیان مین جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتی ہین اور درمیان اُسکے اکثر علماے صالحین نے اُنکی صحبت اختیار کی ہی اتفاق ہو کر تعارض رفع ہوتا ہی وَمِنْهَا اَنْ لَّا يَصْحَبَ جُهَّالَ الصُّوْفِيَّةِ وَلَا جُهَّالَ الْمُتَعَبِّدِيْنَ وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَلَا الْغُلَاةَ مِنْ اَصْحَابِ

لہ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہین من تصوف ولم یتفقہ فقد تزندق ومن تفقہ ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینہما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہوا اور فقہ نہ حاصل کی پس بلاشبہ زندیق ہوا یعنی ٹھیٹ کافر اس لیے کہ اس مین نہین ہوتا دین سے برباد کرنے سے اور جو کوئی فقیہ ہوا اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلاشبہ زاہد خشک اور بہیکا ہوا کا ملا ہوا اور جسنے جمع کیا تصوف اور فقہ مین پس بلاشبہ محقق ہوا ورق

الْمَعْقُولِ وَالْكَلَامِ بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صُوفِيًّا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمَ التَّوَجُّهِ
إِلَى اللهِ مُنْصَبِغًا بِالْأَحْوَالِ الْعَلِيَّةِ رَاغِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَتَبِّعًا لِحَدِيثِ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآثَارِ الصَّحَابَةِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ
الْفُقَهَاءِ الْمُحَقِّقِينَ الْمَائِلِينَ إِلَى الْحَدِيثِ عَنِ النَّظَرِ وَأَصْحَابِ الْعَقَائِدِ
الْمَأْخُوذَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاظِرِينَ فِي الدَّلِيلِ الْعَقْلِيِّ تَبَرُّعًا وَأَصْحَابِ
السُّلُوكِ الْجَامِعِينَ بَيْنَ الْعِلْمِ وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِينَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ
وَالْمُدَقِّقِينَ زِيَادَةً عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَصْحَبُ إِلَّا مَنِ اتَّصَفَ بِهٰذِهِ الصِّفَاتِ

اور ازانجملہ یہ وصیت ہو کہ صحبت نہ اختیار کرے صوفیان جاہل کی اور نہ جاہلان
عبادت شعار کی اور نہ فقیہوں کی جو زاہد خشک ہین اور نہ محدثین ظاہری کی جو
فقہ سے عداوت رکھتے ہین اور نہ اصحاب معقول ور کلام کی جو منقول کو ذلیل سمجھکر
استدلال عقلی مین افراط کرتے ہین بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا
تارک ہردم اللہ کے دھیان مین حالات بلند مین ڈوبا سنت مصطفویہ میں راغب
حدیث اور آثار صحابۂ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طلب
کرنیوالا اُن فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہین نظر سے اور
اُن اصحاب عقائد کے کلام سے جنکے عقائد ماخوذ ہین سنت سے جو ناظر ہین دلیل
عقلی مین بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور اُن اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہین علم
اور تصوف کے تشدد کرنیوالے نہین اپنے نفوس پر اور نہ دقت کرنیوالے سنت نبویہ پر
بڑھکر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اُس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہو ف
مصنف قدس سرہ نے مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان کی صحبت سے

منع فرمایا تا صحبت ان اشخاص کی راہزن دین نہ ہو حافظ شیراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا
شعر نخست موعظت پیر صحبت این سخن ست ✤ کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید ✤
صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی ہوتا ہی سعدی علیہ الرحمۃ نے
فرمایا شعر خیالات نادان خلوت نشین ✤ بہم برکند عاقبت کفر و دین ✤
اور فقیہ زاہد خشک نور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین
فہم دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ
مین متردد یا منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اُس مرد کامل الوجود
کے جو کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہوکر
وارث سید الابرار ہے ایسے فرد کامل کی صحبت کیمیاے سعادت ہی حق تعالی
اپنی رحمت بے غایت سے ہمکو نصیب کرے آمین ثم آمین وَمِنْهَا اَنْ لَّا یَتَکَلَّمَ
فِیْ تَرْجِیْحِ مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضِهَا عَلٰی بَعْضٍ بَلْ یَضَعُهَا کُلَّهَا عَلَی الْقَبُوْلِ
بِجُمْلَةٍ وَّیَتَّبِعُ مِنْهَا مَا وَافَقَ صَرِیْحَ السُّنَّةِ وَمَعْرُوْفَهَا فَاِنْ کَانَ الْقَوْلَانِ کِلَاهُمَا
مُخْرَجَیْنِ اِتَّبَعَ مَا عَلَیْهِ الْاَکْثَرُوْنَ فَاِنْ کَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْخِیَارِ وَیَجْعَلُ
الْمَذَاهِبَ کُلَّهَا کَمَذْهَبٍ وَّاحِدٍ مِّنْ غَیْرِ تَعَصُّبٍ اور از انجملہ یہ ہی کہ گفتگو
نہ کرے فقہاے کبار کے مذاہب مین ایک کو دوسرے پر ترجیح دیکر بلکہ جمیع مذاہب
حقہ کو بالاجمال مقبول جانے اور اُن مین سے اُسپر چلے جو صریح اور مشہور سنت
کے موافق ہو سو اگر کسی صورت مین فقہا کے دو قول ہون اور دونون
ماخوذ اور مستنبط ہون سنت سے تو اُس قول پر چلے جسپر اکثر فقہا ہین اور اگر
دونون طرف کثرت فقہا برابر ہے تو وہ مختار ہے چاہے اس قول پر عمل کرے

چاہیے دوسرے پر اور ائمۂ اربعہ کے مذاہب کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے
ف چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ مین حق دائر ہی لہذا اسکو
مجملاً حق جاننے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اسواسطے منع کیا کہ ایک
مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان مین مذاہب باقیہ کی تنقیص و تذلیل کا باعث
ہو جاتا ہی چنانچہ اسی سبب سے بعضے حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہین
اور بعضے شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہین اسی بھید سے افضل الخلق
علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجکو افضل نہ کہو واللہ اعلم
مصنف نے حاشیہ منہیہ مین فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہی جسکا مطلب بہ سبب لغت عرب
کے افہام مین متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہی جو بخاری اور مسلم مین متفق علیہ ہو
ترمذی اور ابوداؤد اور انکے سوا اور ائمۂ حدیث نے اسکی روایت و تصحیح کی ہو
اور سب مذاہب فقہا کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہی کہ اسکا اعتقاد رہے
کہ فی مابین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہی جیسے بعضے حنفیون کا اختلاف بعض
کے ساتھ آپس مین تو وہ شخص درصورت اختلاف مختار ہی یا طالب ترجیح ہو کثرت
قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرج سے مراد وہ ہی جسپر صریح نص
نہ دلالت کرے لیکن نص اسکی نظیر مین وارد ہی سو فقہا نے اسپر قیاس کر لیا ہی یا سنت سے
قاعدۂ کلیہ ظاہر ہوا ہی جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہی یا نص اس طرح پر وارد ہی
کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ ملکر جواب مسئلے کی مقتضی ہی یا نص اسطرح پر وارد
ہی کہ اس حکم کی طرف مشیر ہی مترجم کہتا ہی کہ موافقت حدیث صریح معروف کو
جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اس عالم محقق ماہر الحدیث کے حق مین ہی جو اسانید اور

مُتُون حدیث پر محیط ہی اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ موّول اور غیر موّول پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر[۱] علمای محققین کی تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہی اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہین جو مشکوٰۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کر کے آپ کو محدث قرار دیتا ہی **شعر** تکیہ برجای بزرگان نتوان زد بگزاف ٭ مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی ٭ وصیتہا أَنْ لَّا یَتَکَلَّمَ فِی تَرْجِیْحِ طُرُقِ الصُّوْفِیَّۃِ بَعْضِہَا عَلٰی بَعْضٍ وَّلَا یُنْکِرَ عَلَی الْمَغْلُوْبِیْنَ مِنْہُمْ وَلَا عَلَی الْمُؤَوِّلِیْنَ فِی السَّمَاعِ وَغَیْرِہٖ وَلَا یَتَّبِعَ ہُوَ نَفْسُہٗ إِلَّا مَا ہُوَ ثَابِتٌ فِی السُّنَّۃِ وَمَشٰی عَلَیْہِ أَصْحَابُ الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِیْنَ الرَّاسِخِیْنَ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ اور از انجملہ یہ ہی کہ گفتگو نہ کرے صوفیون کے طریقے مین بعض کو بعض پر ترجیح دیکر اور جو انمین مغلوب الحال ہین انپر انکار نہ کرے اور نہ انپر جو سماع وغیرہ مین تاویل کرتے ہین اور خود پیروی نہ کرے مگر اسکی جو سنت سے ثابت ہی اور جسپر وہ اہل علم چلے ہین جو منجملہ محققین راسخین ہین اور حق تعالی توفیق دینے والا ہی اور مددگار **ف** اولیا طریقت کے طریقے مین حصول نسبت اور وصول الی اللہ کے جامع مین پھر یون کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہی قادریہ و چشتیہ سے یا عکس اسکے کہنا بیفائدہ ہی جسکو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اسکو اختیار کرے اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال[۲] وغیرہ پر انکار نہ کرے

---

[۱] سچ ہی یہ بات اسلیے کفایہ مین لکھا ہی لان العامی اذا سمع حدیثا لیس لہ ان یاخذ بظاہرہ لجواز ان یکون مصروفا عن ظاہرہ او منسوخا بخلاف الفتوی انتہی اور تقریر شرح تحریر مین مولانا عبد العلی لکھتے ہین لیس للعامی الاخذ بظاہر الحدیث لجواز کونہ مصروفا عن ظاہرہ او منسوخا بل علیہ الرجوع الی الفقہا اور یہ بات ظاہر ہی کہ اسوقت کے علماء عامیون مین داخل ہین چہ جاے جہلا کما لایخفی علی العقلاء ۱۲ [۲] ظاہرا مغلوبین سے مجاذیب و مغلوب الحال مراد ہین اور مؤولین فی السماع سے وہ صوفی مراد ہین کہ سماع مین اظہار شوق الٰہی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بعض احادیث سے سننا غنا کا حضرت سے ثابت ہی پس مجاذیب پر عدم انکار ظاہر ہی کہ وہ دائرہ تکلیف سے خارج ہین اور مؤولین کی وجہ عدم انکار کی وہی ہی جو مترجم علیہ الرحمۃ نے لکھی لیکن مقلدین مذہب حنفی کو بجز قائل ہونے حرمت کے کچھ نہین بنتی کہ در المختار میں

سو بیان ہی خواجہ نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار می کنم و نہ این کار می کنم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اسواسطے نہین کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہین تحلیل حرام صریحًا نہین کرتے جو انکا انکار واجب ہوا اور پیروی اُنکی اسواسطے منع فرمائی کہ یہ امر مسنون نہین چنانچہ حضرت مصنف رح نے دوسرے رسالے مین فرمایا خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد

فصل دسوین

اس فصل مین آداب تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہین جس کے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ وَقَالَ لِكَلِيْمِهٖ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ فَالتَّذْكِيْرُ رُكْنٌ عَظِيْمٌ وَّلْنَتَكَلَّمْ فِيْ صِفَةِ الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّةِ التَّذْكِيْرِ وَالْغَايَةِ الَّتِيْ يَلْحَظُهَا الْمُذَكِّرُ وَمِنْ اَيِّ عِلْمٍ اِسْتِمْدَادُهٗ وَمَاذَا اَرْكَانُهٗ وَمَا اٰدَابُ الْمُسْتَمِعِيْنَ وَمَا الْاٰفَاتُ الَّتِيْ تَعْتَرِيْ فِيْ وُعَّاظِ زَمَانِنَا وَمِنَ اللّٰهِ الْاِسْتِعَانَةُ حق تعالی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا بجھایا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہی اور اپنے ہم کلام موسی ؑ سے فرمایا کہ اُنکو یاد دلایا کر وقائع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین مین رکن عظیم ہی اور ہمکو چاہیے کہ کلام کرین مذکر کی صفت مین اور تذکیر کی کیفیت مین اور اُس غایت مین جو مذکر کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہوا ور تذکیر کے کیا ارکان ہین

ف ۵۱ اور فرمایا وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی نصیحت کیا کر کہ نصیحت نفع دیتی ہے مومنون کو ۱۲

ف ۵۲ مذکر وعظ کہنے والا اور تذکیر وعظ کہنا اور نصیحت کرنی ۱۲

اور وعظ سننے والون کے کیا آداب ہین اور کیا کیا آفتین ہمارے زمانے کے واعظون کے وعظ مین پیش آتی ہین اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے فَاَمَّا الْمُذَکِّرُ فَلَا بُدَّ اَنْ یَّکُوْنَ مُکَلَّفًا عَدْلًا کَمَا اشْتَرَطُوْا فِیْ رَاوِی الْحَدِیْثِ وَالشَّاهِدِ سو مذکر اور واعظ کو ضرور ہی کہ مکلف یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد مین علما نے تکلیف اور عدالت شرط کی ہو ف مولانا رح نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہین مُحَدِّثًا مُفَسِّرًا عَالِمًا بِجُمْلَةٍ کَافِیَةٍ مِّنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ الصَّالِحِیْنَ وَسِیَرِهِمْ اور واعظ کو ضرور ہی کہ محدث اور مفسر ہو اور سلف صالح یعنی صحابہ رض اور تابعین رح اور تبع تابعین رح کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ بقدر کفایت کے واقف ہو وَنَعْنِیْ بِالْمُحَدِّثِ الْمُشْتَغِلَ بِکُتُبِ الْحَدِیْثِ بِاَنْ یَّکُوْنَ قَرَأَ لَفْظَهَا وَفَهِمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَلَوْ بِاَخْبَارِ حَافِظٍ اَوِ اسْتِنْبَاطِ فَقِیْهٍ وَّکَذٰلِكَ بِالْمُفَسِّرِ الْمُشْتَغِلَ بِشَرْحِ غَرِیْبِ کِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِیْهِ مُشْکِلِهٖ وَبِمَا رُوِیَ عَنِ السَّلَفِ فِیْ تَفْسِیْرِهٖ اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ کتب حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہا سے شغل رکھتا ہو اس طرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو اُستاد سے پڑھ کر سند کر چکا ہو اور اُنکے معانی کو بوجھا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم کی حافظ حدیث یا استنباط فقیہ سے ثابت ہو گئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے ہین کہ قرآن کی شرح غریب سے مشغول ہو اور آیات مشکلہ کی توجیہ

اور تاویل سے واقف ہو اور جو سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اُسکو جانتا ہو وَیَسْتَحِبُّ مَعَ ذٰلِكَ اَنْ یَّكُوْنَ فَصِیْحًا لَا یَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ اِلَّا قَدْرَ فَهْمِهِمْ وَاَنْ یَّكُوْنَ لَطِیْفًا ذَا وَجْهٍ وَّمُرُوَّةٍ اور اسکے ساتھ مستحب یہ ہے کہ فصیح یعنی صاف بیان ہو نہ گفتگو کرتا ہو لوگون کے ساتھ مگر بقدر اُنکے فہم کے اور یہ کہ مہربان صاحب وجاہت اور مروت ہو **ف** مولانا نے فرمایا بالا تر از فہم کی گفتگو اسواسطے منع ہوئی کہ علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگون سے اُسقدر جتنا اُنکی سمجھ مین آوے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کرین یعنی جب لوگ ایسا کلام سنینگے جو اُنکی عقل مین نہین آتا ہو تو اُسکا انکار کرینگے مترجم کہتا ہی پس معلوم ہوا کہ واعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہین کہ اسمین ضلالت کا خوف ہی مولانا نے فرمایا کہ واعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اسواسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگون مین بے حقیقت ہی اُسکا کلام اثر نہین کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور واعظ مین مروت یعنی جوانمردی اور حسن سلوک کا عمل اسواسطے مطلوب ہوا کہ جسمین یہ صفت حاصل نہین وہ اُن لوگون کے مشابہ ہی جنکا قول فعل کے موافق نہین تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہین وَاَمَّا كَیْفِیَّةُ التَّذْكِیْرِ اَنْ لَّا یُذَكِّرَ اِلَّا غِبًّا وَّلَا یَتَكَلَّمَ وَفِیْهِمْ مَلَالٌ بَلْ اِذَا عَرَفَ فِیْهِمُ الرَّغْبَةَ وَیَقْطَعَ عَنْهُمْ وَفِیْهِمْ رَغْبَةٌ اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہی کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دے کر یعنی ہر روز یا ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اُس حالت مین جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اُسوقت وعظ شروع کرے جب لوگون مین رغبت اور شوق کو دریافت کرلے اور قطع کلام کرے درصورتیکہ اُنمین

رغبت باقی ہو ف مترجم کہتا ہی اسواسطے کہ سماع بلا رغبت مین تاثیر نہین ہوتی
سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصرع از ان پیش بس کن کہ گویند بس ❊ وَاَنْ
يَّجْلِسَ فِيْ مَكَانٍ طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَاَنْ يَّبْدَاَ الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
عُمُوْمًا وَّلِلْحَاضِرِيْنَ خُصُوْصًا اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان مین بیٹھے
چنانچہ مسجد مین اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے اور ان ہی پر ختم
بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموماً اور حاضر لوگون کے واسطے
خصوصاً وَلَا يَخُصَّ فِي التَّرْغِيْبِ اَوِ التَّرْهِيْبِ فَقَطْ بَلْ هُوَ يَشُوْبُ كَلَامَهٗ
مِنْ هٰذَا وَمِنْ ذٰلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللّٰهِ مِنْ اِرْدَافِ الْوَعْدِ بِالْوَعِيْدِ وَ
الْبِشَارَةِ بِالْاِنْذَارِ اور یہ کہ مخصوص نہ کرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق
دلانے مین یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے مین بلکہ کلام کو ملاتا جلاتا رہے کبھی
اس سے اور کبھی اُس سے جیسا کہ حق تعالی کی عادت ہی قرآن مجید مین وعدہ کے پیچھے
وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انذار اور تخویف کو ملانا ف اسواسطے کہ فقط ترغیب سے
آدمی بیباک ہو جاتا ہی اور فقط ترہیب سے یاس اور نا امیدی حاصل ہوتی ہی تو ہر ایک کو
اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے مصرع چو رگ زن کہ جرّاح و مرہم نہ است ❊ وَاَنْ يَّكُوْنَ
مُيَسِّرًا لَّا مُعَسِّرًا وَّيُعَمِّمَ بِالْخِطَابِ وَلَا يَخُصَّ طَائِفَةً دُوْنَ طَائِفَةٍ وَّاَنْ
لَّا يُشَافِهَ بِذَمِّ قَوْمٍ اَوِ الْاِنْكَارِ عَلٰى شَخْصٍ بَلْ يُعَرِّضُ مِثْلَ اَنْ يَّقُوْلَ
مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّفْعَلُوْنَ كَذَا وَكَذَا اور واعظ کو لازم ہی کہ آسانی کرنے والا ہو
نہ سختی کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کے خطاب کو

دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معیّن پر انکار بالمشافہہ
نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ کے جیسا نچہ یون کہے کہ کیا حال ہی لوگون کا کہ ایسا ایسا
کرتے ہین ف مولانا رحؒنے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار وعظ کی عداوت باطنی پر
محمول ہوگا اُس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہین ہی کہ بعضے سامعین کا
دل منقبض ہو اور دلون سے اُسکی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ
نہ حاصل ہوگا وَلَا يَتَكَلَّمَ بِسَقَطٍ وَّهَزْلٍ اور وعظ مین کلام ساقط الاعتبار اور بیہودہ
نہ بولے ف اسواسطے کہ کلام سخیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو
کھو دیتی ہی تو غرض تذکیر مین خلل واقع ہوگا وَيُحَسِّنَ الْحَسَنَ وَيُقَبِّحَ الْقَبِيحَ
وَيَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُونَ إِمَّعَةً اور خوبی بیان کرے
نیک بات کی اور بُرائی کھولدے امر قبیح کی اور معروف شرعی کا امر کرے اور منکر سے
نہی کرے اور مردِ ہر جائی رکابی مذہب نہ ہو کہ جس محفل مین جاوے اُنکی خواہش
نفسانی کے موافق وعظ شروع کرے وَأَمَّا الْغَايَةُ الَّتِي يَلْمَحُهَا فَيَنْبَغِي أَنْ يُرَوِّزَ
فِي نَفْسِهِ صِفَةَ الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِ وَحِفْظِ لِسَانِهِ وَأَخْلَاقِهِ وَأَحْوَالِهِ
الْقَلْبِيَّةِ وَمُدَاوَمَتِهِ عَلَى الْأَذْكَارِ ثُمَّ لِيُحَقِّقَ فِيهِمْ تِلْكَ الصِّفَةَ بِكَمَالِهَا
بِالتَّدْرِيجِ عَلَى حَسَبِ فَهْمِهِمْ فَيَأْمُرَ أَوَّلًا فَضَائِلَ الْحَسَنَاتِ وَمَسَاوِيَ
السَّيِّئَاتِ فِي اللِّبَاسِ وَالزِّيِّ وَالصَّلٰوةِ وَغَيْرِهَا فَإِذَا تَأَدَّبُوا فَلْيَأْمُرْ
بِالْأَذْكَارِ فَإِذَا أَثَّرَ فِيهِمْ فَلْيُحَرِّضْهُمْ عَلَى ضَبْطِ اللِّسَانِ وَالْقَلْبِ
وَلْيَسْتَعِنْ فِي تَأْثِيرِ هٰذِهِ فِي قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ أَيَّامِ اللّٰهِ وَوَقَائِعِهِ
مِنْ ظَاهِرِ أَفْعَالِهِ وَتَصْرِيفِهِ وَتَعْذِيبِهِ لِلْأُمَمِ فِي الدُّنْيَا

ثُمَّ بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ الْحِسَابِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَكَذٰلِكَ بِالتَّرْغِيْبَاتِ عَلٰى حَسْبِ مَا ذَكَرْنَا اور غایت وعظ کی
جو مقصود ہی سو مناسب یون ہو کہ اپنے دل مین تصور کرے مسلمان کی صفت
کو اُسکے اعمال مین اور اُسکے حفظ لسان اور اخلاق مین اور اُسکے حالات قلبی
اور اُسکے اذکار کی مداومت مین پھر چاہیے کہ اسی صفت متخیلہ کو علی وجہ الکمال
سامعین مین ثابت اور متحقق کردے اندک اندک اُنکے فہم کے موافق تو پہلے حسنات
کی خوبیون اور سیات کی بُرائیون کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ مین
پھر جب اسکے خوگر ہو جاوین تو اونکو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اُنمین ذکر کا اثر
معلوم ہو تو اونکو رغبت اور شوق دلاوے زبان اور دل کے روکنے پر اقوال قبیحہ
اور اخلاق ذمیمہ سے اور اونکے دلون مین ان امور کی تاثیر کرنے مین اعانت
چاہیے ایام سابقہ اور وقائع گذشتہ کے ذکر کرنے سے منجملہ حق تعالی کے افعال ظاہرہ
اور اوسکی تصریف اور تعذیب کے جو اگلی امتون پر دنیا مین ہو چکی ہی پھر استعانت
چاہیے موت کی دہشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم الحساب اور دوزخ کے عذاب
ذکر کرنے سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت چاہیے اُسکے موافق جیسا ہم مذکور
کر چکے ہین وَاَمَّا اسْتِمْدَادُهٗ فَلْيَكُنْ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَلٰى تَاوِيْلِهِ الظَّاهِرِ وَ
سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْمَعْرُوْفَةِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِيْنَ وَاَقَاوِيْلِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ
وَغَيْرِهِمْ مِّنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَيَانِ سِيْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور وعظ گوئی کی استمداد کو کتاب اللہ سے چاہیے اوسکی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے
موافق اور حدیث نبوی سے جو محدثین کے نزدیک معروف ہی اور صحابہ اور تابعین اور انکے سوا

ورمومنین صالحین کے اقوال سے اور سیرتِ نبوی صلعم کے بیان کرنے سے وقت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہی جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عند الاطلاق
ہو اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات فاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام
وعظ مین ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہین اسواسطے کہ سامعین جو نکہ مفہوم ظاہر اور
اشارے مین فرق نہین کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کرنگے اور
گمراہ ہونگے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین مین سے ایک واعظ نے مقطعات
قرآنیہ کے معنی مین خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہانتک اُسکی جہالت کی
نوبت پہونچی کہ اُسنے طٰہٰ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوے تو یہ خطاب ہے
خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کہ اے چودھوین رات کے چاند تو
غور کر کہ اس وعظ کی جہالت اور بے امتیازی اسکو کہان کھینچ لیگئی اور یہ جو فرمایا
کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور اُن
احادیث کا ذکر کرنا جنکی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہین ہی جائز نہین
وَلَا يَذْكُرُ الْقَصَصَ الْمُجَازَفَةَ فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أَنْكَرُوا عَلَىٰ ذٰلِكَ أَشَدَّ الْإِنْكَارِ
وَأَخْرَجُوا أُولٰئِكَ مِنَ الْمَسَاجِدِ وَضَرَبُوهُمْ وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ هٰذَا فِي
الْإِسْرَائِيلِيَّاتِ الَّتِي لَا يُعْرَفُ صِحَّتُهَا وَفِي السِّيرَةِ وَشَانِ نُزُولِ الْقُرْآنِ
اور واعظ کو چاہیے کہ بیہودہ قصّون کو جو بروایت صحیح ثابت نہین ہین ذکر نہ کرے
اسواسطے کہ صحابۂ کرام نے قصّہ خوانی پر سخت انکار کیا ہی اور قصّہ خوانون کو مساجد
سے نکالدیا ہی اور اُنکو مارا ہی اور یہ واہی قصے اکثر اہل کتاب کی روایات مین ہوتے
ہین جنکی صحت معلوم نہین اور سیرت اور قرآن کی شان نزول مین وَأَمَّا ذِكْرُ كَأَنَّهُ

فَالتَّرْغِيْبُ وَالتَّرْهِيْبُ وَالتَّمْثِيْلُ بِالْاَمْثَالِ الْوَاضِحَةِ وَالْقَصَصِ الْمُرَقِّقَةِ
وَالنِّكَاتِ النَّافِعَةِ فَهٰذَا الطَّرِيْقُ التَّذْكِيْرِ وَالشَّرْحِ اور وعظ کا ارکان
تو ترغیب اور ترہیب ہے اور مثال گذرانا کھلی مثالون سے اور صحیح
قصّے دل کے نرم کرنے والے اور نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکیر اور
شرح کا وَالْمَسْئَلَةُ الَّتِيْ يَذْكُرُهَا اِمَّا مِنَ الْحَلَالِ اَوِ الْحَرَامِ اَوْ مِنْ
بَابِ اٰدَابِ الصُّوْفِيَّةِ اَوْ مِنْ بَابِ الدَّعْوَاتِ اَوْ مِنْ عَقَائِدِ الْاِسْلَامِ
فَالْقَوْلُ الْجَلِيُّ اِنَّ هُنَالِكَ مَسْئَلَةً يَعْلَمُهَا وَطَرِيْقًا فِيْ تَعْلِيْمِهَا اور جس
مسئلے کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ
سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ بیان کرے
واعظ وہ مسئلہ جسکو جانتا ہوا اور اسکے سکھانے کا طریق معلوم ہو وَاَمَّا اٰدَابُ
الْمُسْتَمِعِيْنَ فَاَنْ يَّسْتَقْبِلُوا الْمُذَكِّرَ وَلَا يَلْعَبُوْا وَلَا يَلْغَطُوْا وَلَا يَتَكَلَّمُوْا فِيْ
مَا بَيْنَهُمْ وَلَا يُكْثِرُوا السُّؤَالَ مِنَ الْمُذَكِّرِ فِيْ كُلِّ مَسْئَلَةٍ بَلْ اِذَا عَرَضَ
خَاطِرٌ فَاِنْ كَانَ لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا قَوِيًّا اَوْ كَانَ دَقِيْقًا لَا يَحْتَمِلُهُ فَهُوْمُ
الْعَامَّةِ فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ فِي الْمَجْلِسِ الْحَاضِرِ فَاِنْ شَاءَ سَاَلَهُ فِي الْخَلْوَةِ وَاِنْ
كَانَ لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيْلِ اِجْمَالٍ وَشَرْحِ غَرِيْبٍ فَلْيَنْتَظِرْ حَتّٰى
اِذَا انْقَضٰى كَلَامُهُ سَاَلَهُ اور وعظ کی سماعت کرنے والون کے آداب
سو یہ ہین کہ مذکر کے سامنے ہون اور لہو ولعب نہ کرین اور شور نہ مچاوین اور
آپس مین وعظ کے اندر باتین نہ کرین اور ہر امر مین واعظ سے سوال نہ کرین
بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اس کو مسئلہ مذکورہ کے ساتھ

لق قوی نہ ہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جسکو عوام کی فہم نہین اُٹھا سکتی تو
ن سوال سے سکوت اختیار کرے حاضرین مجلس مین پھر اگر چاہے تو اُسکو
خلوت مین پوچھ لے اور اگر اُسکو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل کرنا
مجمل کا اور مشکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا انیکہ اُسکا کلام آخر ہو تو دریافت
کرلے وَلْيُعِدِ الْمُذَكِّرُ كَلَامَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا
اپنے کلام کو تین بار اعادہ کرے **ف** بخاری مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم جب کلام فرماتے تھے تو تین بار[1] اعادہ فرماتے
تھے تا خوب بوجھ مین آجاوے فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلُ لُغَاتٍ شَتّٰى وَالْمُذَكِّرُ
قَادِرٌ أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلٰى أَلْسِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ ذٰلِكَ وَلْيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ وَإِجْمَالَهُ
سو اگر مجلس وعظ مین کئی قسم کی بولی والے لوگ ہون اور واعظ اُنکی زبان پر قادر
ہو تو اُسکو یہ کرنا چاہیے یعنی ہر زبان مین کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہیے دقیق اور
مجمل کلام سے یعنی اسواسطے کہ کلام باریک اور مجمل سے علی العموم فائدہ حاصل نہین
وَأَمَّا الْآفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي الْوُعَّاظَ فِي زَمَانِنَا فِيهَا عَدَمُ تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ
الْمَوْضُوعَاتِ وَغَيْرِهَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمُ الْمَوْضُوعَاتُ وَالْمُحَرَّفَاتُ
وَذِكْرُهُمُ الصَّلَوَاتِ وَالدَّعَوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا الْمُحَدِّثُونَ مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ
اور وہ آفتین جو ہمارے زمانے کے واعظون کو پیش آتی ہین سو انمین سے ایک
عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام اُنکا موضوعات
اور محرّفات ہین اور مذکور کرنا اُنکا اُن نمازون اور دعاؤن کو جنکو اہل حدیث نے
موضوعات مین شمار کیا ہے **ف** سبب اسکا یہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے

[1] لیکن شارحین حدیث نے یہ لکھا ہے کہ یہ تکرار کلام مہتم بالشان مین ہوتی تھی نہ ہر کلام مین ۱۲ نواب قطب الدین خان مرحوم

سند نہین کیا اور شوق ہوا وعظ گوئی کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب مین عوام فریب
پایا اسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح مین ثابت ہی کہ جو عمداً آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھیگا وہ جہنمی ہی مترجم کہتا ہی کہ اہل ایمان پر واجب ہے
کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت کی طرف نسبت نہ کرے اور سوا اہل حدیث
کی کتابون مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اسواسطے کہ خود جھوٹ باندھنا یا
جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونون برابر ہین عذاب مین وَمِنْهَا مُبَالَغَتُهُمْ فِيْ
شَيْءٍ مِّنَ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ اور از انجملہ مبالغہ ذکر کرنا واعظون کا کسی شے
مین ترغیب اور ترہیب سے ف چنانچہ یون کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورہ سے
فلانے دن اور فلانی ساعت مین پڑھے تو تمام عمر کی قضا نماز کا عذاب دور ہو جاتا ہے
یا جو کوئی بھنگ پیے اُسنے گویا اپنی مان سے کعبہ معظمہ مین فعل بد کیا حق تعالی بے تمیزی
اور بے احتیاطی اور افترا پردازی سے اپنی پناہ مین رکھے آمین وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ
قِصَّةَ كَرْبَلَا وَالْوَفَاةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَخُطَبُهُمْ فِيْهَا اور از انجملہ قصہ کربلا اور
وفات کی قصہ خوانی اور اُسکے سوا اور موسمون مین قصہ گوئی اور اُنمین خطبہ
خوانی کرنا ف اسواسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ مین نہ تھا اور روایات
موضوعہ اور ضعیفہ سے کمتر خالی ہی بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرثیہ تیار ہوتا ہی تا رقت
اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اُلٹا زمانہ ہو گیا ہی کہ اگر نماز نہ پڑھے اور فرائض ایمانیہ
کو نہ ادا کرے اور مساجد مین جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی اُسپر طعن
اور تشنیع نہین کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری مین نجاوے اور اُنکے بدعات مین نہ شریک
ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اُسکے ایمان مین حرف آتا ہی کہ فلانا شخص معاذ اللہ

خارجی اور دشمن اہلبیت ہی شعر بریدہ اصل کار و پیوستہ بفرع ۔ کم معتقد خدا و بسیار شرع

فصل گیارھوین

اس فصل مین مصنف قدس سرہٗ اپنی سلاسل طریقت کو ذکر کیا ہی صُحْبَتُنَا وَتَعَلُّمُنَا الْاٰدَابَ الطَّرِيْقَةِ وَالسُّلُوْكِ مُتَّصِلَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ الصَّحِيْحِ الْمُسْتَفِيْضِ الْمُتَّصِلِ وَاِنْ لَّمْ يَثْبُتْ تَعَيُّنُ الْاٰدَابِ وَلَا تِلْكَ الْاَشْغَالِ ہماری صحبت او طریقت اور سلوک کی آداب کو سیکھنا متصل ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح سند اور متصل ہی یعنی مصنف سی تا سید رسالت بیچ مین کوئی واسطہ منقطع نہین اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقرر ان اشغال کا ثابت نہین یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کی اتصال تفصیلی نہین بلکہ اجمالی ہی فَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ وَلِيُّ اللهِ عَفَا اللهُ عَنْهُ وَاَلْحَقَهُ بِسَلَفِهِ الصَّالِحِيْنَ صَحِبَ اٰبَاهُ الشَّيْخَ الْاَجَلَّ عَبْدَ الرَّحِيْمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِيْلًا وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُوْمَ الظَّاهِرَةَ وَتَاَدَّبَ عَلَيْهِ بِاٰدَابِ الطَّرِيْقَةِ وَرَاٰى مِنْهُ الْكَرَامَاتِ وَسَاَلَهُ عَنِ الْمُشْكِلَاتِ وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيْرًا مِّنْ فَوَائِدِ الطَّرِيْقَةِ وَالْحَقِيْقَةِ وَمَا جَرٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى شُيُوْخِهِ مِنَ الْوَاقِعَاتِ وَالْاَحْوَالِ وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ اللهُ سُبْحَانَهٗ عَنْهُ وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيْدِيْهِ خَيْرًا تو بندہ ضعیف ولی اللہ نی کہ حق تعالی اُس سی عفو کری اور اُسکو اسکی سلف صالحین کی ساتھ ملادی زمانہ دراز صحبت رکھی اپنی والد شیخ اجل عبد الرحیم کی خدا راضی ہوا اُنسی اور اُنکو راضی کری اور اُن ہی سی علوم ظاہرہ اور آداب

طریقت کی سیکھی اور اُن سی کرامات دیکھی اور مشکلات پوچھی اور اُنسی اکثر فوائد
طریقت اور حقیقت کی سُنی اور جو انپر اُنکی مرشدون پر واقعات اور حالات اور
کرامات گزری اُنسی مسموع ہوی اللہ سبحانہ مؤلف اور باقی اُنکی مستفیدون کی طرف
سی اُنکو نیک بدلہ دی وَصَحِبَ هُوَ شُیُوخًا کَثِیْرًا اَجَلُّهُمْ ثَلٰثَةٌ اَوَّلُهُمْ خَوَاجَهْ
خُرْدٌ صَحِبَ الشَّیْخَ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِیَّ وَالشَّیْخَ اِلٰهْدَادْ وَخَوَاجَهْ حُسَامَ الدِّیْنِ
صَحِبُوا خَوَاجَهْ مُحَمَّدَ بَاقِیْ وَثَانِیْهِمُ السَّیِّدُ عَبْدُ اللّٰہِ صَحِبَ الشَّیْخَ اٰدَمَ الْبَنُّوْرِیَّ
صَحِبَ الشَّیْخَ اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِیَّ صَحِبَ خَوَاجَهْ مُحَمَّدَ بَاقِیْ وَثَالِثُهُمُ الْخَلِیْفَةُ
اَبُو الْقَاسِمِ صَحِبَ مُلَّا وَلِیَّ مُحَمَّدٍ صَحِبَ الْاَمِیْرَ اَبَا الْعُلَا اور شیخ
عبد الرحیم بہت مرشدون کی صحبت مین رہی بزرگتر انمین سی تین مرشد ہین
اوّل انمین خواجہ خُرد ہین جو شیخ احمد سہرندی اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام
الدین کی صحبت مین رہی اور تینون خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہی اور دوسرے
مرشد شیخ عبد الرحیم کی سید عبد اللہ ہین جو شیخ آدم بنوری کی صحبت مین رہی اور وہ
شیخ احمد سہرندی کی صحبت مین رہی اور وہ خواجہ محمد باقی کی صحبت مین رہے
اور تیسری مرشد شیخ عبد الرحیم کی خلیفہ ابو قاسم ہین جو ملا ولی محمد کی صحبت مین رہے
اور وہ امیر ابو العلا کی صحبت مین رہی ف سہرند شہر لاہور کی قریب اور بنور بر
وزن تنور قصبہ ہی سہرند کی توابع سی ثُمَّ الْخَوَاجَهْ مُحَمَّدٌ بَاقِیْ صَحِبَ خَوَاجَهْ مُحَمَّدٌ
اَمْکَنَکِیْ صَحِبَ اَبَاهُ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٌ دَرْوِیْشُ صَحِبَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٌ زَاهِدُ صَحِبَ
خَوَاجَهْ عُبَیْدَ اللّٰہِ الْاَحْرَارَ وَالْاَمِیْرُ اَبُو الْعُلَا صَحِبَ الْاَمِیْرَ عَبْدَ اللّٰہِ
صَحِبَ الْاَمِیْرَ یَحْیٰی صَحِبَ خَوَاجَهْ عَبْدَ الْحَقِّ صَحِبَ خَوَاجَهْ عُبَیْدَ اللّٰہِ الْاَحْرَارَ الْمَذْکُوْرَ

پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنکی کی صحبت مین رہے وہ اپنے باپ مولانا درویش محمد
کی صحبت مین رہے وہ مولانا محمد زاہد کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ احرار
کی صحبت مین رہے اور امیر ابو العلا امیر عبد اللہ کی صحبت مین رہے وہ امیر یحیی کی
صحبت مین رہے وہ خواجہ عبد الحق کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور
کی صحبت مین رہے وَالْخَوَاجَہُ اَحْرَارُ صَحِبَ شُیُوخًا کَثِیْرِیْنَ مِنْهُمْ مَوْلٰنَا
یَعْقُوْبُ الْجَرْخِیُّ وَخَوَاجَہُ عَلَاءُ الدِّیْنِ الْغُجْدَوَانِیُّ صَحِبَا خَوَاجَہُ
نَقْشَبَنْدُ بِلَا وَاسِطَۃٍ وَصَحِبَ الْاَوَّلُ اَیْضًا خَوَاجَہ عَلَاءُ الدِّیْنِ عَطَّارُ
وَالثَّانِی خَوَاجَہُ مُحَمَّدُ پَارْسَا وَهُمَا مِنْ کِبَارِ اَصْحَابِ خَوَاجَہُ نَقْشَبَنْدُ
اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی اُن مین سے مولانا یعقوب چرخی
اور خواجہ علاء الدین غجدوانی ہین وہ دونون خواجہ نقشبند کی صحبت مین
رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاء الدین عطار کی
بھی صحبت مین رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علاء الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین رہے
اور دونون یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدون سے ہین ف چرخ قریہ ہے
غزنی کے توابع سے اور غجدوان بکسر غین معجمہ ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند
کمخاب بافت کو کہتے ہین خواجہ نقشبند اور انکے والد یہی پیشہ کرتے تھے وَالْخَوَاجَہُ نَقْشَبَنْدُ
صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّهُمْ خَوَاجَہُ مُحَمَّدُ بَابَا سَمَّاسِیَ وَخَلِیْفَتُهُ الْاَمِیْرُ سَیِّدُ
کُلَالُ وَالْخَوَاجَہُ مُحَمَّدٌ صَحِبَ خَوَاجَہُ عَلِیَّ نِ الرَّامِیْتَنِیَّ صَحِبَ خَوَاجَہُ مَحْمُوْدُ
اَبَا الْخَیْرِ الْاَنْجِیْرِ الْفَغْنَوِیَّ صَحِبَ خَوَاجَہُ عَارِفُ رِیْوَگَرِیْ صَحِبَ خَوَاجَہُ عَبْدُ الْخَالِقِ
الْغُجْدَوَانِیَّ صَحِبَ خَوَاجَہُ یُوْسُفَ الْهَمَدَانِیَّ صَحِبَ عَلِیَّ نِ الْفَارِمَدِیَّ

اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت مین رہے بزرگتر اُنمین خواجہ محمد باباسماسی
اور اُنکے خلیفہ امیر سیّد کلال اور خواجہ محمد باباسماسی خواجہ علی رامیتنی کی صحبت مین
رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر فغنوی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی
صحبت مین رہے وہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ
یوسف ہمدانی کی صحبت مین رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت مین رہے **ف**
سماس بفتح سین وتشدید میم قریہ ہے طوس کے توابع سے اور رامیتن قصبہ ہے بخارا کے توابع
سے اور فغنہ بفتح فا وسکون غین معجمہ قریہ ہے بخارا کے توابع سے اور ریوگر بکسر راے مہملہ قریہ ہے
بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریہ ہے طوس کے توابع سے صَحِبَ شُيُوخًا كَثِيْرِيْنَ اَجَلُّهُمْ
اِثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ اَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيُّ صَحِبَ اَبَا عَلِيِّ نِ الدَّقَّاقَ صَحِبَ
اَبَا الْقَاسِمِ النَّصْرَابَادِيَّ وَاَبُو الْحُسَيْنِ الْحَضْرَمِيَّ صَحِبَ الشِّبْلِيَّ صَحِبَ سَيِّدِ
الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدَ الْبَغْدَادِيَّ وَالثَّانِيْ خُوَاجَهْ اَبُو الْقَاسِمِ الْكُرْكَانِيُّ صَحِبَ
اَبَا عُثْمَانَ الْمَغْرِبِيَّ صَحِبَ اَبَا عَلِيِّ نِ الْكَاتِبَ صَحِبَ اَبَا عَلِيِّ نِ الرُّوْذَبَارِيَّ صَحِبَ جُنَيْدَ
نِ الْبَغْدَادِيَّ علی فارمدی بہت مشائخ کی صحبت مین رہے بزرگتر اُنمین سے دو ہین
ایک امام ابوالقاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت مین رہے وہ ابوالقاسم نصرآبادی
اور ابوالحسین حضرمی کی صحبت مین اور دونون یعنی نصرآبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت
مین رہے وہ سیّد الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی
کے ابوالقاسم کُرکانی ہین جو ابوعثمان مغربی کی صحبت مین رہے وہ ابوعلی کاتب کی صحبت
مین رہے وہ ابوعلی رودباری کی صحبت مین رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت مین رہے
ف ابوالقاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف ہین جو حقیقت ولایت اور اولیاء اللہ

دبیان مین نہایت عمدہ کتاب ہی قشیر قبیلہ ہی عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید
قاف ہی اور کرگان بضم کاف عربی و تشدید رای مہملہ و کاف عجمی ایک گانون کا نام ہی
اور رودباری منسوب بناحیہ کہ انکے آبا کا منشا تھا وَ الْجُنَیْدُ الْبَغْدَادِیُّ صَحِبَ
خَالَہُ السَّرِیَّ السَّقَطِیَّ صَحِبَ مَعْرُوْفَ الْکَرْخِیَّ صَحِبَ شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ اَجَلُّھُمْ
اِثْنَانِ اَحَدُھُمَا الْاِمَامُ عَلِیُّ بْنُ مُوْسَی الرِّضٰی صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ مُوْسَی الْکَاظِمَ
صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ جَعْفَرَ نِ الصَّادِقَ صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ مُحَمَّدَ نِ الْبَاقِرَ
صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ زَیْنَ الْعَابِدِیْنَ صَحِبَ اَبَاہُ الْاِمَامَ حُسَیْنَ صَحِبَ اَبَاہُ
اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ صَحِبَ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَ ثَانِیْھِمَا دَاوٗدُ الطَّائِیُّ صَحِبَ فُضَیْلًا وَّ حَبِیْبًا نِ الْعَجَمِیَّ وَ ذَا النُّوْنِ
صَحِبُوْا شُیُوْخًا کَثِیْرِیْنَ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَ تَبَعِھِمْ اَجَلُّھُمُ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ
صَحِبَ ھٰؤُلَاءِ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مِنْھُمْ اَنَسٌ خَادِمُ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ وَ حَافِظُ سُنَّتِہٖ فَھٰذِہٖ سِلْسِلَۃُ الصُّحْبَۃِ لَا شَکَّ
فِیْ صِحَّتِھَا وَ اتِّصَالِھَا اور جنید بغدادی اپنی ماموں سری سقطی کی صحبت مین رہی وہ
معروف کرخی کی صحبت مین رہی اور معروف کرخی بہت مرشدون کی صحبت
مین رہی بزرگتر انمین دو مرشد ہین ایک تو امام علی بن موسی رضا ہین وہ
اپنی والد امام موسی کاظم کی صحبت مین رہی وہ اپنی والد امام جعفر
صادق کی صحبت مین رہی وہ اپنی والد امام محمد باقر کی صحبت مین رہی وہ
اپنی والد امام زین العابدین کی صحبت مین رہی وہ اپنی والد امام حسین کی صحبت مین رہی

ف سری بفتح اول و کسر ثانی و یاء تحتانی مشدد بمعنی جوانمرد و سردار و سقطی اپنی بازار مین خردہ فروش کہ جسکو ہندی مین پھیری والا کہتی ہین ۱۲

وہ اپنی والد امیر المومنین علیؓ بن ابی طالب کی صحبت مین رہی وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مین رہی اور معروف کرخی کی دوسری مرشد داؤد طائی ہین جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت مین رہی اور تینون حضرات تابعین اور تبع تابعین مین سی بہت بزرگون کی صحبت مین رہی بزرگتر انمین سی حسن بصری ہین اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت مین رہی ہین انمین سی انسؓ بن مالک ہین جو خادم تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور انکی احادیث کی حافظ تو یہ سلسلہ ہی صحبت کا اسکی صحت اور اتصال مین کچھ شک نہین ف مولانا نی فرمایا کہ مین نی حضرت ولی النعمت یعنی مصنفؒ سی پوچھا کہ شیخ ابو علی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کی ساتھ نسبت رکھتی ہین اس رسالی مین کیون نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت اویسیت کی ہی یعنی روحی فیض ہی اور اس رسالی مین غرض یہ ہی کہ نسبت صحبت کی من عن عالم شہادت مین جو ثابت ہی مذکور ہو ولیکن اویسیت کی نسبت قوی اور صحیح ہی شیخ ابو علی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سی روحی فیض ہی انکو بایزید بسطامی کی روحانیت سی اور انکو امام جعفر صادق کی روحانیت سی تربیت ہی چنانچہ رسالہ قدسیہ مین خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نی مذکور کیا وَلِلْاِمَامِ جَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ اَیْضًا اِنْتِسَابٌ اِلٰی جَدِّہٖ لِاُمِّہٖ اَلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور امام جعفر صادق کو انتساب ہی اپنی نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہی سلمان فارسی سی انکو ابی بکر صدیقؓ سی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی وَمِنْھَا سَلَاسِلُ اُخْرٰی لِلْاِتِّصَالِ فِیْ طَرَفِ

مِنْهَا بِالصُّحْبَةِ وَفِي طَرَفٍ بِالْبَيْعَةِ اَوِ الْخِرْقَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ وَلِيُّ اللّٰهِ اَخَذَ
الطَّرِيْقَةَ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْخِ اٰدَمَ عَنِ الشَّيْخِ
اَحْمَدَ السَّهْرِنْدِيْ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ شَاهْ كَمَالْ اور ہمارے اور
بھی سلاسل ہین جنکی بعض مین بناء صحبت کی اتصال ہے اور بعض مین بنا بر بیعت
یا خرقہ پوشی کی تو بندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ لیا اپنے والد شیخ عبد الرحیم
سے اُنھون نے سید عبد اللہ سے اُنھون نے شیخ آدم بنوری سے اُنھون نے
شیخ احمد سرہندی سے اُنھون نے اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اُنھون نے
شاہ کمال سے وَاَيْضًا عَنْ شَيْخِ سِكَنْدَرْ عَنْ جَدِّهِ شَيْخِ كَمَالِ نِ الْمُتَّصِلِ كَوْرُدْ
عَنِ السَّيِّدِ فُضَيْلٍ عَنِ السَّيِّدِ گَدَا رَحْمٰنَ عَنِ السَّيِّدِ شَمْسِ الدِّيْنِ عَارِفٍ
عَنِ السَّيِّدِ گَدَا رَحْمٰنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ الدِّيْنِ الصَّحْرَائِيِّ عَنِ السَّيِّدِ
عَقِيْلٍ عَنِ السَّيِّدِ بَهَاءِ الدِّيْنِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ
شَرَفِ الدِّيْنِ قَتَّالٍ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ اِمَامِ الطَّرِيْقِ اَبِيْ
مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ
عَنْ اَبِي الْفَرَحِ الطَّرْطُوْسِيِّ عَنْ اَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ
عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الشِّبْلِيِّ بِسَنَدِهِ الْمَذْكُوْرِ اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ
سکندر سے بھی طریقہ ملا اور انکو اپنے دادا شیخ کمال قدس سرہ سے انکو سید فضیل سے انکو سید گدا رحمن سے انکو
سید شمس الدین عارف سے انکو سید گدا رحمن بن ابو الحسن سے انکو شمس الدین صحرائی سے انکو سید
عقیل سے انکو سید بہاء الدین سے انکو سید عبد الوہاب سے انکو سید شرف الدین قتال سے انکو سید
عبد الرزاق سے انکو انکے والد امام طریقت ابو محمد عبد القادر جیلانی سے انکو ابو سعید مخزومی سے انکو

سند سلسلہ قادریہ

ابوالحسن قرشی سے اُنکو ابوالفرج طرطوسی سے اُنکو ابوالفضل عبدالواحد تمیمی سے
اُنکو اپنے باپ شیخ عبدالعزیز تمیمی سے اُنکو ابوبکر شبلی سے اُنکو اُس سند سے جو قبل
اسکے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سے تا شاہِ ولایت علی مرتضیٰ الف اور شیر فالکن
کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کی مخرم بضم میم و تشدید رای مہملہ مشددہ
مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے وَ اَیْضًا تَاَدَّبَ شَیْخُنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ عَلٰی رُوْحِ جَدِّہٖ
لِاُمِّہٖ الشَّیْخِ رَفِیْعِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ وَّ اَجَازَ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یُّوْلَدَ بِسِنِیْنَ بِطَرِیْقِ خَرْقِ
الْعَادَۃِ عَنْ اَبِیْہِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ نَجْمِ الْحَقِّ جَائِیْلَدَۃٌ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ
اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبدالرحیم ادب آموز ہوئے اپنے نانا شیخ رفیع الدین
محمد کی روح سے اور اُنھون نے اُنکو اجازت طریقت دی اُنکے پیدا ہونے سے
چند سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب
عالم سے اور اُنکو نجم الحق جائیلدہ سے اُنکو شیخ عبدالعزیز سے جو رسالہ عزیزیہ کے
مصنف ہین وَلَہٗ طُرُقٌ اُخْرٰی اَجَازَ لَہٗ السَّیِّدُ عَظَمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَرَاٰبَادِیُّ
عَنْ اٰبَائِہٖ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ قَاضِیْ خَانْ یُوْسُفَ النَّاصِحِیِّ عَنْ
حَسَنِ بْنِ طَاہِرٍ عَنْ سَیِّدِ رَاجِیْ حَامِدْ شَاہ عَنِ الشَّیْخِ حُسَامِ الدِّیْنِ
الْمَانَکْ پُوْرِیِّ عَنْ خَوَاجَہْ نُوْرِ قُطْبِ الْعَالَمِ عَنْ اَبِیْہِ عَلَاءِ الْحَقِّ
بْنِ اَسْعَدَ اللَّاہُوْرِیِّ الْبَنْگَالِیِّ عَنْ اَخِیْ سِرَاجِ عُثْمَانَ الْاَوْدِیِّ عَنِ الشَّیْخِ
نِظَامِ الدِّیْنِ اَوْلِیَا عَنِ الشَّیْخِ فَرِیْدِ الدِّیْنِ گَنْجِ شَکَرْ عَنْ خَوَاجَہْ قُطْبِ الدِّیْنِ
بَخْتِیَارْ کَاکِیْ عَنْ خَوَاجَہْ مُعِیْنِ الدِّیْنِ السَّجْزِیْ عَنْ خَوَاجَہْ عُثْمَانَ ہَارُوْنِیْ عَنْ
حَاجِیْ شَرِیْفِ الزَّنْدَنِیْ عَنْ خَوَاجَہْ مَوْدُوْدْ چِشْتِیْ عَنْ اَبِیْہِ خَوَاجَہْ یُوْسُفَ بْنِ

عَنْ خَالِهٖ خَوَاجَهْ مُحَمَّد چِشْتِیْ عَنْ اَبِیْهٖ خَوَاجَهْ اَبِیْ اَحْمَدْ چِشْتِیْ
مُحَمَّدْ بِنْ سِمْعَانْ چِشْتِیْ عَنْ خَالِهٖ خَوَاجَهْ مُحَمَّدْ چِشْتِیْ عَنْ اَبِیْهٖ خَوَاجَهْ اَبِیْ اَحْمَدْ چِشْتِیْ
عَنْ خَوَاجَهْ اَبِیْ اِسْحٰقَ الشَّامِیْ عَنْ مَمْشَادْ عَلُوِّ الدِّیْنُوْرِیْ عَنْ اَبِیْ هُبَیْرَةَ الْبَصْرِیْ
عَنْ حُذَیْفَةَ الْمَرْعَشِیْ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ اَدْهَمْ عَنْ فُضَیْلِ بْنِ عِیَاضٍ عَنْ
عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ
سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ اور شیخ عبد الرحیم کے اور بھی طرق
ہین انکو اجازت دی سید عظمت اللہ اکبر آبادی نے انکو سند حاصل ہے اپنے باپ
دادون سے انکو شیخ عبد العزیز سے انکو قاضی خان یوسف ناصحی سے انکو حسن
بن طاہر سے انکو سید راجی حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین مانکپوری سے
انکو خواجہ نور قطب عالم سے انکو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے جو اصل مین
لاہوری ہین اور مسکن مین بنگالی آن کو اخی سراج عثمان اودھی سے انکو سلطان
المشائخ نظام الدین اولیا سے انکو شیخ فرید الدین گنج شکر سے آن کو خواجہ
قطب الدین بختیار کاکی سے انکو خواجہ معین الدین سجزی یعنی سیستانی سے انکو خواجہ
عثمان ہارونی سے انکو حاجی شریف زندنی سے انکو خواجہ مودود چشتی سے انکو اپنے
والد خواجہ محمد بن سمعان چشتی سے انکو اپنے ماموں خواجہ محمد چشتی سے انکو اپنے والد
خواجہ ابو احمد چشتی سے انکو خواجہ ابو اسحق شامی سے انکو ممشاد علو دینوری سے انکو
ابو ہبیرہ بصری سے انکو حذیفہ مرعشی سے انکو ابراہیم بن ادہم سے انکو فضیل بن
عیاض سے انکو عبد الواحد بن زید سے انکو حسن بصری سے انکو امیر المومنین علی
مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ سے انکو سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے **ف** مولانا نے
فرمایا مانکپور پورب مین ایک قصبہ ہے الہ آباد کے قریب اور اودھ ایک شہر ہے پورب مین جسکو اب

فیض آباد کہتے ہین اور سجزی بکسر سین مہملہ وسکون جیم وزاے معجمہ منسوب ہی سجستان کیطرف
جو معرب ہی سیستان کا اور ہرچند اولیا جمع ہی ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اسوطے
لقب ہوا گویا کہ ایک ولی اولیاے کثیر کے مانند ہی چنانچہ قرآن مجید مین ابراہیم علیہ السلام
کو امت فرمایا اور اسکی مثالین بہت ہین جیسے عبید اللہ کا لقب احرار ہی اور کعب کا لقب
احبار اور زندنہ ایک پرگنہ ہی بخارا کے سات پرگنون مین سے اور ہارون قریہ ہی زندنہ
سے آدھ کوس پر اور چشت شہر ہی درۂ کوہ مین واقع ہی دو منزل ہرات سے اور اب اسکو
شاقلان کہتے ہین اور مرعش ایک شہر ہی شام کے توابع سے وَتَأَدَّبَ سَیِّدِی الْوَالِدُ
اَیْضًا بِحَسَبِ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ رَاٰہُ
فِیْ مُبَشِّرَۃٍ فَبَایَعَہٗ وَعَلَّمَہُ النَّفْیَ وَالْاِثْبَاتَ وَاَیْضًا مِنْ زَکَرِیَّا النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ فَاِنَّہٗ عَلَّمَہٗ اِسْمَ الذَّاتِ اور میرے والد مرشد ادب آموز طریقت کے
ہوے بحسب باطن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باین طریق کہ آنحضرت صلعم
کو خواب مین دیکھا سو انسے بیعت کی اور آپنے انکو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی
اور حضرت زکریا پیغمبر سے بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام ادب آموز ہوے کہ اسم ذات کی
انھون نے تعلیم فرمائی وَاَیْضًا مِنْ رُوْحِ الْاَئِمَّۃِ الشَّیْخِ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِیْلَانِیْ
وَالْخُوَاجَہْ بَہَاءِ الدِّیْنِ مُحَمَّدٍ نَقْشْبَنْد وَالْخُوَاجَہْ مُعِیْنِ الدِّیْنِ ابْنِ الْحَسَنِ
الْجِشْتِیِّ وَاِنَّہٗ رَاٰھُمْ وَاَخَذَ مِنْھُمُ الْاِجَازَۃَ وَعَرَفَ نِسْبَۃَ کُلِّ وَاحِدٍ
مِّنْھُمْ عَلٰی حِدَتِھَا مِمَّا فَاضَ مِنْھُمْ عَلٰی قَلْبِہٖ وَکَانَ یَحْکِیْ لَنَا حِکَایَتَھَا
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَنْھُمْ اَجْمَعِیْنَ اور بھی والد مرشد نے
فیض پایا ائمہ طریقت کی ارواح سے یعنے شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی

اور خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن چشتی کی روح سے اور انکو خواب مین دیکھا اور انسے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت انسے علیحدہ علیحدہ یافت کی جسکا فیض ہوا ان حضرات کی طرف سے انکے دل پر اور حضرت والد ہمسے اسکی حکایت بیان فرماتے تھے حقتعالی انسے اور ان حضرات سے راضی ہو وَ اَمَّا الْعُلُوْمُ الظَّاهِرَۃُ مِنَ التَّفْسِیْرِ وَ الْحَدِیْثِ وَ الْفِقْهِ وَ الْعَقَائِدِ وَ النَّحْوِ وَ الصَّرْفِ وَ الْکَلَامِ وَ الْاُصُوْلِ وَ الْمَنْطِقِ فَقَدْ تَعَلَّمْنَا مِنْ سَیِّدِی الْوَالِدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ قَرَأَ صِغَارَ الْکُتُبِ عَلٰی اَخِیْهِ اَبِی الرِّضٰی مُحَمَّدٍ وَالْکِبَارَ مِنْهَا عَلٰی اَمِیْرِ زَاهِدِ نِ الْهَرَوِیِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِی الْمَشْهُوْرَۃِ عَنْ مِیْرْزَا فَاضِلْ عَنْ مُلَّا یُوْسُفَ الْکَوْسَجِ عَنْ مِیْرْزَا جَانْ وَ غَیْرِهٖ عَنِ الْمُحَقِّقِ مُلَّا جَلَالِ الدَّوَانِی عَنْ اَبِیْهِ اِسْعَدَ وَ غَیْرِهِمْ عَنْ تَلَامِذَۃِ الْعَلَّامَۃِ التَّفْتَازَانِیْ وَ الْعَلَّامَۃِ الشَّرِیْفِ الْجُرْجَانِیْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ

اور علوم ظاہرہ منجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول و منطق کی سوا انکو ہمنے پڑھا اپنے مرشد والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابین اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھین اور بڑی کتابین امیر زاہد ہروی سے کہ پڑھین جو مصنف ہین حواشی مشہورہ درسیہ کی اور امیر زاہد نے میرزا فاضل سے انھون نے ملا یوسف کوسج سے انھون نے میرزا جان وغیرہ سے انھون نے محقق ملا جلال دوانی سے انھون نے اپنے باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ عنہم ف علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما مین مشہور اور معلوم ہی لہذا المصنف رح نے اسکو نہ ذکر فرمایا وَ اَجَازَنِیْ مِشْکٰوۃَ الْمَصَابِیْحِ

وَصَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ وَغَیْرِہٖ مِنَ الصِّحَاحِ السِّتِّ اَلثِّقَۃَ الثَّبْتَ حَاجِیْ مُحَمَّدْ اَفْضَلُ عَنِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْاَحَدِ عَنْ اَبِیْہِ الشَّیْخِ مُحَمَّدْ سَعِیْدُ عَنْ جَدِّہٖ شَیْخِ الطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخِ اَحْمَدَ السَّھْرِنْدِیِّ بِسَنَدِہِ الطَّوِیْلِ الْمَذْکُوْرِ فِیْ مَقَامَاتِہٖ وَھٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِیْرَادَہٗ فِیْ ھٰذِہِ الرِّسَالَۃِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّظَاھِرًا وَّ بَاطِنًا

مجھکو اجازت دی مشکوۃ المصابیح اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی ثقہ ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ عبد الاحد سے اُنھون نے اپنے والد شیخ محمد سعید سے اُنھون نے اپنے دادا شیخ طریقت شیخ احمد سرہندی سے اُنکی سند طویل مذکور ہی اُنکے مقامات اور تصانیف مین یہ آخر ہی اس مضمون کی جسکے لانے کا ہمنے اس رسالے مین ارادہ کیا تھا اور شکر ہی حق تعالی کا ابتدا مین بھی اور انتہا مین بھی اور ظاہر مین بھی اور باطن مین بھی مترجم کہتا ہی الحمد للہ کہ اُسکے حسن توفیق سے ترجمہ **قول الجمیل** کا چوبیسوین ربیع الآخر سنہ بارہ سو ہجری مین پورا ہو گیا حقتعالی میری بھول چوک اور کج فہمی کو بہ برکت ارواح طیبہ اولیاے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور ان حضرات کے نور باطن سے میری ظلمتکدہ دل کو نورانی فرماوے آمین اور اہل اسلام کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ مین رکھے آمین ثم آمین

خاتمۃ الطبع

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَوَالِہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ امابعد یہ کتاب فیض انتساب **قول الجمیل** تصنیف لطیف عارف کامل عالم فاضل مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مع ترجمہ موسومہ بہ **شفاء العلیل** مولوی خرم علی صاحب بلہوری مرحوم اور فوائد مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور حواشی مولانا نواب قطب الدین خانصاحب دہلوی حسب ایماء عم مکرم جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ باہتمام کمترین انام محمد عبد المجید مینجر مطبع مجیدی کانپور ٹکا پور مین بماہ جنوری سنہ ۱۹۱۳ء حلیہ طبع سے مزین ہوئی شائقین و ناظرین مالک مصحح و کاتب کو بدعاء خیر یاد فرمائین ۱۲